بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کو نقصان پہنچانے والے اسلامی روپ میں 24 زہریلے فرقوں کے کفریہ عقائد و نظریات پر مبنی کتاب

چوبیس زہریلے سانپ

اور

مسلک حق اہلسنت

مؤلف

حضرت علامہ مولانا محمد طفیل رضوی

ناشر: تنظیم اہلسنت، کراچی، پاکستان

نام کتاب ------- چوبیس زہریلے سانپ اور مسلک حق اہلسنت

مؤلف -------- حضرت علامہ مولانا محمد طفیل رضوی

ناشر -------- تنظیم اہلسنت، کراچی، پاکستان

ملنے کے پتے

مکتبہ غوثیہ ہول سیل نزد عسکری پارک، کراچی 4926110-4910584

مکتبہ غوثیہ ریٹیل نزد فیضان مدینہ، کراچی	مکتبہ قادریہ،
ضیاالقرآن پبلیکیشنز، کراچی	شبیر برادرز، لاہور
ضیاالدین پبلیکیشنز، کھارادر، کراچی	نوری کتب خانہ، لاہور
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	شمع بک ایجنسی، لاہور
مکتبہ اہلسنت، برائٹ کارنر، کراچی	مکتبہ قادریہ، گجرانوالہ
مکتبۃ المدینہ، نزد فیضان مدینہ، کراچی	کتب خانہ حاجی نیاز، ملتان
مکتبۃ المدینہ، اردو بازار، کراچی	مکتبہ اویسیہ، بہاولپور
زاویہ پبلشرز، لاہور	

فہرستِ مضامین

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذباللّٰہ من الشیطن الرجیم

اسلام بہت ہی پیارا مذہب ہے اس بات کا اقرار صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی کرتے ہیں اسلام نے ہمیں بہت کچھ دیا ہمیں اسلام نے اخوت، بھائی چارے اور اتحاد کے ساتھ رہنے کا سبق دیا اور بار بار یہ بات واضح کی گئی کہ مسلمان قوم ایک متحد قوم ہے سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں کہیں فرمایا گیا:

القرآن: ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔

(سورۂ آلِ عمران، آیت 103)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک ہوجاؤ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوسے مُراد یہ ہے کہ سوادِ اعظم کے ساتھ ہوجاؤ، متحد ہوجاؤ، مسلک حق اہلسنت وجماعت میں آجاؤ جو اس وقت مسلمانوں کی سچی اور حق جماعت ہے یہی اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اس سے جو الگ ہوا وہ تفرقے میں پڑ گیا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔

اس وقت ملّت اسلامیہ ذہنی خلجان کی وجہ سے مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور مزید بٹتی جارہی ہے نئے نئے فتنوں میں اُمتِ مسلمہ جکڑی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں شیطانی فتنوں سے آگاہ فرمایا۔

القرآن: ترجمہ: اے آدم کی اولاد! خبردار شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈالے جس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا بے شک ہم نے شیطان کو ان کا دوست کیا جو ایمان نہیں لائے۔

(سورۂ اعراف، آیت 27)

شیطان اپنے ان ہی دوستوں میں سے نئی نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے یہ بات اگرچہ بہت تلخ ہے مگر حقیقت ہے کہ نئے نئے فتنے دیوبندیت، وہابیت، اہلحدیثیت، شیعت، ذکری، خارجی،

آغاخانی اسماعیلی، بوہری، مودودی، پرویزی، نیچری، چکڑالوی، توحیدی، قادیانی، بہائی، جماعت المسلمین، طاہری، گوہر شاہی وغیرہ وغیرہ روز بروز وجود میں آرہے ہیں یہی وجہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ میں بگاڑ پیدا ہوا ہے سب کے سب فرقے قرآن اور اسلام کی بات کرتے ہیں حالانکہ ان کے عقائد کفریات پر مبنی ہیں جن فرقوں کی بُنیاد کفر پر ہو وہ کبھی حق نہیں ہو سکتے کاش ہم عالمی حالات پر وہ بصیرت پیدا کریں جس کو ڈاکٹر اقبال اپنے شعر میں کہتے ہیں۔

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی ہے خواہش تو کچھ پہچان پیدا کر

عالمی حالات پر وہ بصیرت پیدا کریں جو ہم کو نیند سے جگادے اس وقت ہمیں بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے، جوہر ایمان کو سنبھالنے کی ضرورت ہے، صدیوں سے ہمارے اکابر جس صراطِ مستقیم پر چلتے رہے اس صراطِ مستقیم پر چلنے کی ضرورت ہے، ہر ہاتھ جھٹک کر دامنِ مصطفےٰ ﷺ تھامنے کی ضرورت ہے۔

مصطفٰی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

اس کا حل یہی ہے کہ ہم حضور ﷺ کی اس ہدایت پر عمل کریں۔

الحدیث: سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔

(بحوالہ مشکوٰۃ ص 30۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن باب سوادِ اعظم ص 303)

جتنے فرقوں کا اس کتاب میں آگے ذکر کیا جائے گا سارے قرآن و اسلام کی باتیں کرتے ہیں مگر اپنے کفریہ عقائد سے توبہ نہیں کرتے اور کفریہ عقائد رکھنے والوں کو اپنا پیشوا اور امام مانتے ہیں اُن کی برسیاں مناتے ہیں اُن کی شان میں کالم لکھتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں واحد مسلک اہلسنت و جماعت سُنّی حنفی بریلوی ہے جو کسی بھی نیک ہستی کی شان میں بکواس نہیں کرتا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہر نیک ہستی کا ادب و احترام کرتا ہے

ورنہ دیگر فرقوں نے تو حد کردی آگے اُن کے کفریہ عقائد پڑھیں آپ کا دل کانپ اُٹھے گا، میرا ابھی قلم آگے نہیں بڑھ رہا، ہاتھ کانپ رہے ہیں مگر اس اُمت پر یہ واضح کرنا ہے کہ قرآن وحدیث کی باتوں کے پیچھے، اسلام کی محبت کی باتوں کے پیچھے، تبلیغیوں اور ڈالر اور ریال کی یلغار کے پیچھے کیا عزائم ہیں یہ لوگ شہد دکھا کر زہر کھلا رہے ہیں، قوم کو فتنوں کے دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔

اس اُمت میں تہتر فرقے ہونا برحق ہیں کیونکہ مخبرِ صادق شہنشاہِ اعظم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ کیسے نہیں ہوسکتا۔

اُمتِ مصطفیٰ ﷺ تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی جن میں صرف ایک مذہب جنتی ہوگا۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر (72) مذہبوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب والے جہنمی ہوں گے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) ہیں۔ (بحوالہ: ترمذی ص 89، مشکوٰۃ شریف ص 30)

فائدہ: اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی یہ امت تہتر مذہبوں میں بٹے گی لیکن ان میں صرف ایک مذہب والے جنتی ہوں گے باقی سب جہنمی ہوں گے اور جنتی مذہب والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ سرکارِ اعظم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقشِ قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

بہتّر فرقے جہنمی اور صرف ایک جنّتی کیوں؟

جنّتی فرقہ جو کہ فرقہ نہیں مسلک ہوگا ان لوگوں پر مشتمل ہوگا جو سرکارِ اعظم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقشِ قدم پر چلیں گے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک جنّتی ہوگا اور بقیہ بہتّر فرقے جہنمی ہوں گے تو کیا وہ کلمہ نہیں پڑھتے ہوں گے، کیا وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا معبودِ حقیقی نہیں مانتے

ہوں گے کیا وہ اسلام کو اپنا دین نہیں مانتے ہوں گے، کیا وہ سرکارِ اعظم ﷺ کو اپنا رسولِ برحق نہیں مانتے ہوں گے؟

تو جواب یہی آئے گا کہ وہ بہتر جہنمی فرقے کلمہ بھی پڑھتے ہوں گے۔ اللہ کو معبود حقیقی بھی مانتے ہوں گے، قرآن کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی مانتے ہوں گے، سرکارِ اعظم ﷺ کو رسول برحق بھی مانتے ہوں گے پھر جہنمی اسلئے ہوں گے کہ ان کے عقیدے میں فساد ہوگا، ان کے چہرے بظاہر مسلمانوں جیسے ہوں گے لیکن ان کے عقائد باطل ہوں گے ان کے باطل عقائد میں کفر کی بدبو آرہی ہوگی انکے دل اندر سے ایمان سے خالی ہوں گے۔

آیئے ہم بد مذہبوں (جو بظاہر کلمہ پڑھتے ہیں تبلیغیں کرتے ہیں، قرآن کی بات کرتے ہیں) کی مستند کتابوں سے حوالوں کیساتھ یہ ثابت کریں گے کہ اسلام کا نام لیکر قرآن ہاتھ میں لیکر پسِ پردہ ان کے کیا عزائم چھپے ہوئے ہیں ان بد مذہبوں کی ان کتب کے حوالے پیش کئے جائیں گے جواب تک شائع ہورہی ہیں جس سے رجوع نہیں کیا گیا اور موجودہ ان کے پیروکار بھی ان کفریہ عبارات سے بیزاری کا اعلان نہیں کرتے بلکہ تاویلیں نکالتے ہیں یاد رہے کہ کفر کی کوئی تاویل نہیں ہوتی کفر جو ہے وہ کفر ہی رہتا ہے اب ان بد مذہبوں کے باطل عقائد کے نمونے ملاحظہ ہوں......

دیوبندی مذہب کے باطل عقائد

عقیدہ: دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھتا ہے کہ "پھر یہ کہ آپ ﷺ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

مطلب یہ کہ (معاذ اللہ) سرکار ﷺ کے علم غیب کو پاگل، جانوروں اور بچوں سے ملایا۔

(بحوالہ: کتاب حفظ الایمان ص 8 کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند مصنف: اشرف علی تھانوی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھتا ہے کہ "اگر بالغرض زمانہ نبوی ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی ﷺ میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔"

مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضور ﷺ کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا۔

(بحوالہ: کتاب تحذیر الناس، صفحہ نمبر 34 دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، مصنف: قاسم نانوتوی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ "شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"

مطلب یہ کہ سرکار اعظم ﷺ کے علم پاک سے شیطان و ملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا مولوی خلیل احمد کی اس کتاب کی دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق بھی کی۔ (بحوالہ: کتاب: براہین قاطعہ صفحہ نمبر 51 مطبوعہ بلال ڈھور، مصنف: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ، مولوی رشید احمد گنگوہی)

عقیدہ: ''زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت ماب ﷺ ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے آپ کو بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق کرنے سے زیادہ برا ہے۔''

مطلب یہ کہ دیوبندی اکابر اسمٰعیل دہلوی نے نماز میں سرکار اعظم ﷺ کے خیال مبارک کے آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا۔

(بحوالہ: کتاب صراطِ مستقیم صفحہ 169، اسلامی اکادمی اردو بازار لاھور مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور ﷺ کے نام نامی اسمِ گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی توبہ واستغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے۔''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

مطلب یہ کہ کلمہ کفر کو اشرف علی تھانوی صاحب نے عین اتباع سنت کہا۔

(بحوالہ: کتاب: الامداد صفحہ 35 مطبع امداد المطابع تھانہ بھون انڈیا، مصنف: اشرف علی تھانوی)

عقیدہ: دیوبندی مولوی حسین علی دیوبندی نے اپنی کتاب بلغۃ الحیران میں لکھا ہے کہ ''حضور ﷺ پل صراط سے گر رہے تھے میں نے انہیں بچایا۔'' (معاذ اللہ)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے کہ ''رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔''

(بحوالہ: کتاب: براہین قاطعہ ص 55، مصنف: خلیل احمد انبیٹھوی)

عقیدہ: دیوبندی مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ ''جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔'' (بحوالہ: کتاب: تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ 43 مطبوعہ: میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ :حضور ﷺ کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہئے۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب تقویۃ الایمان ص 88: مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ :ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب تقویۃ الایمان ص 13 مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ :مولوی اسمٰعیل دہلوی نے حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ گویا آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔(بحوالہ: کتاب: تقویۃ الایمان ص 53)

عقیدہ :مولوی خلیل دیوبندی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر 52 پر لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا یومِ ولادت منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔(معاذ اللہ)

عقیدہ :مولوی خلیل دیوبندی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر 30 پر لکھتا ہے کہ حضور ﷺ نے اردو زبان علماء دیوبند سے سیکھی۔(معاذ اللہ)

عقیدہ :مولوی اشرف علی تھانوی مولوی فضل الرحمٰن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹایا۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب: افاضات الیومیہ صفحہ 62/37 مصنف: مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ :انبیاء کرام اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

مطلب یہ کہ عمل اگر امتی زیادہ کرلے تو نبی سے بڑھ جاتا ہے۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب: تحذیر الناس ص 5، مصنف: مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی)

عقیدہ :لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے اگر (کسی) دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ (بحوالہ: فتاوٰی رشیدیہ جلد دوم ص 9، مولوی رشید گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ :محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور حرام ہے۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص 435 مصنف: رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ : قبلہ وکعبہ کسی کو لکھنا جائز نہیں ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص 265)

عقیدہ : عیدین میں (عید الفطر و عید الاضحیٰ) کو معانقہ کرنا (گلے ملنا) بدعت ہے۔
(فتاوی رشیدیہ ص 243)

عقیدہ : مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی فتاوی کی کتاب امداد الفتاوی جلد دوم صفحہ 29/28 میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنی کا نکاح ہوسکتا ہے لہٰذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور محبت حلال ہے۔

عقیدہ : مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب الافاضات الیومیہ جلد 4 ص 139 پر لکھتا ہے کہ شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اسلئے اہلِ تعزیہ کی نصرت (مدد) کرنی چاہیئے۔ آپ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں ملاحظہ کیں اس کتاب کے متعلق دیوبندی اکابرین کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی فتاوی کی کتاب فتاوی رشیدیہ میں تقویۃ الایمان کے بارے میں لکھتا ہے۔

1)...... کتاب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔
(فتاوی رشیدیہ ص 351)

2)...... جو تقویۃ الایمان کو کفر اور مولوی اسمٰعیل کو کافر کہے وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔
(فتاوی رشیدیہ ص 252، 356)

3)...... مولوی اسمٰعیل دہلوی قطعی جنتی ہیں۔ (فتاوی رشیدیہ ص 252)

عقیدہ : نذر و نیاز حرام ہے۔

عقیدہ : پیر یا استاد کی برسی کرنا خلافِ سنت و بدعت ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص 461)

عقیدہ :بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت وناجائز ہے۔(فتاوٰی رشیدیہ ص 460)

عقیدہ :اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہئے۔(تقویۃ الایمان ص 55)

عقیدہ :اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص وعیب اس کے لئے ممکن ہے۔(فتاوٰی رشیدیہ)

عقیدہ :حضور ﷺ کے والدین کریمین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد دیوبندیوں کے نزدیک مشرک ہیں۔

عقیدہ :دیوبندیوں کے نزدیک یزید (امیر المومنین جنتی اور بے قصور) ہے۔(رشید ابن رشید)

اصل اختلاف:

اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک اور دیوبندیوں کا اصل اختلاف یہ نہیں ہے کہ اہلسنت کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھتے ، نذر و نیاز کرتے ہیں ، وسیلے کے قائل ہیں ، مزارات پر حاضری دیتے ہیں اور دیوبندی اس تمام کارِ خیر سے محروم ہیں بلکہ اصل اختلاف جس نے اُمت مسلمہ کو دو دھڑوں میں بانٹ دیا وہ اکابر دیوبند یعنی دیوبندی پیشواؤں کی وہ کفریہ عبارات ہیں جو ہم نے پیچھے تحریر کیں جن میں کھلم کھلا سرکارِ اعظم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کر کے اسلام کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں۔ دیوبندی ادارے آج بھی ان کفریہ عبارات کو کتابوں میں شائع کرتے ہیں اس کی تردید بھی نہیں کرتے ، اس کے خلاف بھی کچھ نہیں کہتے۔

دارالعلوم دیوبند تبلیغی جماعت ، جمعیت علماء اسلام ، جماعتِ اسلامی ، سپاہ صحابہ ، جمعیت علماء ہند ، تنظیم اسلامی ، جیشِ محمد ، حزب المجاہدین وغیرہ تمام دیوبندی تنظیمیں ان باطل عقائد پر مشتمل ہیں جو اپنے آپ کو آج کل اہلسنت وجماعت سنی حنفی دیوبندی مکتبہ فکر کا لیبل لگا کر پیش کرتے ہیں ان کے علماء کفریہ عبارات سے توبہ کرتے ہیں نہ یہ کہتے ہیں کہ ان عبارات کو لکھنے والے ہمارے اکابرین نہیں ہیں بلکہ ان سب کو اپنا امام ، مجدّد اور حکیم الامت کہتے ہیں اور مانتے بھی ہیں۔

اختلاف کا حل:

اگر آج بھی دیوبندی اپنے ان بڑوں کی کفریہ عبارات سے توبہ کر کے ان تمام کفر آمیز کتب

سے بیزاری کا اظہار کر کے انہیں دریا برد کر دیں تو اہلسنت کا اعلان ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

دیوبندی شاطروں کی چال

علماء دیوبند یا عوامِ دیوبند کبھی بھی اپنے ان عقائد کو آپ پر ظاہر نہیں کریں گے بلکہ ان عبارات کا زبان سے انکار بھی کریں گے تا کہ بھولی بھالی عوام کو دھوکہ دے سکیں یاد رکھئے زہر کھلانے والا کبھی بھی سامنے زہر نہیں دیگا ورنہ کوئی اسے نہیں کھائے گا اس کی چال یہ ہوتی ہے کہ مٹھائی کے اندر ڈال کر دیگا اور کہے گا کہ کھاؤ یہ مٹھائی ہے اس مٹھائی کو دیکھ کر قوم اسے کھائے گی۔

آج دیوبندی یہ چال چل کر لاکھوں لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں نماز نماز کہہ کر لوگوں کو لے کر جاتے ہیں اس طرح انہوں نے لاکھوں لوگوں کو بد مذہب کر دیا، لاکھوں نوجوانوں کو مفتی بنادیا کہ وہ مسلمانوں پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگائیں یہی وجہ ہے کہ آج گھر میں یہ مار دھاڑ ہے اولاد والدین پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگاتی ہے خدارا!! اپنی نوجوان نسل کا خیال رکھو ان کی تربیت کرو، انہیں عشقِ رسول ﷺ کی طرف مائل کرو یہی فلاح و کامرانی کا راستہ ہے۔

قرآن مجید کے ترجموں میں کفریہ عبارات

(خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں)

(1) القرآن: ولما يعلم الله الذين جاهدوا منكم. (سورۂ آل عمران آیت نمبر 142، پارہ 4)

ترجمہ: حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔

(فتح محمد جالندھری دیوبندی)

ترجمہ: حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم سے جہاد کیا ہو۔

(اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ کو (معاذ اللہ) بے خبر لکھا ہے جو کہ کفر ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خانصاحب محدث بریلی اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ: اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (امام اہلسنت)

(2) القرآن: ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر المکرین. (سورۂ انفال، پارہ نمبر 9)

ترجمہ: وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

ترجمہ: اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔

(شاہ عبد القادر)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کو مکر و فریب کرنے والا لکھا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال کفر نہیں ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خانصاحب محدث بریلی علیہ الرحمۃ اس آیت کا ترجمہ کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ: اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔

(امام اہلسنت)

(3) القرآن: ووجدک ضالاً فھدی. (سورۂ والضحیٰ آیت نمبر 7)

ترجمہ: اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آپکو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلا دیا۔

(اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے حضور ﷺ کو بے خبر اور بھٹکا ہوا لکھا ہے اگر نبی بھولا بھٹکا اور بے خبر ہوگا تو پھر وہ اُمت کو کیا راستہ دکھائے گا نبی تو پیدائشی نبی اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب محدث بریلی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

(4) القرآن: ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم. (سورۂ نساء آیت 142، پارہ 5)

ترجمہ: منافقین دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دیگا۔

(محمود الحسن دیوبندی ، شاہ عبدالقادر)

ان دونوں دیوبندیوں نے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے والا لکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات عیب سے پاک اس طرح کی چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خانصاحب محدث بریلی علیہ الرحمۃ اس آیت کا ترجمہ کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں۔

ترجمہ: بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے ماریگا۔

آپ حضرات نے دیوبندیوں مولویوں کے تراجم کی جھلک ملاحظہ فرمائی آپ حضرات فیصلہ کریں کیا ان لوگوں نے قرآن مجید کے تراجم میں خیانت نہیں کی کیا ایسے لوگ اسلام کے چہرے کو مسخ نہیں کررہے؟ کیا ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہوسکتی ہے؟ کیا ان لوگوں کے تراجم ہمیں پڑھنے چاہیے؟ کیا ہم ان لوگوں سے کوئی اصلاحی کوششوں کی امید رکھیں؟

نہیں ہرگز نہیں ان باطل عقائد رکھنے والوں کا اسلام سے دور تک کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔

☆☆☆☆☆

اہل حدیث وہابی (غیر مقلدین) مذہب کے باطل عقائد

غیر مقلدین وہابی گروپ جس کو آج کل اہل حدیث کہا جاتا ہے اسی نام سے وہ کام کر رہے ہیں غیر مقلدین اس لئے کہا جاتا ہے کہ اہل حدیث وہابی ائمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام مالک علیہم الرضوان کی تقلید یعنی پیروی کو حرام کہتے ہیں۔

وہابی گروپ اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشوا اور بانی کہتے ہیں وہ اپنے وقت کا مردود تھا، جس کی کفریہ عبارات آگے بیان کی جائیں گی۔

اہلحدیث غیر مقلدین وہابی گروپ کا تاریخی پس منظر اور ان کے پوشیدہ راز انہی کی مستند کتابوں کے ثبوت سے بیان کیے جائیں گے۔

غیر مقلدین تاریخ کے آئینے میں

کسی بھی شخصیت یا تحریک کی کردار کشی مؤرخانہ دیانت کے خلاف ہے۔ ہر انسان اللہ کا بندہ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد اور حضور انور ﷺ کی اُمت میں سے ہے، ان تین رشتوں کا خیال رکھنا چاہیئے اس لیے راقم کی یہ کوشش رہتی ہے کہ جس زمانے کی اللہ نے قسم یاد فرمائی اس کی تاریخ دیانت دارانہ، غیر جانبدارانہ، عادلانہ اور مومنانہ اَنداز میں قلم بند کی جانی چاہیئے تاکہ پڑھنے والا تاریخ کے صحیح پس منظر کی روشنی میں صحیح فیصلہ کر سکے اور کھرا کھوٹا الگ کر سکے.........

اس وقت ہم اہل حدیث (غیر مقلدین) کے بارے میں تاریخ کی روشنی میں کچھ عرض کریں گے.........

قرون اولیٰ میں ''اہل حدیث'' یا ''صاحب الحدیث'' ان تابعین کو کہتے تھے جن کو احادیث زبانی یاد ہوتیں اور احادیث سے مسائل نکالنے کی قدرت رکھتے تھے...... پوری اسلامی تاریخ میں اہل حدیث کے نام سے کسی فرقہ کا وجود نہیں ملتا...... اگر مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث لقب اختیار کرنے کی گنجائش ہوتی تو حضور ﷺ ''علیکم بسنتی'' نہ فرماتے بلکہ ''علیکم

یہ حدیثی" فرماتے......
حضور علیہ السلام کی حدیث پاک سے اہل سنت، لقب اختیار کرنے کی تو تائید ہوتی ہے "اہل حدیث" کی تائید نہیں ہوتی...... جیسا کہ عرض کیا گیا ہے پہلے علم حدیث کے ماہرین کو اہل حدیث کہتے تھے مگر اب ہر کس و ناکس کو کہنے لگے، صاحب طرز ادیبوں، مصنفوں کو اہل قلم کہتے ہیں...... کیسی عجیب اور نامعقول بات ہوگی اگر ہر جاہل و غبی خود کو اہل قلم کہلوانے لگے؟

پاک ہند میں لفظ "اہل حدیث" کی ایک سیاسی تاریخ ہے۔ جو نہایت ہی تعجب خیز اور حیران کن ہے۔ برصغیر میں اس فرقے کو پہلے وہابی کہتے تھے جو اصل میں غیر مقلد ہیں چونکہ انہوں نے انقلاب ۱۸۵۷ء سے پہلے انگریزوں کا ساتھ دیا اور برصغیر میں برطانوی اقتدار قائم کرنے اور تسلط جمانے میں انگریزوں کی مدد کی...... انگریزوں نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد تو اہل سنت پر ظلم و ستم ڈھائے لیکن ان حضرات کو امن و امان کی ضمانت دی......

سرسید احمد خان (م۔۱۳۱۵ھ/۱۸۹۸) کے بیان سے جس کی تائید ہوتی ہے:......

> انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں اس فرقے کے لئے جو وہابی
> کہلایا ایک رحمت ہے جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں
> بھی وہابیوں کو اپنی آزادی مذہب ملنا دشوار ہے بلکہ ناممکن
> ہے سلطان کی عملداری میں وہابیوں کا رہنا مشکل ہے اور مکہ
> معظمہ میں تو اگر کوئی جھوٹ موٹ بھی وہاں کہہ دے تو اسی
> وقت جیل خانے یا حوالات میں بھیجا جاتا ہے...... پس وہابی
> جس آزادی مذہب سے انگلش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت
> میں رہتے ہیں دوسری جگہ ان کو میسر نہیں۔ ہندوستان ان
> کے لئے دارالامن ہے...... ۲۰۲

یہ اس شخص کے تاثرات ہیں جو ہندوستانی سیاست بلکہ عالمی سیاست پر گہری نظر رکھتا تھا

.....ہندوستان میں ان حضرات کو امن ملتا اور سلطنت عثمانیہ میں نہیں (جو مسلمانوں کی عظیم سلطنت تھی ایشیاء، یورپ، افریقہ تک پھیلی ہوئی) امن اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ ان حضرات کا تعلق انگریزوں سے رہا تھا..... آل سعود کی تاریخ پر جن کی گہری نظر ہے ان کو معلوم ہے کہ انہی حضرات نے سلطنت اسلامیہ کے سقوط اور آل سعود کے اقتدار میں اہم کردار ادا کیا...... یہ کوئی الزام نہیں تاریخی حقیقت ہے جو ہمارے جوانوں کو معلوم نہیں ہے.......

خود اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی (جنہوں نے انگریزی اقتدار کے بعد برصغیر کے غیر مقلدوں کی وکالت کی) کی اس تحریر سے سرسید احمد خان کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے، وہ کہتا ہے:

اس گروہ اہل حدیث کے خیرخواہ وفاداری رعایا برٹش گورنمنٹ
ہونے پر ایک بڑی اور روشن دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ برٹش
گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے ماتحت
رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں..... ۲۰۳

آخر کیا بات ہے کہ اسلام کے دعویدار ایک فرقے کو خود مسلمانوں کی سلطنت میں وہ امن نہیں مل رہا ہے جو اسلام کے دشمنوں کی سلطنت میں مل رہا ہے۔ ہر ذی عقل اس کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے اسکے لئے تفصیل کی ضرورت نہیں.........

ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو سپاس نامہ پیش کیا اس میں بھی یہ اعتراف موجود ہے..... آپ نے فرمایا:.........

اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ
مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائیں
زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں..... ۲۰۴

یہی آدمی ایک اور جگہ تحریر کرتا ہے:

جو"اہل حدیث" کہلاتے ہیں وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز
کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بار بار
ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط وکتابت میں تسلیم کی جا
چکی ہے......۲۰۵

یہود ونصاری کو مسلمانوں کے جذبۂ جہاد سے ہمیشہ ڈر لگتا رہتا ہے......۱۸۵۷ء کے فوراً بعد انگریزوں کے مفاد میں اس جذبے کو سرد کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جہاد کے خلاف ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۶ء میں ایک رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" تحریر فرمایا جس پر بقول مسعود عالم ندوی حکومت برطانیہ نے مصنف کو انعام سے نوازا......۲۰۶

آپ نے بار بار لفظ "اہل حدیث" سنا جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس فرقے کو پہلے "وہابی" کہتے تھے انگریزوں کی اعانت اور عقائد میں سلف صالحین سے اختلاف کی بناء پر برصغیر کے لوگ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد ان سے نفرت کرنے لگے اسلیئے وہابی نام بدلوا کر "اہل حدیث" نام رکھنے کی درخواست کی گئی......یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:......

بنا بریں اس فرقے کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ (وہابی) کے
استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال ادب وانکساری کے ساتھ
گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو
منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور
ان کو "اہل حدیث" کے نام سے مخاطب کیا جائے......۲۰۷
حکومت برطانیہ کے نام مولوی محمد حسین بٹالوی کی انگریزی
درخواست کا اردو ترجمہ جس میں حکومت برطانیہ سے "وہابی"
کی جگہ "اہل حدیث" نام منظور کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

ترجمہ درخواست برائے الاٹمنٹ نام اہل حدیث و منسوخی لفظ وھابی:

اشاعۃ السنہ آفس لاہور

از جانب ابوسعید محمد حسین لاہوری، ایڈیٹر اشاعۃ السنہ و وکیل اہل حدیث ہند

بخدمت جناب سیکریٹری گورنمنٹ!

میں آپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا درخواست گار ہوں، ۱۸۸۶ء میں میں نے ایک مضمون اپنے ماہواری رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا تھا جسمیں اس بات کا اظہار تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموماً باغی و نمک حرام کے معنیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے کا استعمال، مسلمانانِ ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال و خیر خواہ رہے ہیں، اور یہ بات (سرکار کی وفاداری و نمک حلالی) بارہا ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط وکتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے، مناسب نہیں (خط کشیدہ جملہ خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔)

بناء بریں اس فرقہ کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں۔ اور کمال ادب وانکساری کے ساتھ، گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری وفاداری، جاں نثاری اور نمک حلالی کے پیش نظر) سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال کی ممانعت کا حکم نافذ کرے، اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے اس مضمون کی ایک کاپی بذریعہ عرضداشت میں (محمد حسین بٹالوی) نے پنجاب گورنمنٹ کو بھی ارسال کی ہے تا کہ اس مضمون کی طرف توجہ دے، اور گورنمنٹ ہند کو بھی اس پر متوجہ فرمادے اور فرقہ کے حق میں استعمال لفظ وہابی سرکاری خط وکتابت میں موقوف کیا جاوے اور اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔ اس درخواست کی تائید کیلئے اور اس امر کی تصدیق کیلئے کہ یہ درخواست کل ممبران اہل حدیث پنجاب و ہندوستان کی طرف سے ہے (پنجاب و ہندوستان کے تمام غیر مقلد علماء یہ درخواست پیش کرنے میں برابر کے شریک ہیں) اور ایڈیٹر اشاعت السنہ ان سب کی طرف سے

اب آپ کو تاریخ کی روشنی میں فرقہ اہلِ حدیث (جو اصل میں غیر مقلد ہے) کی حقیقت معلوم ہوگئی...... یہ فرقہ اہلِ سنت کا سخت مخالف ہے اور اجتہاد کا دعویٰ کرتا ہے...... فلسطین کے مشہور عالم اور جامعہ ازہر مصر کے استاد علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (م ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء) جو نابلس کے قاضی اور محکمہ انصاف کے وزیر بھی رہ چکے ہیں) فرماتے ہیں......

وہ مدعی اجتہاد ہیں مگر زمین میں دور پے فساد ہیں، اہل سنت

کے مذاہب میں کسی مذہب پر بھی گامزن نہیں ہوتے

شیطان ان میں الٹے نت نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے

جو اہل اسلام کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں

غیر مقلدین اہلحدیث وہابیوں کے پوشیدہ راز

عقیدہ: غیر مقلدین اہلِ حدیث وہابیوں کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اسکا کھانا جائز ہے۔ (بحوالہ: دلیل الطالب ص 413، مصنف: نواب صدیق حسن خاں اہلِ حدیث)

(بحوالہ: عرف الجاری ص 247 مصنف: نورالحسن خاں اہلِ حدیث)

عقیدہ: اہلِ حدیث کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں۔ (بحوالہ: کتاب: عرف الجاری صفحہ نمبر 257)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔ (بحوالہ: کتاب: البنیان المرصوص ص 173)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (بحوالہ: کتاب: دستور المتقی)

عقیدہ: اہل حدیث وہابیوں کا امام ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں غلطی کی ہے۔ (بحوالہ: کتاب: فتاویٰ حدیثیہ ص 87)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر کرنا بدعت ہے۔

(بحوالہ: کتاب: ہدیۃ المہدی ص 110)

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک متعہ جائز ہے۔ (بحوالہ: کتاب: ہدیۃ المہدی ص 118)

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال حجت نہیں ہیں۔

(بحوالہ: کتاب: ہدیۃ المہدی ص 211)

عقیدہ :امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اپنی کتاب اوضح البراہین صفحہ نمبر 10 پر لکھتا ہے کہ حضور ﷺ کا مزار گرادینے کے لائق ہے اگر میں اسکے گرادینے پر قادر ہوگیا تو گرادونگا۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ :بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کا یہ عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ (ماخوذ حسین احمد مدنی، الشہاب الثاقب ص 43)

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذانیں دینی چاہیئے۔

(بحوالہ: اسرار اللغت پارہ دہم ص 119)

عقیدہ :اہل حدیث امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے عام گلیاں دیتے ہیں۔

عقیدہ :اہل حدیث اپنے سوا تمام مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین سمجھتے ہیں۔

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ بدعت ہے۔

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک چوتھے دن کی قربانی جائز ہے۔

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک تراویح 12 رکعت ہیں 20 رکعت پڑھنے والے گمراہ ہیں۔

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک فقہ بدعت ہے۔

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک حالتِ حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی ہے۔

(بحوالہ: روضۂ ندیہ ص 211)

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک طلاق ہے۔

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگر چہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہو۔(بحوالہ: بدور الاہلہ ص 341)

عقیدہ :اہل حدیث مذہب میں منی پاک ہے۔(بحوالہ: بدور الاہلہ ص 15 دیگر کتب بالا)

عقیدہ :اہل حدیث مذہب میں مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے اسکی حد نہیں کہ چار ہی ہو۔(بحوالہ: ظفر اللہ رضی ص 141، ص 142 نواب صاحب)

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔
(بحوالہ: کتاب: بدور الاہلہ ص 71)

عقیدہ :اہل حدیث کے نزدیک اگر کوئی قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دے اور پھر اسکی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اسکی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کی قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہیگا۔(بحوالہ: دلیل الطالب ص 250)

یہ نام نہاد اہل حدیث وہابی مذہب کے عقائد و نظریات ہیں یہ قوم کو حدیث حدیث کی پٹی پڑھا کر ورغلاتے ہیں ان کے چند اہم اصول ہیں وہ اصول ملاحظہ فرمائیں۔

وہابی اہل حدیث مذہب کے چند اہم اصول

اصول نمبر 1: ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔

اصول نمبر 2: غیر مقلدین اہل حدیث مذہب کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآنِ مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن و حدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے۔

اصول نمبر 3: تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے (چاہے وہ دین

کے مطابق ہو) اور اگر اسکے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کا اسٹیمپ لگا کر ماننے سے انکار کر دیا جائے جو حدیثیں اپنے مطلب کی ہیں کہ ان کو اپنا لیا جائے اسلئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسانی کو پسند کرتا ہے تو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سب ہمارے (نام نہاد اہل حدیث وہابی) مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا اپنا مذہب قبول کر لیں گے اس کے چند نمونے یہ ہیں۔

۱) تراویح لوگ زیادہ نہیں پڑھ سکتے تھک جاتے ہیں لہٰذا آٹھ پڑھا کر فارغ کر دیا جائے۔

۲) قربانی تین دن کی قصائی اور کام کاج کی مارا ماری کی وجہ سے چوتھے دن کی جائے یہ آسان ہے۔

۳) طلاق دے کر آدمی بے چارہ بدحواس پڑا رہتا ہے لہٰذا ایسی مشین تیار کی جائے کہ طلاقیں تین ڈالو باہر نکالو تو ایک طلاق نکلے۔

۴) بزرگوں کے معاملات قرآن کی تفسیریں ترقی یافتہ دور میں کون پڑھے بس اپنی من مانی کیے جاؤ قرآن تمہارے سامنے ہے۔

غیر مقلدین اہل حدیث کا امام ابن تیمیہ کون تھا؟

ابن تیمیہ کون تھا؟

ابن تیمیہ 661ھ میں پیدا ہوا اور 728ھ میں مرا ابن تیمیہ وہ شخص تھا جس کو غیر مقلدین اہل حدیث وہابی حضرات اپنا امام تسلیم کرتے ہیں مگر وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے اس نے بہت سے مسائل میں علماء حق کی مخالفت کی ہے یہاں تک کہ اس نے حضور ﷺ کی زیارت کے لئے مدینہ طیبہ کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے اسکا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کا کوئی مرتبہ نہیں۔ اور یہ بھی اسکا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

۱)......اس امت کے امام شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر صاوی جلد اول کے صفحہ نمبر 96 پر تحریر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ حنبلی کہلاتا تھا حالانکہ اس مذہب کے اماموں نے بھی اس کا رد کیا ہے

یہاں تک علماء نے فرمایا کہ وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

۲)......علامہ شہاب الدین بن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ اپنی فتاوی حدیثیہ کے صفحہ نمبر 116 پر ابن تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ کہتا ہے کہ جہنم فنا ہو جائے گی اور یہ بھی کہتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم نہیں ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا کوئی مرتبہ نہیں ہے ان کو وسیلہ نہ بنایا جائے اور حضور ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے ایسے سفر میں نماز کی قصر جائز نہیں جو شخص ایسا کریگا وہ حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم رہیگا۔

۳)......آٹھویں صدی ہجری کے عظیم اندلسی مورخ ابو عبداللہ بن بطوطہ اپنے سفرنامہ میں ابن تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

گو ابن تیمیہ کو بہت سے فنون میں قدرت تکلم تھی لیکن دماغ میں کسی قدر فتور آ گیا تھا۔

(رحلۃ ابن بطوطہ مطبع دار الاحیاء التراث العربی بیروت ص 95 و مطبع خیریہ مصر 68) (ترجمہ رئیس احمد جعفری ندوی ص 126 مطبوعہ ادارہ دین اسلام)

دماغ میں خرابی اور فتور کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماع امت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بنایا تو اہلسنت و جماعت حنفی، شافعی مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء نے ابن تیمیہ کا رد کیا اور اسے گمراہ گر قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدین نام نہاد وہابی اہل حدیث کہ جن کہ دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے انھوں نے دماغی خلل رکھنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کر لی اور اسے اپنا امام و پیشوا بنا لیا۔

اہل حدیث مذہب والوں نے نیک اور قد آور شخصیات ائمہ اربعہ کو امام نہ مانا اور ان کی تقلید یعنی پیروی کو حرام لکھا تو ان کو سزا ملی کہ ابن تیمیہ جیسا ذلیل ان لوگوں کا امام بنا اور انہوں نے اسے تسلیم بھی کیا۔

غیر مقلدین کو وہابی کیوں کہا جاتا ہے؟

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ وہابی تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے حالانکہ یاد رہے اللہ تعالیٰ کا نام وہابی نہیں ہے بلکہ وہاب ہے۔ غیر مقلدین اہل حدیث کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیروی ہی کے سبب

وہابی کہا جاتا ہے لیکن اس نام کو پسند کرتے ہوئے مشہور غیر مقلدین مولوی محمد حسین بٹالوی نے انگریز گورنمنٹ سے بڑی کوششوں کے بعد نام "اہل حدیث" منظور کرایا۔

سعودیہ عرب پر قابض نجدیوں کا کیا عقیدہ ہے

سعودیہ عرب پر قابض نجدیوں کا انہی وہابی عقائد رکھنے والوں سے گہرا تعلق ہے سعودی بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیداوار ہیں اور اسے اپنا پیشوا مانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں غیر مقلدین اہل حدیث پر وہ مکمل مہربان ہیں کروڑوں، اربوں ریال ان کو امداد ملتی ہے جگہ جگہ مسجدیں ان کی کہاں سے آئیں سارا سعودیہ کا چندہ ہے اب غیر مقلدین اہل حدیث بڑے فخر کیساتھ اپنا تعلق وہابیت اور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے جوڑتے ہیں اور ریالوں کی جھنکار سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

الدعوہ والارشاد لشکرِ طیبہ، جمعیت اہل حدیث، تحریک اہل حدیث، اہل حدیث یوتھ فورس، سلفی تحریک (جتنے بھی سلفی لگاتے ہیں یہ تلفی ہیں سلفی نہیں ہیں سلفی کا مطلب سلف وصالحین کے پیروکار مراد ہے مگر یہ کسی کے پیروکار نہیں) غرباء اہل حدیث یہ ساری تنظیمیں اہل حدیث وہابی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔

☆☆☆☆☆

جماعت المسلمین نامی فرقے کے عقائد ونظریات

فرقہ مسعودیہ یعنی جماعت المسلمین نامی نام نہاد انتہا پسند، ضال اور مضل فرقوں کی فہرست میں ایک جدید اضافہ ہے اسکے فرقے کا بانی، امیر اور امام مسعود احمد BSC ہے جو اس فرقے کی تشکیل سے قبل غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کی مختلف فرقہ وارانہ جماعتوں کیساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے کفر وشرک کے دلدل میں بری طرح پھنسا ہوا تھا یہ اعتراف خود مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر ۴ پر کیا ہے۔

مولوی مسعود احمد اہل حدیث فرقے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد 1385 میں جماعت المسلمین کا قیام عمل میں لایا یہ فرقہ مسعودیہ جو کہ جماعت المسلمین کے نام سے کام کر رہا ہے یہ اہل حدیث سے ملتا جلتا ہے اسکے عقائد غیر مقلدانہ ہیں۔

فرقہ مسعودیہ کے باطل عقائد

عقیدہ :جماعت المسلمین فرقہ صحیح ہے باقی تمام لوگ بے دین و گمراہ ہیں یہ جماعت المسلمین فرقے کا عقیدہ ہے۔

عقیدہ :امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام ابن حنبل، امام مالک علیہم الرضوان کی تقلید حرام ہے۔

عقیدہ :مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام والمسلمین کے صفحہ نمبر 639 پر صرف دس ازواجِ مطہرات کو شامل کیا جبکہ تین ازواج مطہرات کا ذکر مناسب نہ سمجھا۔

اس طرح اولاد رسول ﷺ کا عنوان قائم کر کے لکھا کہ آپ ﷺ کے صرف ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ذکر ملتا ہے۔ باقی سب (معاذ اللہ) جھوٹ ہے۔ مولوی مسعود نے حضور ﷺ کا ایک صاحبزادہ لکھ کر آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم کا مذاق اڑایا۔

عقیدہ :مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر 197 پر ام المومنین حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کو کم فہم سوء ظن اور گناہ میں مبتلا لکھا ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام والمسلمین کے صفحہ نمبر 641 پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جھوٹا اور گناہ گار لکھا ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاش حق کے صفحہ نمبر 54 پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے خلاف بات کی ہے کیونکہ رفع یدین نہ کرنے والی حدیث انہی سے روایت ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر 181/177 پر لکھتا ہے کہ جو امام مقتدیوں کو اپنے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا موقع نہ دے وہ بدعتی ہے۔

آگے اپنی کتاب بدعت حسنہ کی شرعی حیثیت نامی کتاب کے صفحہ نمبر 9 پر لکھتا ہے کہ بدعت کفر ہے سب سے بدتر کام تو کفر اور شرک کے کام ہیں لہٰذا بدعت کفر اور شرک سے کسی طرح کم نہیں۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد صلوٰۃ تراویح اور صلوٰۃ تہجد دونوں کو ایک ہی نماز قرار دیتے ہیں اسکا ذکر انہوں نے اپنی کتاب منہاج المسلمین ص 219، ص 283 اور تاریخ الاسلام والمسلمین کے ص 115 پر کیا ہے کہ قیام رمضان دراصل قیام اللیل یا تہجد ہی ہے قیام رمضان کو گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

(بحوالہ: منہاج المسلمین ص 283)

اس کے علاوہ بھی بہت سی بکواس اور کفریات فرقہ مسعودیہ کے ہیں جماعت المسلمین کے لوگ اب بھی ان کتابوں کو مانتے ہیں اور یہی عقیدہ رکھتے ہیں لیکن آپ کے سامنے میٹھے بول بولیں گے تاکہ لوگ ان کے قریب آئیں اور یہ لوگوں کو گمراہ کر سکیں۔

فرقہ مسعودیہ المعروف جماعت المسلمین کی ہر چھوٹی بڑی کتابوں میں پمفلٹ میں پوسٹروں میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہوتی ہے۔

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم .... صرف اللہ .... غیر اللہ نہیں

ہمارا امام .... صرف ایک .... یعنی رسول اللہ ﷺ .... امتی نہیں

ہمارا دین .... صرف ایک .... یعنی اسلام .... فرقہ وارانہ نام نہیں

ہمارا نام .... صرف ایک .... یعنی مسلم .... فرقہ وارانہ نہیں

ہماری محبت کی بنیاد .... صرف ایک .... یعنی اللہ تعالیٰ .... دنیاوی تعلقات نہیں

ہمارے فخر کا سبب .... صراف ایک .... یعنی ایمان .... وطن و زبان نہیں

اس خوبصورت دعوت کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے کیا ہر مسلمان کا یہ ایمان وعقیدہ نہیں یہ لوگ سامنے یہ عقائد پیش کرتے ہیں اور اندر کتابوں میں کفریات کی بھرمار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فرقے کے شر سے بچائے آمین۔

☆☆☆☆☆

''مودودی'' جماعتِ اسلامی گروپ کے عقائد ونظریات

مودودی اور ان کی جماعت اسلامی کا شمار دیوبندی فرقے میں ہوتا ہے مگر یہ لوگ دیوبندیوں سے بھی دو ہاتھ بدعقیدگی میں آگے ہیں یہ بھی دیوبندی ہی کہلاتے ہیں مگر دیوبندی بھی اندرونی طوز پران سے بیزار ہیں لیکن بدعقیدگی میں سب ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔

مودودی کی نگاہِ بصیرت ایسی ہے کہ ہر طرف اسکو کمزوریاں ہی کمزوریاں نظر آتی ہے اللہ تعالیٰ سے لیکر ہر نبی صحابی اور ولی اللہ کی شان میں نکتہ چینی کی ہے۔

مودودی عقائد

عقیدہ : نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کردیا۔ (بحوالہ: رسائل ومسائل ص 31)

عقیدہ : نبی اکرم ﷺ کے متعلق مودودی لکھتا ہے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ (بحوالہ: تفہیمات ص 210)

عقیدہ : ہر فرد کی نماز انفرادی حیثیت ہی سے خدا کے حضور پیش ہوتی ہے اور اگر وہ مقبول ہونے کے قابل ہو تو بہر حال مقبول ہو کر رہتی ہے۔ خواہ امام کی نماز مقبول ہو یا نہ ہو۔
(بحوالہ: رسائل ومسائل ص 282)

عقیدہ : خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس کی بناء پر اہل حدیث حنفی، دیوبندی، بریلوی، سنی وغیرہ الگ الگ اُمتیں بن سکیں یہ اُمتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ (بحوالہ: خطبات ص 82)

عقیدہ : اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے۔
(بحوالہ: تفہیمات ص 163)

عقیدہ : ابونعیم اور احمد، نسائی اور حاکم نے نقل کیا ہے کہ چالیس مرد جن کی قوت حضور ﷺ کو عنایت کی گئی تھی۔ دنیا کے نہیں بلکہ جنت کے مرد ہیں اور جنت کے ہر مرد کو دنیا کے سو مردوں کے

برابر قوت حاصل ہوگی۔ یہ سب باتیں خوش عقیدگی پر مبنی ہیں اللہ کے نبی کی قوتِ باہ کا حساب لگانا مذاقِ سلیم پر بار ہے الخ۔ (بحوالہ تفہیمات ص234)

عقیدہ: قرآن مجید نجات کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے کافی ہے۔ (بحوالہ تفہیمات ص321)

عقیدہ: میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کیساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت کا یا شافعیت کا پابند ہوں۔ (رسائل ومسائل ص235)

عقیدہ: 23 سالہ زمانہ اعلانِ نبوت میں نبی ﷺ سے اپنے فرائض میں خامیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوئیں۔ (قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں)

عقیدہ: جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کے لئے خواجہ اجمیر یا مسعود سالار کی قبر پر یا ایسے دوسرے مقامات پر جاتے ہیں زنا اور قتل کا گناہ کم ہے۔ یہ گناہ اس سے بھی بڑا ہے۔ (تجدید واحیاء دین ص62)

عقیدہ: اصولِ فقہ، احکام فقہ، اسلامی معاشیات، اسلام کے اصول عمرانیات اور حکمت قرآنیہ پر جدید کتابیں لکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ قدیم کتابیں اب درس وتدریس کیلئے کارآمد نہیں ہیں۔ (بحوالہ تفہیمات ص213)

مودودی کی چند گستاخیاں اور بیباکیاں

خدا کی چال: ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔ (تفہیم القرآن پارہ نمبر 11 رکوع 8)

نبی اور شیطان: شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سدِ باب کہ اسے کس طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے۔ انبیاء علیہم السلام بھی نہ کر سکے۔ تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعوٰی کر سکیں۔ (ترجمان القرآن جون ۱۹۴۶ء ص57)

ہر شخص خدا کا عبد ہے: مومن بھی اور کافر بھی۔ حتّٰی کہ جسطرح ایک نبی اس طرح شیطانِ رجیم بھی۔ (ترجمان القرآن جلد 25 عدد 1، 2، 3، 4 ص65)

نبی اور معیارِ مومن: انبیاء بھی انسان ہوتے ہیں اور کوئی انسان بھی اس پر قادر نہیں ہوسکتا کہ ہر وقت اس بلند ترین معیار کمال پر رہے۔ جو مومن کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی

موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔(ترجمان القرآن)

ایلچی: محمد ﷺ ہی وہ ایلچی ہیں۔جن کے ذریعہ سے خدا نے اپنا قانون بھیجا۔(بحوالہ کلمہ طیبہ کا معنی صفحہ نمبر 9)

منکرات پر خاموش: مکہ میں نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے منکرات (برائیوں) کا ارتکاب ہوتا تھا۔مگر آپ ﷺ ان کو مٹانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اسلئے خاموش رہتے تھے۔
(ترجمان القرآن 65ء ص10)

محمدی مسلک ہم اپنے مسلک اور نظام کو کسی خاص شخص کی طرف منسوب کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں مودودی تو درکنار ہم اس مسلک کو محمدی کہنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔(رسائل ومسائل جلد 2 ص 437)

محترم حضرات! آپ نے مودودی کے عقائد پڑھے یہی عقائد ان کی جماعت اسلامی کے بھی ہیں مودودی کے بارے میں دیوبندی مولوی محمد یوسف لدھیانوی اپنی کتاب ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' میں لکھتا ہے کہ مودودی وہ آدمی ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمہ تک تمام عظیم ہستیوں کی ذات میں نکتہ چینی کی ہے۔

مودودی کی کتاب تفہیمات غلاظتوں سے بھری پڑی ہے۔جس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کے عقائد کیا تھے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

شیعہ فرقے کے عقائد و نظریات

شیعہ مذہب میں کئی فرقے ہیں انہیں رافضی بھی کہا جاتا ہے یہ اپنے آپ کو محبان علی رضی اللہ عنہ اور محبان اہلبیت بھی کہتے ہیں۔ شیعہ کے تمام فرقے خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت کو نا ماننے پر متفق ہیں۔

یہی نہیں بلکہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے عام گالیاں دیتے ہیں اس کے علاوہ ان کی مستند کتب میں بھی کئی کفریہ کلمات موجود ہیں۔

ہم آپکے سامنے ان کے کفریہ کلمات کی فہرست انہی کی مستند کتب سے پیش کرتے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)
(بحوالہ: اصول کافی جلد 1 صفحہ نمبر 328 یعقوب کلینی)

عقیدہ: موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے۔
(بحوالہ: حیات القلوب جلد 3 صفحہ نمبر 10: مصنف: مرزا بشارت حسین)

عقیدہ: جمع قرآن جو بعد از رسول ﷺ کیا گیا اصولاً غلط ہے۔ (معاذ اللہ)
(بحوالہ: ہزار تمہاری دس ہماری ص 560 عبد الکریم مشتاق کراچی)

عقیدہ: امام مہدی رضی اللہ عنہ جب آئیں گے تو اصلی قرآن لے کر آئیں گے۔ (معاذ اللہ)
(بحوالہ: احسن المقال جلد 2 ص 336 صفدر حسین نجفی)

عقیدہ: حضور ﷺ حضرت عائشہ سے حالتِ حیض میں جماع کرتے تھے۔
(بحوالہ: تحفۂ حنفیہ ص 72 غلام حسین نجفی جامع المنتظر)

عقیدہ: تمام پیغمبر زندہ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماتحت ہو کر جہاد کریں گے۔ (معاذ اللہ)
(بحوالہ تفسیر عیاشی جلد اول ص 181)

عقیدہ: حضرت یونس علیہ السلام نے ولایتِ علی کو قبول نہ کیا جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: حیات القلوب جلد اول ص 459 مصنف: ملا باقر مجلسی مطبوعہ تہران)

عقیدہ: مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: حیات القلوب جلد سوم ص 2 ملا مجلسی مطبوعہ تہران)

عقیدہ: بارہ امام حضور ﷺ کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء کے اُستاد ہیں۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: مجموعہ مجالس ص 29 صفدر ڈوگر اسر گودھا)

عقیدہ: حضرت ابوبکر وعمر وعثمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت ترک کر دینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: اصولِ کافی جلد اول حدیث 43 ص 420 مطبوعہ تہران طبع جدید)

عقیدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے بے حیا اور بے غیرت تھے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: نور الایمان ص 75 امامیہ کتب خانہ لاہور)

عقیدہ: حضرت ابوبکر وعمر وعثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: حقیقت فقہ حنفیہ ص 72 غلام حسین نجفی)

عقیدہ: حضور ﷺ کی وفات کے بعد تین صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: روزۂ کافی جلد 8 ص 245 حدیث 341)

عقیدہ: حضرت عباس اور حضرت عقیل ذلیل النفس اور کمزور ایمان والے تھے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: حیات القلوب جلد 2 ص 618 مطبوعہ تہران طبع جدید)

عقیدہ: معاویہ کی ماں کے چار یار تھے اسلئے سنّی چار یار کا نعرہ لگاتے ہیں۔

(خصائل معاویہ ص 34 مصنف: غلام حسین نجفی لاہور)

عقیدہ: عائشہ طلحہ وزبیر واجب القتل تھے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب بغاوتِ بنوامیہ ومعاویہ ص 474 مصنف: غلام حسین نجفی)

عقیدہ: حضرت عائشہ کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ شریعت وشیعت ص 45 مصنف: عرفان حید رعابدی کرادی)

عقیدہ: حضور ﷺ کے ظاہر و باطن میں تضاد تھا۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ تفسیر عیاشی جلد 2 ص 101 از: محمد بن مسعود عیاشی)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے پیغام رسالت دیکر جبرائیل کو بھیجا کہ علی رضی اللہ عنہ کو پیغام رسالت دو لیکن جبرائیل بھول کر محمد ﷺ کو دے گئے۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ: انوار نعمانیہ ص 237 از: نعمت اللہ جبرائری)

عقیدہ: جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اسکا درجہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا اسکا درجہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے تین دفعہ کیا اسکا درجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے چار دفعہ متعہ کیا اسکا درجہ حضرت محمد ﷺ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: برہان متعہ ثواب متعہ ص 52)

عقیدہ: شیعہ مذہب کا کلمہ اسلامی کلمہ کے خلاف ہے شیعہ مذہب کا کلمہ یہ ہے۔

''لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل''

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول، یہی علی اللہ کے ولی اور رسول کے بلا فصل خلیفہ ہیں۔

یہ کفریات شیعہ مذہب کی کچھ کتابوں سے لئے ہیں ورنہ شیعہ مذہب کی کتب لاتعداد کفریات سے بھری ہوئی ہیں جن کو لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بہائی فرقے کے عقائد و نظریات

بہائی فرقہ کیونکر عالم وجود میں آیا

بہائی فرقہ نے شیعہ اثنا عشریہ سے جنم لیا۔

بہائی فرقہ کا بانی مرزا علی محمد شیرازی ۱۲۵۲ھ مطابق ۱۸۲۰ء ایران میں پیدا ہوا یہ اثنا عشری شیعہ سے تعلق رکھتا تھا مگر اثنا عشریوں کی حدود سے تجاوز کر گیا۔ اس نے اسماعیل فرقہ کے عقائد باطلہ اور فرقہ سبائیہ کا ایک معجون مرکب تیار کیا جسے اسلامی عقائد سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ امام مستور کا عقیدہ اثنا عشری شیعہ کے اساسی عقائد میں سے ہے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق بارہواں امام ''سُرّمن رائی'' کے شہر میں غائب ہو گیا تھا اور ابھی تک وہ اسکے منتظر ہیں۔ مرزا علی محمد بھی دیگر اثنا عشریہ کی طرح یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ اکثر اہل فارس جن میں یہ نوجوان (مرزا علی محمد) پروان چڑھا۔ اسی نظریہ کے حامل تھے اس نے اثنا عشری فرقہ کی حمایت میں بڑی غیرت کا ثبوت دیا۔ جس کے نتیجہ میں یہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ فن نفسیات سے اسے گہرا لگاؤ تھا یہ فلسفیانہ نظریات کے درس و مطالعہ میں بھی لگا رہتا۔ لوگوں کی حوصلہ افزائی کے صلہ میں مرزا علی محمد نے یہ دعویٰ کر دیا کہ وہ امامِ مستور کے علوم و فنون کا واحد عالِم بے بدل ہے اور اس کی طرف رخ کئے بغیر وہ علوم نہیں کیے جا سکتے اس لیے کہ شیعہ فرقہ کے قول کے مطابق دیگر ائمہ اثنا عشریہ کی طرح امام مستور ائمہ سابقین کی وصیت کی بناء پر قابل اتباع علوم کا جامع اور مصدر ہدایت و معرفت ہوتا ہے۔

اس مفروضہ کی بناء پر کہ مرزا علی ائمہ سابقین کے علوم کا حامل ہے اسے قابل محبت سمجھا جانے لگا اور بلا چون وچرا اس کی اطاعت کی جانے لگی۔ ایک کامل امام کی حیثیت حاصل ہو جانے پر مرزا علی محمد ایک متبوع عام قرار پائے اور بلا استثناء انکے جملہ اقوال کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

کچھ عرصہ گزارنے پر علی محمد غلو سے کام لینے لگا اور اس نظریہ کو مطلقاً نظر انداز کر دیا کہ وہ امام

مستور کے علوم کا ناقل ہے۔ اس نے مستقل مہدی ہونے کا دعویٰ کردیا جن کا ظہور غیوبت امام کے ایک ہزار سال بعد ہونے والا تھا۔ امام غائب ۲۶۰ھ میں نظروں سے اوجھل ہوئے تھے۔ مرزا نے اس سے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی داغ دیا کہ ذاتِ خداوندی اس میں حلول کر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مخلوقات کے سامنے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ آخری زمانہ میں موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کا ظہور اسکے ذریعہ ہوگا۔ اس نے نزول عیسیٰ کے عام عقیدہ سے تجاوز کر کے اس پر رجوع موسیٰ کا اضافہ کیا اور کہنے لگا کہ ان دونوں انبیاء کا ظہور اس کے توسط سے ہوگا۔

مرزا علی محمد کی شخصیت میں اتنی جاذبیت پائی جاتی تھی کہ لوگ اسکے بلند بانگ دعاوی کو بلاچون و چرا مان لیتے تھے۔ مگر علماء نے امامیہ ہوں یا غیر امامیہ یک زبان ہو کر اسکے خلاف آواز بلند کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسکے مزعومات ودعاوی قرآن کے پیش کردہ حقائق وعقائد کے سراسر منافی تھے۔ مرزا نے علماء کی مخالفت کی پرواہ نہ کی بلکہ انہیں منافق لالچی اور تملک پسند کہہ کر لوگوں کو ان سے متنفر کرنے لگا۔ بایں ہمہ لوگ اس کی باتوں کو سنتے اور بلاحجت وبرہان اس کی پیروی کا دم بھرتے رہے۔

بانی بہائیت کے عقائد واعمال

ان دعاوی باطلہ کے بعد مرزا علی محمد چند عقائد واعمال کا اعلان کرنے لگا۔ ہم ذیل میں وہ امور ذکر کرتے ہیں۔ اعتقادی امور یہ تھے۔

۱)......مرزا علی محمد روز آخرت اور بعد از حساب دخولِ جنت وجہنم پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ روز آخرت سے ایک جدید روحانی زندگی کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہے۔

۲)......وہ بالفعل ذاتِ خداوندی کے اس میں حلول کر آنے پر اعتقاد رکھتا تھا۔

۳)......رسالت محمدی اس کے نزدیک آخری رسالت نہ تھی۔ وہ کہتا تھا کہ ذاتِ باری مجھ میں حال ہے اور میرے بعد آنے والوں میں بھی حلول کرتی رہے گی۔ گویا حلول الوہیت کو وہ اپنے لیے مخصوص نہیں ٹھہراتا تھا۔

۴)......وہ کچھ مرکب حروف ذکر کر کے ہر حرف کے عدد نکالتا اور اعداد کے مجموعہ سے عجیب وغریب

نتائج اخذ کرتا تھا۔ وہ ہندسوں کی تاثیر کا قائل تھا۔ انیس کا ہندسہ اس کے نزدیک خصوصی مرتبہ کا حامل تھا۔

۵)......اس کا دعویٰ تھا کہ وہ تمام انبیاء سابقین کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ مجموعہ رسالت ہے اور اس اعتبار سے مجموعہ ادیان بھی۔

بنابریں بہائی فرقہ یہودیت نصرانیت اور اسلام کا معجونِ مرکب ہے اور ان میں کوئی حدِ فاصل نہیں پائی جاتی۔

مرزا نے اسلامی احکام میں تبدیلی پیدا کر کے عجیب وغریب قسم کے عملی امور مرتب کیے تھے۔ وہ عملی امور حسب ذیل ہیں۔

۱)......عورت میراث کے امور میں مرد کے برابر ہے۔ یہ آیت قرآنی کا صریح انکار ہے جو موجب کفر ہے۔

۲)......وہ بنی نوع انسان کی مساوات مطلقہ کا قائل تھا۔ اس کی نگاہ میں جنس ونسل دین ومذہب اور جسمانی رنگت موجب امتیاز نہیں ہے یہ بات اسلامی حقائق سے میل کھاتی ہے اور ان کے منافی نہیں۔

علی محمد باب کے اتباع وتلامذہ

یہ افکار وآراء مرزا نے اپنی تحریر کردہ تصنیف میں جمع کر دیے تھے۔ جس کا نام البیان ہے۔ بحیثیت مجموعی ان کے جملہ افکار عقائد اسلام سے اعراض وانحراف بلکہ انکار پر مبنی تھے۔ اس نے حلول کے نظریہ کو از سر نو زندہ کیا۔ جسے عبداللہ بن سبا نے حضرت علی کے لیے گھڑا تھا اور جو صریح کفر ہے۔ انہی وجوہات کے پیش نظر حکومت اس کے خلاف ہوگئی اور مرزا علی محمد اور اسکے اتباع کو ادھر اُدھر بھگا دیا۔ مرزا ۱۸۵۰ء میں صرف تیس سال کی عمر میں راہی ملک عدم ہوا۔

مرزا علی نے اپنی نیابت کیلئے اپنے دو مریدان باصفا کو منتخب کیا تھا۔ ایک صبح ازل نامی اور دوسرا بہاء اللہ۔ ان دونوں کو فارس سے نکال دیا گیا تھا۔ صبح ازل قبرص میں سکونت پذیر ہوا اور بہاء اللہ نے آدرنہ کو اپنا مسکن ٹھہرایا۔ صبح ازل کے پیرو بہت کم تھے۔ اس کے مقابلہ میں بہاء اللہ کا حلقہ ارادت خاصا وسیع تھا۔ بعد ازاں اس مذہب کو بہاء اللہ کی طرف منسوب کر کے بہائی کہنے لگے اس فرقہ کو بانی

وموسس کی جانب منسوب کر کے بابی بھی کہا جاتا ہے۔ مرزا علی محمد نے اپنے لیے ''باب'' کا لقب تجویز کیا تھا۔

صبح ازل اور بہاء اللہ میں نقطۂ اختلاف یہ تھا کہ اول الذکر بابی و بہائی مذہب کو اسی طرح چھوڑ دینا چاہتا تھا جیسے اس کے بانی نے اسے منظم کیا تھا۔ اس کا کام صرف تبلیغ و اشاعت تھا۔ بخلاف ازیں بہاء اللہ نے مرزا کی طرح بہت سی اختراعات کیں۔ وہ بھی مرزا کی طرح حلول کا قائل تھا اور اپنے آپ کو مظہر الوہیت قرار دیتا تھا۔

وہ کہا کرتا تھا کہ مرزا علی محمد نے میرے متعلق بشارت دی تھی۔ مرزا کا وجود میرے لیے تمہید کا حکم رکھتا تھا جس طرح نصاریٰ کی نظر میں حضرت یحییٰ علیہ السلام ظہور مسیح کا پیش خیمہ تھا۔

مشہور مستشرق گولڈ زیہر اپنی کتاب ''العقیدہ والشریعہ'' میں لکھتے ہیں بہاء اللہ کی شخصیت میں روح الٰہی کا ظہور ہوا تا کہ اس عظیم کام کی تکمیل کی جائے۔ جسے بہائیت کا بانی تشنۂ تکمیل چھوڑ گیا تھا۔ بنا بریں بہاء اللہ کا منصب و مقام باب کی نسبت رفیع تر ہے اس لیے کہ باب بہاء اللہ کی ذات سے قائم ہے اور بہاء اللہ اس کو قائم رکھنے والا ہے بہاء اللہ اپنے آپ کو ذات الٰہی کا مظہر قرار دیتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ وہ ذات باری کے حسن و جمال کی جلوہ گاہ ہے اور اسکے محاسن شیشہ کی طرح ذات بہاء اللہ میں ضوفشاں ہیں۔ بہاء اللہ کی شخصیت بذات خود وہ جمال اللہ، ہے جو ارض و جمادات میں یوں تاباں و درخشاں ہے جیسے عمدہ قسم کے پتھر کو پالش کیا جائے تو وہ تابانی کے جوہر دکھاتا ہے۔ بہاء اللہ وہ عظیم شخصیت ہے جس کا ظہور اس جوہر (مرزا علی محمد) سے ہوا۔ اس جوہر کی معرفت بہاء اللہ کے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتی۔ بہاء اللہ کے پیرو اسے فوق البشر تصور کرتے اور اسے اکثر صفات الٰہی کا مجموعہ قرار دیتے تھے۔ (العقیدة والشریعہ ص ۲۴۴ ترجمہ محمد یوسف عبدالعزیز عبدالحق علی حسن عبدالقادر)

بہاء اللہ کے افکار و عقائد

جس طرح عوام کالانعام شخص پرستی کے عادی ہوتے ہیں۔ اسی طرح بہاء اللہ کے پیرو بھی اسی جرم کے مرتکب تھے۔ بعد ازاں بہاء اللہ اور صبح ازل کے اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی چلی گئی۔ یہ

دونوں قریب قریب رہتے تھے۔ایک آدرنہ میں قیام پذیر تھا اور دوسرا قبرص میں۔ چنانچہ دولت ترکیہ نے بہاء اللہ کو عکا کی طرف ملک بدر کر دیا جہاں اس نے اپنے مشرکانہ عقائد کو مدون کرنے کا بیڑا اٹھا یا۔اس نے قرآن کریم کے خلاف بہت کچھ لکھا اور اپنے استاد کی مرتب کردہ کتاب البیان کی تردید پر قلم اٹھایا۔ بہاء اللہ نے عربی و فارسی دونوں زبانوں کو تعبیر و بیان کا ذریعہ بنایا۔اس کی مشہور ترین تصنیف ''الاقدس'' ہے جس کے متعلق اس کا دعویٰ تھا کہ وہ وحی الٰہی پر مبنی اور ذاتِ خداوندی کی طرح قدیم ہے۔وہ اعلانیہ کہا کرتا تھا کہ اس کی تصنیفات جملہ علوم کی جامع نہیں بلکہ اس نے بہت سے علوم کو اپنے برگزیدہ اصحاب کے لئے الگ محفوظ کر رکھا ہے۔اس لیے کہ دوسرے لوگ ان باطنی علوم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

بہاء اللہ کا دعویٰ تھا کہ جس مذہب کی وہ دعوت دے رہا ہے وہ اسلام سے الگ ایک جداگانہ مسلک کی حیثیت رکھتا ہے۔یہ بات بہاء اللہ اور اس کے استاد میں مابہ الامتیاز ہے۔اس کے استاد مرزا علی محمد کا دعویٰ تھا کہ وہ اپنے افکار سے اسلام کی تجدید و احیاء کر رہا ہے اور وہ اسلام کے دائرہ سے خارج نہیں ہے۔وہ بزعم خود اسلام کو ایک جدید مذہب قرار دیتا تھا اور اسکی اصلاح کا مدعی تھا۔ بخلاف ازیں بہاء اللہ اپنے مذہب کو دین اسلام سے ایک الگ مذہب تصور کرتا تھا۔یہ کہہ کر اس نے دین اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسے اپنے مزعومات باطلہ کی آلودگی سے پاک رکھا۔ بہاء اللہ اپنے مذہب کو بین الاقوامی حیثیت دیتا اور اس بات کا دعویٰ دار تھا کہ یہ مذہب جمیع ادیان و مذاہب کا جامع اور سب اقوام کے لیے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔وہ وطن پرستی کے خلاف تھا اور کہا کرتا تھا کہ زمین سب کی ہے اور وطن سب کا ہے۔

چونکہ بہاء اللہ اپنے مذہب کو بین الاقوامی مذہب سمجھتا اور مظہر الٰہی ہونے کا دعویٰ دار تھا۔اس لیے اس نے مشرق و مغرب کے سلاطین و حکام کو تبلیغی خطوط ارسال کیے اور ان میں یہ دعویٰ کیا کہ ذات الٰہی اس میں حلول کر آتی ہے وہ قرآنی اجزاء کی طرح اپنی تحریروں کو سور (سورت کی جمع) کہا کرتا تھا۔اسے غیب دانی کا بھی دعویٰ تھا۔وہ مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والی پیش گوئیاں بھی کیا

کرتا تھا۔ اتفاق سے بعض باتیں درست ثابت ہو جاتیں مثلاً اس نے پیش گوئی کی تھی کہ نپولین سوم کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ چار سال کے بعد یہ پیشنگوئی پوری ہوگئی۔ اس پیشنگوئی کے ظہور سے اس کے پیروؤں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوا۔ بہاء اللہ نے ہوشیاری سے کام لے کر زوال حکومت کی کوئی تاریخ متعین نہیں کی تھی۔ ممکن ہے اس نے سیاسی بصیرت کی بناء پر یہ بھانپ لیا ہو کہ یہ حکومت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ مگر یہ دعویٰ کسی شخص نے بھی نہیں کیا کہ بہاء اللہ کی سب پیشنگوئیاں حرف بحرف صحیح ثابت ہوئیں۔ یہاں تک کہ اس کے بڑے سرگرم پیروکار بھی یہ دعویٰ نہ کر سکے۔

بہاء اللہ اپنی دعوت کو پھیلانے کیلئے اپنے اتباع کو ترغیب دلایا کرتا تھا کہ وہ دوسری زبانیں سیکھیں۔

بہاء اللہ کی دعوت کے خصوصی خدوخال

بہاء اللہ کی دعوت کے خصوصی نکات یہ تھے

ا۔ بہاء اللہ نے تمام اسلامی قواعد وضوابط کو ترک کر دیا تھا۔ بنابریں اس کا مذہب اسلام سے قطعی طور پر بے تعلق تھا۔ یہ بات بہاء اللہ اور اسکے استاد مرزا علی محمد میں مابہ الامتیاز ہے۔

۲۔ وہ انسانوں کے رنگ ونسل اور ادیان و مذاہب کے اعتبار سے مختلف ہونے کے باوجود ان کی مساوات کا قائل تھا۔ مساوات بنی آدم کا نظریہ اس کی تعلیمات میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ تعصب واختلافات سے پُر کائنات عالم میں بہاء اللہ کا یہ نظریہ بڑا جاذب نظر تھا۔

۳۔ بہاء اللہ نے عائلی نظام مرتب کیا اور اس میں اسلام کے بنیادی قوانین کی خلاف ورزی کی۔ چنانچہ وہ تعدد ازواج سے روکتا تھا اور شاذ و نادر حالات میں اس کی اجازت دیتا تھا۔ بصورت اجازت بھی وہ دو بیویوں سے تجاوز نہیں کرنے دیتا تھا۔ طلاق کی اجازت وہ ناگزیر حالات میں دیتا تھا۔ اس کے یہاں مطلقہ کے لیے کوئی عدت مقرر نہ تھی بلکہ طلاق کے بعد وہ فی الفور نکاح کر سکتی تھی۔

۴۔ نماز باجماعت منسوخ کر دی۔ صرف نماز جنازہ میں جماعت کی اجازت تھی۔

۵۔ وہ خانہ کعبہ کو قبلہ قرار نہیں دیتا تھا بلکہ اس کا اپنا سکونتی مکان قبلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ چونکہ وہ حلول باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھتا تھا لہٰذا قبلہ وہی جگہ ہونا چاہیے جہاں خدا کی ذات حال ہو اور وہ بزعم خویش بہاء اللہ کا مکان تھا۔ جب بہاء اللہ اپنی سکونت تبدیل کر لیتا تو بہائی بھی اپنا قبلہ تبدیل کر لیا کرتے تھے۔

۶۔ بہاء اللہ نے اسلام کی پیش کردہ طہارت جسمانی وروحانی کو بحال رکھا تھا بنا بریں وہ وضو اور غسل جنابت کا قائل تھا۔

۷۔ بہاء اللہ نے حلال وحرام سے متعلق جملہ احکام اسلامی کو نظر انداز کر دیا اور اس ضمن میں عقل انسانی کو حاکم تصور کرنے لگا۔ اگر حق کی توفیق شامل حال ہوتی تو اسے معلوم ہوتا کہ اسلام کی حلال کردہ اشیاء عقل کے نزدیک بھی حلال ہیں اور محرمات کے حق میں عقل بھی حرمت کا فیصلہ صادر کرتی ہے۔ اس ضمن میں ایک اعرابی کا واقعہ ذکر کرنے کے قابل ہے۔ اس سے جب پوچھا گیا کہ تم محمد ﷺ پر کیوں کر ایمان لائے۔

اس نے جواباً کہا میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس میں محمد ﷺ اس کو انجام دینے کا حکم صادر کریں اور عقلِ انسانی کہے کہ ایسا نہ کر۔ اور نہ کوئی ایسا معاملہ میری نگاہ سے گزرا کہ عقل منع کرے اور آپ وہ کام کرنے کا حکم دیں اگر بہاء اللہ اس اعرابی کی بات پر غور کرتا تو حقیقت کو پالیتا۔ مگر اسکا مقصد صرف تخریب تھا۔ ظاہر ہے کہ تخریب کے لیے صرف پھاوڑ مطلوب ہے جو ہر چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔

۸۔ اگرچہ بہاء اللہ اور اس کا استاد مرزا علی محمد انسانی مساوات کے قائل تھے۔ مگر جمہوریت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ کو معزول کرنا ان کے نزدیک جائز نہ تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطان کو معزول کرنا ان کے نظریات سے میل نہیں کھاتا تھا۔ ان کے مذہبی نظریات کی اساس یہ تھی کہ ذاتِ باری انسانوں میں حلول کر آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اندریں صورت انسانوں کی تقدیس کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان میں حال نہ بھی ہو اس لیے کہ ان میں حلول کا امکان ہوتا ہے۔ بنا

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بریں تقدیس سلاطین کا نظریہ ان کی عقل ومنطق کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔

تقدیس سلطان کے باوجود بہاء اللہ علماء کی فضیلت وعظمت کو تسلیم نہیں کرتا تھا بلکہ اس کا استاد مرزا علی محمد ان علماء کے خلاف جنگ آزما رہا جو اس کے نظریات کا ابطال کرتے تھے۔ اسی طرح بہاء اللہ بھی علمی اجارہ داری کے خلاف معرکہ آراء رہا۔ خواہ وہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہو یا یہود ونصاریٰ میں۔

بہاء اللہ کا جانشین عباس آفندی

۹۔ بہاء اللہ کا اقتدار ۱۶ مئی ۱۸۹۲ء کو اس کی موت کے ساتھ ختم ہوگیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عباس آفندی جسے عبدالبہا یا غصنِ اعظم (بڑی شاخ) بھی کہتے تھے اس کا نائب قرار پایا۔ چونکہ سب عقیدت مند بہاء اللہ سے خلوص رکھتے تھے اس لیے کوئی بھی بہاء اللہ کا خلیفہ بننے میں اس کا مزاحم نہ ہوا۔ عباس آفندی مغربی تہذیب وتمدن سے پوری طرح باخبر تھا۔ اس لیے اسنے اپنے والد کے افکار کو مغربی طریق فکر ونظر میں ڈھال دیا۔ اسنے حلول کے عقیدہ کو اپنے مذہب سے خارج کردیا۔ مغربی تہذیب وثقافت کے زیر اثر اس نے یہود ونصاریٰ کی مقدس کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ (بہائی مذہب کی تدریجی ترقی کی داستان بڑی عجیب ہے) اس مذہب کے اولین بانی نے اسلام کی تجدید واصلاح کے نام سے اسکی تعلیمات کا بیڑا اٹھایا تھا۔ جب اسکا نائب بہاء اللہ مسند نشین اقتدار ہوا تو اس نے جملہ تعلیمات اسلامی کا انکار کرکے اپنے استاد کے مشن کی تکمیل کردی۔ جب تیسرے گدی نشین نے مسند سنبھالی تو اسنے اصولِ اسلامی کے انکار پر ہی بس نہ کی بلکہ قرآن کریم کی بجائے کتب یہود ونصاریٰ کی جانب متوجہ ہوا اور ان سے اخذ واستفادہ کرنے لگا۔

یہود ونصاریٰ میں بہائیت کی اشاعت

۱۰۔ اسی کے زیر اثر یہ مذہب یہود ونصاریٰ اور مجوس میں پھیلنے لگا اور ان مذاہب کے لوگ جوق در جوق بہائیت میں داخل ہونے لگے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ جب عباس آفندی اور اس کا والد بہاء اللہ مسلمانوں سے مایوس ہوگئے تو انہوں نے اپنی توجہ دیگر مذاہب والوں کی طرف منعطف کرنا شروع کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرزمین فارس اور اس کے قریب وجوار میں یہود ونصاریٰ کثرت سے

بہائیت کے حلقہ بگوش ہو گئے انہوں نے بلاد ترکستان میں عمارتیں تعمیر کر رکھی تھیں جہاں اجلاس منعقد کیا کرتے تھے یہ مذہب یورپ وامریکہ میں بڑی تیزی سے پھیلنے لگا اور بہت سے لوگ ان کے دامِ تزویر میں پھنس گئے۔

مشہور کتاب ''العقیدۃ والشریعۃ'' کا مصنف لکھتا ہے:

''بہاء اللہ نے محسوس کیا کہ یورپ وامریکہ کے بعض لوگ بڑے جوش وخروش سے بہائیت اختیار کرتے جارہے تھے۔ یہاں تک کہ عیسائیوں میں بھی ان کے حلقہ بگوش پیدا ہو گئے۔ امریکہ میں جن ادبی انجمنوں کا قیام عمل میں آیا وہ بہائیت کے اصول وضوابط کے استحکام میں ممدومعاون ہوتی تھیں۔ امریکہ سے ۱۹۱۰ء میں ایک مجلّہ ''نجم الغرب'' نامی نکلنا شروع ہوا۔ جس کے سال بھر میں انیس شمارے شائع ہوا کرتے تھے انیس کے عدد کی وجہ تخصیص یہ تھی کہ یہ ہندسہ ان کے یہاں بڑا موثر تھا۔ بہائی یوں بھی اعداد کی قوت تاثیر کے قائل تھے جیسا کہ ہم مرزا علی محمد کا حال بیان کرتے وقت تحریر کر آئے ہیں''۔

مصنف مذکور مزید لکھتا ہے:

''بہائیت اضلاع متحدہ امریکہ کے دور افتادہ علاقوں میں پھیل گئی اور شکاگو میں ایک مرکز بھی قائم کر لیا''۔ (العقیدۃ والشریعۃ ص ۲۵۰)

بہائی فرقہ والوں نے عیسائیوں کو ورغلانے کے لیے ان کی کتابوں سے استدلال کرنا شروع کیا اور یہ دعویٰ کھڑا کر دیا کہ عہد نامہ قدیم وجدید میں بہاء اللہ اور اس کے بیٹے کی بشارت موجود ہے۔

گولڈزیہر اس ضمن میں لکھتا ہے:

''عباس آفندی کے ظہور سے بہائی مذہب نے تورات وانجیل سے مدد لے کر ایک نیا قالب اختیار کیا۔ تورات وانجیل میں عباس آفندی کے ظہور کی خبر دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ وہ امیر ورئیس ہوگا۔ اور عجیب وغریب القاب سے ملقب ہوگا۔ یہ ذکر کتاب اشعیاء کے انیسویں باب کی آیت نمبر ٦ میں مذکور ہے۔ اس میں مرقوم ہے:

''ہمارے یہاں ایک لڑکا (بہاء اللہ) پیدا ہوگا جس کے گھر میں ایک بچہ جنم لے گا۔ جو بڑا نام پائے گا۔ اسے بڑے القاب و آداب سے یاد کیا جائے گا اور رئیس الاسلام کے نام سے پکارا جائے گا۔''
(العقیدۃ والشریعۃ)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ''بہائی'' فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے اس فرقے کے باطل عقائد میں سب سے زیادہ باطل عقیدہ یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا انسان میں حلول کرتا ہے۔ اس کے بعد نماز و زکوٰۃ کا انکار کرنا اور روزہ، حج و جہاد کو ساقط قرار دینا ہے۔

کیا یہ لوگ مسلمان کہلانے کے اور اسلام کی چاہت کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں؟

☆☆☆☆☆

شیعہ فرقے

غالی شیعہ اور ان کے فرقہ جات

غالی شیعہ نے حضرت علی کو الوہیت کے مرتبہ پر فائز کر دیا تھا۔ بعض ان کو نبی مانتے تھے اور آنحضور ﷺ سے بھی افضل قرار دیتے تھے۔ اب ہم ان غالی شیعہ کا حال بیان کریں گے جو اس مبالغہ آمیزی کی بدولت دائرہ اسلام سے نکل گئے تھے اور موجودہ شیعہ ان کو اپنے میں شمار نہیں کرتے۔ ہم بھی ان کو خارج از اسلام تصور کرتے ہیں۔

1۔ فرقہ سبائیہ

یہ عبداللہ بن سبا کے متبع تھے۔ عبداللہ حیرہ کے رہنے والے یہود میں سے تھا۔ اس کی ماں ایک سیاہ فام باندی تھی۔ اسی لیے اسے ابن السوداء (سیاہ فام عورت کا بیٹا) کہہ کر پکارتے تھے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ حضرت عثمان اور انکے حکام کے شدید مخالفین میں سے تھا۔

عبداللہ بن سبا نے حضرت علی کے متعلق مسلمانوں میں اپنے شرارت آمیز اور گمراہ کن خیالات پھیلانا شروع کر دیئے۔ وہ کہا کرتا تھا میں نے تورات میں دیکھا کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ محمد ﷺ کے وصی تھے جس طرح نبی کریم افضل الانبیاء تھے اسی طرح حضرت علی افضل الاوصیاء تھے۔ محمد ﷺ دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں تشریف لائیں گے۔ وہ کہا کرتا تھا میں حیران ہوں کہ لوگ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مگر آنحضور ﷺ کی رجعت کو تسلیم نہیں کرتے۔ پھر رفتہ رفتہ الوہیت علی کا پرچار کرنے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو اسے قتل کرنے کے درپے ہوئے۔ مگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روک دیا۔ اگر آپ نے اسے ختم کر دیا تو آپ کے متبعین میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ حالانکہ آپ اہل شام سے جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے مدائن کی طرف ملک بدر کر دیا۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی تو ابن سبا نے لوگوں کے حب علی سے ناجائز فائدہ

اٹھایا اور آپ کی عدم موجودگی کو نہایت الم ناک انداز میں پیش کرنے لگا۔ آپ کی موت کے بارے میں طرح طرح کی افسانہ طرازیاں شروع کیں۔ کہنے لگا حضرت علی قتل نہیں ہوئے بلکہ مقتول ایک شیطان تھا جو آپ کی صورت میں متشکل تھا۔ حضرت علی حضرت عیسیٰ کی طرح آسمان پر چڑھ گئے ہیں ۔ جس طرح یہود و نصاریٰ نے جھوٹ موٹ حضرت عیسیٰ کو قتل کرنے کا دعویٰ کیا تھا اسی طرح خوارج نے قتلِ علی کا ڈھونگ رچایا۔ یہود و نصاریٰ نے ایک شخص کو مصلوب ہوتے دیکھا تھا اور اسے حضرت عیسیٰ سمجھے۔ حضرت علی کے قتل کے دعویٰ داروں نے بھی ایک شخص کو قتل ہوتے دیکھا جو حضرت علی کا ہم شکل تھا تو انہوں نے خیال کیا یہ حضرت علی ہیں حالانکہ آپ آسمان پر تشریف لے جا چکے ہیں۔ وہ کہا کرتا تھا بادل سے جو کڑک کی آواز آتی ہے یہ حضرت علی کی آواز ہے اور بجلی آپ کی مسکراہٹ ہے۔ اس فرقہ کے لوگ جب بادل کی آواز سنتے تو کہتے "السلام عليك يا امير المومنين"۔

عمر بن شرجیل راوی ہیں کہ ابن سباء سے کہا گیا حضرت علی شہادت پا گئے۔ وہ بولا اگر تم آپ کے سر کے مغز کو کسی تھیلی میں بند کر کے لاؤ تو بھی میں آپ کی موت کو تسلیم نہیں کروں گا جب تک کہ آپ آسمان سے نازل ہو کر سب دنیا کے مالک نہ بن جائیں۔ (الفرق بین الفرق از عبدالقادر بغدادی)

اس فرقہ کے بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ذات باری تعالیٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ میں حلول کر آئی ہے۔ دیگر ائمہ کے بارے میں بھی وہ یہی اعتقاد رکھتے تھے۔ یہ عقیدہ بعض قدیم مذاہب سے ہم آہنگ ہے۔ جو کہتے تھے کہ خداوند تعالیٰ بعض انسانوں میں حلول کر آتے تھے۔ اس فرقہ کے لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ روح خداوند تعالیٰ باری باری اماموں میں داخل ہوتی ہے قدیم مصری بھی فراعنہ کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ (معاذ اللہ)

فرقہ سبائیہ کے بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجسّم ہو کر علی کی شکل میں نازل ہو گیا ہے۔ وہ حضرت علی کو خدا تصور کرتے تھے۔ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ حضرت علی نے ان کو نذر آتش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

2۔غرابیہ

یہ بھی شیعہ کا ایک غالی فرقہ ہے۔ یہ سابق الذکر فرقہ کی طرح حضرت علی کی الوہیت کے قائل نہیں تھے۔ مگر حضرت علی کو تقریباً آنحضور سے افضل قرار دیتے تھے۔ یہ اس زعم باطل کا شکار تھے کہ نبی دراصل حضرت علی تھے۔ مگر جبریل غلطی سے محمد ﷺ پر نازل ہو گیا۔ ان کو غرابیہ (غراب کوّے کو کہتے ہیں) ان کے اس قول کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے اس طرح مشابہ ہیں جیسے ایک کوّا دوسرے کوّے کا ہم شکل ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

علماء نے انکے اس لغو عقیدہ کی تردید میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ محدث ابن حزم نے اپنی کتاب الفصل میں اس بے بنیاد عقیدہ کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیں۔ دراصل یہ عقیدہ تاریخی جہالت اور حقائق سے بے خبری کا عجیب نمونہ ہے۔ آنحضور ﷺ کی بعثت کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف نو سال کے بچے تھے اور نبوت و رسالت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل نہ تھے۔ بلکہ اس عمر میں تو بچہ شرعی احکام سے مکلف بھی نہیں ہوتا چہ جائیکہ اس پر تبلیغ احکام کی ذمہ داری ڈالی جائے۔ واقعات سے نابلد ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی جب بڑے ہوئے تو اس وقت بھی آپ کی شکل و صورت آنحضور ﷺ جیسی نہ تھی بلکہ دونوں کے خدوخال ایک دوسرے سے ممیّز تھے جیسا کہ کتب میں مذکور ہے۔

آنحضور اور حضرت علی کے پوری عمر کو پہنچ جانے کے بعد اگر ان کی جسمانی مماثلت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بعثت کے وقت بھی یہ مشابہت موجود ہو گی۔ ایک چالیس سالہ شخص اور نو سال کے بچے کی مشابہت و یگانت بڑی لغویات ہے پھر جبریل کیونکر ایک پورے مرد (نبی کریم) اور نو سالہ بچے (حضرت علی) میں امتیاز نہ کر سکے۔ پھر یہ معاملہ ایک کوّے کے دوسرے کوّے سے مشابہ ہونے کی طرح کیونکر ہوا۔

شیعہ سے خارج فرقے

متذکرۃ الصدر فرقے اور ان کے اشباہ و امثال اب شیعہ میں شمار نہیں کیے جاتے موجودہ شیعہ

ان کو غالی قرار دیتے تھے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اہل قبلہ بھی شمار کیے جانے کے لائق نہیں چہ جائیکہ انکو شیعہ تصور کیا جائے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اگر چہ تاریخ اسلام میں ان فرقوں کو شیعہ فرقوں میں شمار کیا گیا ہے۔ مگر اکثر شیعہ مصنفین نے ان سے اظہار برأت کیا ہے۔

3۔ فرقۂ کیسانیہ

یہ مختار بن عبید ثقفی کے پیروکار تھے۔ مختار پہلے خارجی تھا۔ پھر شیعہ کا لبادہ اوڑھ لیا جو حضرت علی کے حامی تھے۔ کیسانیہ کی نسبت کیسان کی طرف ہے۔ بعض کہتے ہیں مختار ہی کا نام کیسان تھا۔ بعض کی رائے میں کیسان حضرت علی کا آزاد کردہ غلام تھا بعض کے نزدیک آپ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے شاگرد کا نام ہے۔

یہ کوفہ میں اس وقت آیا جب مسلم بن عقیل حضرت حسین کی طرف سے کوفہ آئے تھے اس کا مقصد یہ تھا کہ عراق کے حالات معلوم کر کے حضرت حسین کو لکھے کہ لوگوں میں ان کی محبت کہاں تک پائی جاتی ہے۔ جب کوفہ کے امیر عبید اللہ بن زیاد کو مختار کی آمد کا علم ہوا تو اس نے بلا کر مختار کو پیٹا اور حضرت حسین کی شہادت تک اسے محبوس رکھا۔ پھر ابن زیاد کے بہنوئی عبداللہ بن عمر کی سفارش پر اسے اس شرط پر رہا کر دیا کہ وہ کوفہ سے نکل جائے مختار سے منقول ہے کہ اس نے کوفہ سے جاتے وقت کہا تھا:

میں شہید مظلوم مسلمانوں کے سردار نبیرہ رسول حضرت حسین کا انتقام لے کر رہوں گا۔ اور ان کے بدلہ میں اس قدر آدمیوں کو قتل کروں گا جتنے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے خون کے عوض مارے گئے تھے۔

مختار پھر ابن زبیرؓ سے مل گیا جو ان دنوں حجاز اور دیگر بلاد اسلام پر قابض ہو جانا چاہتے تھے اور اس شرط پر بیعت کی کہ خلیفہ ہونے پر اسے کوئی عہدہ دیں گے۔ چنانچہ اس نے عبداللہ بن زبیر سے مل کر اہل شام سے لڑائی کی اور یزید کی موت کے بعد کوفہ لوٹ آیا۔ اس وقت مسلمان انتشار کا شکار تھے۔ مختار لوگوں سے کہنے لگا میں حضرت حسین کے بھائی محمد بن حنفیہ کی طرف سے آیا ہوں اور حضرت

حسین کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔

محمد بن حنفیہ مہدی اور وصی ہیں۔ وہ لوگوں سے یوں مخاطب ہوا:

''مجھے وصی و مہدی نے تمہاری طرف امین اور وزیر بنا کر بھیجا ہے اور ملحدین کو قتل کرنے اہل بیت کے خون کا بدلہ لینے اور کمزوروں کی مدافعت کرنے کا حکم صادر کیا ہے''۔

مختار محمد بن حنفیہ کے نام کی دعوت دینے لگا کیونکہ وہی حضرت حسین کے خون کے وارث تھے۔ محمد بن حنفیہ بڑے جلیل القدر تھے۔ لوگ ان سے بے پناہ محبت کرتے اور آپ کے علم و فضل کے مداح تھے۔ آپ بہت اچھے عالم دین صاحب فکر و نظر اور نتائج و عواقب میں بڑے صائب الرائے تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت علی نے آپ کو ہونے والی جنگوں کے حالات بتا دیے تھے۔

محمد بن حنفیہ کو جب مختار کی بدنیتی اور اسکے اوہام وا کاذیب کا پتہ چلا تو بھلم کھلا مختار سے اظہار بیزاری کیا۔ لیکن برأت کے باوجود بھی بعض شیعہ مختار کی اطاعت کا دم بھرتے تھے کیونکہ ان میں حضرت حسین کا انتقام لینے کا جذبہ کارفرما تھا۔ مختار عربی کاہنوں کا پارٹ بھی ادا کیا کرتا اور ان کی طرح مسجع و مقفیٰ عبارت بولتا۔ وہ آئندہ زمانہ کی باتیں جاننے کا بھی دعویٰ دار تھا۔

چنانچہ اس سے یہ فقرے منقول ہیں:

اما ورب البحار والنخيل والا شجار والمهامة القفار والملائكة الابرار لاقتلن كل جبار بكل لدن خطار ومهند بقنطار.

ترجمہ: اس ذات کی قسم جو سمندروں، کھجور کے درختوں عام درختوں جنگلوں اور فرشتوں کی مالک ہے۔ میں لچکدار نیزے اور شمشیر خاراشگاف سے تمام بغاوت پیشہ لوگوں کو موت کی نیند سلا دوں گا۔

حتى اذا تمت عمود الدين وزايلت شعب صدع المسلمين وسقيت صدور المؤمنين لم يكبر على زوال الدنيا ولم احفل بالموت اذا اتى.

ترجمہ: جب میں دین کو درست کرلوں گا۔ مسلمانوں کی خامیوں کی اصلاح ہوجائے گی اور میں مومنوں کے سینوں کی پیاس بجھالوں تو دنیا کے زوال کی میرے نزدیک کوئی قیمت نہ ہوگی نہ مجھے

موت کی پرواہ ہوگی وہ جب چاہے آجائے۔

مختار کی موت

مختار قاتلان حسین سے نبرد آزما ہوا اور انہیں بے دریغ قتل کرتا رہا۔شہادت حسین میں شرکت کرنے والوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر موت کے گھاٹ اتارا۔شیعہ اسے بہت چاہنے لگے انہوں نے ہالہ کی طرح مختار کو گھیر لیا اور ہر جگہ اس کا ساتھ دینے لگے۔لیکن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بھائی مصعب رضی اللہ عنہ کی لڑائی مین مختار مارا گیا۔مختار نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا جس کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔

فرقہ کیسانیہ کے عقائد

کیسانیہ فرقہ سبائیہ کی طرح الوہیت ائمہ کا عقیدہ نہیں رکھتے۔بلکہ ان کے عقیدہ کی اساس یہ ہے کہ:

۱)۔امام ایک مقدس انسان ہوتا ہے جس کی وہ اطاعت کرتے اس کے علم وفضل پر پورا بھروسہ کرتے ہیں اور علم الٰہی کا نشان ہونے کے اعتبار سے اسے گناہوں سے معصوم سمجھتے ہیں۔

۲)۔کیسانیہ بھی سبائیہ شیعوں کی طرح رجعت امام کا اعتقاد رکھتے ہیں۔وہ امام ان کے خیال مین حضرت علی حسن اور حسین کے بعد محمد بن حنفیہ ہیں۔بعض کہتے ہیں کہ فوت ہو چکے ہیں اور پھر واپس آئیں گے۔لیکن اکثر یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ رضوی نامی پہاڑ پر رہتے ہیں۔ان کے پاس شہد اور پانی رکھا ہے۔مشہور شاعر کثیر عزہ انہی میں سے تھا وہ کہتا ہے۔

الا ان الائمة من قریش

ولاة الحق اربعة سواء

بلاشبہ قریش کے امام اور حق وصداقت کے وارث صرف چار بزرگ ہیں

علی والثلاثة من بنیه   هم الاسباط لیس بهم خفاء

حضرت علی اور آپ کے تین صاحبزادے نبیرگان رسول ہیں ان میں کوئی پوشیدگی نہیں

فسبط سبط ایمان وبر　　و سبط غیبته کربلاء

ان میں سے ایک تو ایمان ونیکی والے تھے (حسن) اور دوسرے کو کربلا نے غائب کردیا

وسبط لایذوق الموت حتی　　یقود الخیل یتبعة اللواء

ان میں سے تیسرے اس وقت تک موت سے ہمکنار نہ ہونگے جب تک
وہ فوج کی سپہ سالاری کے فرائض انجام نہ دے لیں

تغیب لا یری عین زمان　　برضوی عنده عسل وماء

وہ (محمد بن حنفیہ) رضوی پہاڑ پر دنیا کی آنکھ سے اوجھل ہو گئے اور ان کے پاس شہد اور پانی رکھا ہے۔

۳)۔کیسانیہ ''بداء'' کا عقیدہ رکھتے ہیں مختار نے بداء کا عقیدہ اس لیے اختیار کیا کہ وہ ہونے والے واقعات کا دعویٰ کرتا ہے یا تو اس لیے کہ اس پر وحی نازل ہوتی تھی یا امام کے پیغام کی وجہ سے۔ وہ اپنے رفقاء سے جب کسی واقعہ کے حدوث وظہور کا وعدہ کرتا اور وہ اسی طرح ظہور پذیر ہو جاتا تو اسے وہ اپنے دعویٰ کی دلیل قرار دیتا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کہتا خدا نے اپنا ارادہ بدل لیا۔

۴)۔کیسانیہ تناسخ ازواح کے قائل ہیں یعنی روح کا ایک جسم سے نکل کر دوسرے میں حلول کرنا یہ عقیدہ ہندی فلسفہ سے ماخوذ ہے اہل ہنود کا قول ہے کہ انسان کو عذاب دینے کے لیے اس کی روح گھٹیا حیوان میں منتقل کردی جاتی ہے اور اجر وثواب کے لیے اعلیٰ حیوان میں وہ تناسخ ارواح کے عقیدہ کو مکمل طور پر تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ اس کا اطلاق صرف ائمہ پر کرتے تھے کسی اور پر نہیں۔

۵)۔کیسانیہ کا خیال ہے کہ ہر چیز کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے۔ ہر شخص کی ایک روح اور ہر نازل شدہ آیت کی ایک تفسیر وتاویل ہوتی ہے۔ اس کائنات ارضی کی ہر مثال ایک حقیقت رکھتی ہے۔ آفاق ارضی میں جو اسرار حکم پھیلے ہوئے ہیں وہ انسان کے وجود میں جمع ہیں۔ یہی وہ علم ہے جو حضرت علی نے اپنے لختِ جگر محمد بن حنفیہ کو سکھایا اور جس ہستی میں یہ سب علوم جمع ہوں وہی سچا امام ہے۔ (الملل والنحل شہرستانی)

کیسانیہ کے عقائد اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ وہ رسالت مآب کے متعلق ایسے خیالات کا

اظہار کرتے ہیں جن کا منصب رسالت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اولاد علی کی تعریف میں اس حد تک اغراق ومبالغہ سے کام لیتے ہیں کہ انہیں نبوت کے مرتبہ پر فائز کردیتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی تنزیہہ وتقدیس اور صفات کے بارے میں ان سے کوئی ایسا قول منقول نہیں جو ذاتِ باری کے شایانِ شان نہ ہو البتہ وہ بداء کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ انکے بعض عقائد میں فلسفیانہ افکار کی آمیزش بھی پائی جاتی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آفاق ارضی میں جو اسرار وحکم پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ انسان کے وجود میں جمع ہیں۔ یہی وہ علم ہے جو حضرت علی نے اپنے لختِ جگر محمد حنفیہ کو سکھایا۔ وہی حضرت علی کے بعد ان علوم کے وارث قرار پائے اور حضرت علی کی شخصیت ان میں حلول کر آئی۔ بلاد اسلامیہ میں کیسانیہ کے پیروکار کہیں بھی موجود نہیں جن کا ذکر کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

اسماعیلی (آغاخانی) فرقے کے عقائد

تعارف فرقہ آغاخانی

یہ بھی شیعہ فرقے کی ایک شاخ ہے سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی امامت تک یہ سب ایک تھے ان کے بعد اثنا عشریہ سے یہ فرقہ علیحدہ ہوگیا۔ یہ فرقہ سیدنا حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہا کی امامت کے معتقد ہوئے۔ چنانچہ ابوزہرہ مصری المذاہب الاسلام میں لکھتا ہے کہ ''فرقہ اسماعیلیہ امامیہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ مختلف اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اسماعیلیہ کسی حد تک جنوبی و وسطی افریقہ بلاد شام پاکستان اور زیادہ تر انڈیا میں آباد ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ برسر اقتدار بھی تھے۔ فاطمیہ مصر وشام اسماعیلی تھے۔ قرامطہ جو تاریخ کے ایک دور میں متعدد ممالک پر قابض ہوگئے تھے اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسماعیلیہ کا تعارف

یہ فرقہ اسماعیل بن جعفر کی طرف منسوب ہے۔ یہ ائمہ کے بارے میں امام جعفر صادق تک اثنا عشریہ کے ساتھ متفق ہیں۔ امام جعفر صادق کے بعد ان دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اثنا عشریہ کے نزدیک امام جعفر صادق کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ کاظم امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے برعکس اسماعیلیہ امام جعفر صادق کے بیٹے اسماعیل کو امام قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جعفر صادق کے بعد ان کے فرزند اسماعیل اپنے والد کی نص کی بناء پر امام ہوئے۔ اسماعیل گو اپنے والد سے قبل فوت ہوگئے مگر نص کا فائدہ یہ ہوا کہ امامت ان کے اخلاف میں موجود رہی۔ کیونکہ امام کی نص کو قابل عمل قرار دینا اس کو مہمل کر کے رکھ دینے سے بہتر ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ اقوال امام امامیہ کے یہاں شرعی نصوص کی طرح واجب التعمیل ہیں۔

اسماعیل سے منتقل ہو کر خلافت محمد المکتوم کو ملی یہ مستورائمہ میں سے اولین امام تھے امامیہ کے نزدیک امام مستور بھی ہوسکتا ہے اور اس کی اطاعت بھی ضروری ہوتی ہے محمد مکتوم کے بعد ان کے

بیٹے جعفر مصدق پھر ان کے بیٹے محمد حبیب کو امام قرار دیا گیا۔ یہ آخری مستور امام تھے۔ ان کے بعد عبداللہ مہدی ہوئے جس کو ملک المغرب بھی کہا جاتا ہے اس کے بعد ان کی اولاد مصر کی بادشاہ ہوئی اور یہی فاطمی کہلائے۔'' اس کے بعد کہا۔

اسماعیلیہ کی مختصر تاریخ

دوسرے فرقوں کی طرح شیعہ کا یہ فرقہ بھی سرزمین عراق میں پروان چڑھا اور دیگر فرقوں کی طرح وہاں تختہ مشق ظلم و ستم بنا انہیں فارس و خراسان اور دیگر اسلامی ممالک مثلاً ہندوترکستان کی طرف بھاگنا پڑا۔ وہاں جا کر ان کے عقائد میں قدیم فارسی افکار اور ہندی خیالات گڈمڈ ہو گئے اور ان میں عجیب و غریب خیالات کے لوگ پیدا ہونے لگے جو دین کے نام سے اپنی مقصد برآری کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد فرقے اسماعیلیہ کے نام سے موسوم ہو گئے بعض امور کے اندر محدود رہے اور بعض اسلام کے اساسی اصولوں کو ترک کر کے اسلام سے باہر نکل گئے۔

اسماعیلیہ فرقہ کے افراد ہندو برہموں۔ اشراقی فلاسفہ اور بدھ مت والوں سے ملے جلے۔ کلدانیوں اور ایرانیوں میں روحانیت اور کواکب و نجوم سے متعلق جو افکار پائے جاتے ہیں۔ وہ بھی اخذ کئے پھر ان مختلف النوع افکار و نظریات کا ایک معجون مرکب تیار کیا۔ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے بہت دور نکل گئے۔ بعض اسماعیلیہ نے صرف واجبی حد تک ان افکار سے استفادہ کیا اور اسلامی حقائق سے وابستہ رہنے کی کوشش کی۔ ان کے سب سے بڑے داعی باطنیہ تھے جو جمہور امت سے کٹ گئے تھے اور اہل سنت کے نظریات سے انہیں کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ جس قدر حقائق کو چھپاتے تھے اسی قدر عام مسلمانوں سے دور نکلتے جاتے تھے۔ ان کے جذبۂ اخفاء کا یہ عالم تھا کہ خطوط لکھتے وقت اپنا نام نہیں لکھتے تھے۔ مثال کے طور پر رسائل اخوان الصفاء باطنیہ کی کاوش قلم کا نتیجہ ہیں۔ یہ رسائل بڑے مفید علمی معلومات پر مشتمل ہیں اور ان میں بڑے عمیق فلسفہ پر خیال آرائی کی گئی ہے۔ مگر یہ نہیں پتہ چلتا کہ کن علماء نے ان کی تسوید تحریر میں حصہ لیا۔ یہ فرقہ کئی فرقوں اور ناموں سے ہر دور میں موجزن رہا ابوزہرہ مذکورہ بالا تقریر لکھ کر اسماعیلیہ کا باطنیہ کے نام کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں کہ۔

اسماعیلیہ کو باطنیہ کے نام سے موسوم کرنے کی وجوہات

اسماعیلیہ کو باطنیہ یا باطنین بھی کہتے ہیں۔ اسماعیلیہ کو یہ لقب اس لئے ملا کہ یہ اپنے معتقدات کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔ اسماعیلیہ میں اخفاء کا رجحان پہلے پہل جور وستم کے ڈر سے پیدا ہوا اور پھر ان کی عادت ثانیہ بن گئی۔

اسماعیلیہ کے ایک فرقہ کو حشاشین (بھنگ نوش) بھی کہتے ہیں جن کی کرتوتوں کا انکشاف صلیبی جنگوں اور حملہ تاتار کے آغاز میں ہوا۔ اس فرقہ کے اعمال قبیحہ کی بدولت اس دور میں اسلام اور مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا۔

ان کو باطنیہ کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اکثر حالات میں امام کو مستور مانتے ہیں۔ ان کی رائے میں مغرب میں انکی سلطنت کے قیام کے زمانہ تک امام مستور رہا۔ یہ حکومت پھر مصر منتقل ہوگئی۔

ان کو باطنیہ ان کے اس قول کی وجہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ شریعت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن لوگوں کو صرف ظواہر شریعت کا علم ہے۔ باطن کا علم صرف امام کو معلوم ہوتا ہے۔ اسی عقیدہ کے تحت باطنیہ الفاظ قرآن کی بڑی دور دراز کار تاویلیں کرتے ہیں۔ بعض نے تو عربی الفاظ کو بھی عجیب وغریب تاویلات کا جامہ پہنا دیا۔ ان تاویلات بعیدہ اور اسرار امام کو وہ علم باطن کا نام دیتے ہیں۔ ظاہر و باطن کے اس چکر میں اثنا عشریہ بھی باطنیہ کے ہمنوا ہیں۔ بہت سے صوفیاء نے بھی باطنی علم کا عقیدہ اسماعیلیہ سے اخذ کیا۔

بہر کیف اسماعیلیہ اپنے عقائد کو پس پردہ رکھنے کی کوشش کرتے اور مصلحت وقت کے تحت بعض افکار کو منکشف کرتے۔ باطنیہ کے اخفاء عقائد کا یہ عالم تھا کہ مشرق ومغرب میں برسر اقتدار ہونے کے دوران بھی وہ اپنے افکار وآراء کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

باطنیہ کے اصول اساسی

اعتدال پسند باطنیہ کے افکار وآراء دراصل تین امور پر مبنی تھے۔ ان سب میں اثنا عشریہ ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

۱)۔علم و معرفت کا وہ فیضان الٰہی جس کی بناء پر ائمہ فضیلت و عظمت اور علم و فضل میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ علم و معرفت کا یہ عطیہ ان کی عظیم خصوصیت ہے۔جس میں کوئی دوسرا ان افراد کا سہیم و شریک نہیں۔ جو علم انہیں دیا جاتا ہے وہ عام انسانوں نے کے بالائے ادراک ہوتا ہے۔

۲)۔امام کا ظاہر ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ مستور بھی ہوتا ہے اور اس حالت میں بھی اس کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔امام ہی لوگوں کا ہادی اور پیشوا ہوتا ہے کسی زمانہ میں اگر وہ ظاہر نہ بھی ہو تو کسی نہ کسی وقت وہ ظاہر ہوگا۔قیام قیامت سے قبل امام کا منظر عام پر آنا ان کے نقطۂ نگاہ کے مطابق ضروری ہے۔امام جب ظاہر ہوگا تو کائنات عالم پر عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائے گا۔جس طرح اس کی عدم موجودگی میں جور و استبداد کا سکہ جاری رہتا تھا اب اسی طرح ہر طرف عدل و انصاف کی کار فرمائی ہوگی۔

۳)۔امام کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتا اور اس کے افعال کیسے بھی ہوں کسی کو ان پر انگشت نمائی کا حق حاصل نہیں ملخصا۔(اسلامی مذاہب صہ۷۷ اردو مطبوعہ لاہور پاکستان)

تاریخ مذہب آغا خانی

یہی باطنیہ آگے چل کر مختلف اسماء اور مختلف عقیدوں و طریقوں سے ابھرا جسکی طویل داستان کو مولانا نجم الغنی مرحوم نے مذاہب الاسلام میں صہ ۵-۲ سے صہ ۳۵ تک پھر اسی کتاب میں مختلف جگہوں میں تفصیل سے لکھا ہے۔

اسماعیلیہ اپنے اسماء تاریخ کے آئینے میں

بابکیه	بزمانه معقم باالله من هارون الرشید ۲۲۰ھ
خرمیه	خرم کی طرف منسوب ماں بہن سے جواز نکاح کے قائل
حرمیه	تناسخ کے معتقد تھے
حمرمیه	یہ دونوں ابن بابک کے متعلق ہیں بابک ۲۲۳ھ میں مارا گیا حمرہ و حمیرا سرخ لباس پہنتے تھے

تعلمینه — انکا عقیدہ تھا کہ معرفت الٰہی امام کے بغیر ناممکن ہے نسیم الریاض شرح شفاء میں ہے کہ اسماعیلیہ کے جملہ فرقے معطلہ میں سے ہیں۔

مبارکیه — محمد بن اسماعیل بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پیروکار ۵۹ھ میں یہ مذہب شروع ہوا۔ اسی فرقہ سے واسطہ ہے

میمونیه — یہ لوگ عبداللہ بن میمونی کے پیروکار ہیں

باطنیه — اسی میمونیہ سے نام بدلا گیا اس لئے انکے نزدیک قرآن وحدیث کے ظاہر پر نہیں باطن پر عمل فرض ہے۔

خلفیه — یہ فرقہ خلف نامی کے متبع تھے یہ قیامت کے منکر تھے

قرامطه — جس نام سے یہ فرقہ بہت مشہور ہوا

یہ فرقہ دہشت گردی اور اسلام کے مٹانے میں بہت مشہور ہے اسکی قابل نفرت حرکات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ یہی قرامطہ ہیں جن کے ہاتھوں بیت اللہ شریف میں ہزاروں حجاج کرام نے جام شہادت نوش کیا۔ یہی قرامطہ ہیں جو کعبہ سے حجر اسود اکھاڑ کر لے گئے جو ۲۳ سال بعد ٹکڑوں کی صورت میں واپس ہوا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے شریعت محمدی کو چھوڑ کر ایک باطل اصول ایجاد کیا جس کی رو سے جملہ املاک بشمول خواتین مشترک قومی ملکیت قرار پائے۔

قرامطہ کے بعد حسن بن صباح یعنی ایران مین قلعہ الموت کے شیخ الجبال کا نمبر آتا ہے جس کے فدائیوں کی دہشت گردی اور قتل و غارت سے پورا مشرق وسطی حتی کہ یورپ بھی چیخ اٹھا تھا۔ یہ فدائی وہی ہیں جن کو حشیش پلا کر فردوس بریں کے وعدہ پر ہر مذموم کام کرایا جاتا تھا۔ حتی کہ صلیبی جنگوں میں کامیابی کا باعث افتخار جرنل صلاح الدین ایوبی کو بھی انہوں نے کئی بار قتل کی ناکام کوشش کی بلکہ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائیوں کا ساتھ دیا۔

برقعیه — یہ فرقہ محمد بن علی برقعی کے قائل ہیں ۲۵۵ھ میں ظاہر ہوا۔

جنابیه — ابوسعید بن حسن بن بہرام جنابی کے تابعدار ہیں۔

مهدویه   عبداللہ مہدی کے پیروکار

دیسانیه   دیسان کی طرف منسوب ہیں

نوٹ:۔ یہ وہی عبداللہ مہدی کی پارٹی ہے اس فرقہ کو باطنیہ سے تعلق ہے۔ انکے عہد میں تمام مصر میں مذہب اسماعیلیہ کا رواج ہوگیا۔ مفتی قاضی تمام کے تمام شیعہ ہوتے تھے۔ کوئی انکے خلاف کرتا تو قتل کردیا جاتا۔(فائدہ) مہدویہ کی حکومت میں ۲۹۶ھ میں شروع ہو ۲۶ برس عبدالسلام مہدی نے حکومت کی اسکے بعد یکے بعد دیگرے مذہب کی ترقی سے امام بدلتے رہے۔ مصر میں اسماعیلیہ کی ابتداء ۲۹۶، ۲۹۷ھ میں ہوئی اور اسکا خاتمہ ۵۶۷ھ میں ہوا دو سو ستر سال حکومت رہی (فائدہ) ابو عبداللہ سے آخری امام تک کل ائمہ ۱۴ ہوئے۔

مستعلویه   مستنصر کے بعد مہدویہ میں اختلاف ہوا تو ایک گروہ نے بالا کو امام مانا

نزاریه صاحبه حمیریه   یہ نزار اور اسکے چیلوں کی طرف منسوب ہیں

حشیشن   قرامطہ کے ایک گروہ کا نام

سبعیه   سات اشخاص کی مناسبت سے

ان تمام فرقوں کی تفصیل اور انکے علاوہ اور بھی مزید تحقیق مفتی فیض احمد اویسی صاحب نے مذاہب اسلام کی مدد سے تاریخ مذہب آغا خانی میں لکھی ہے۔

مختصر خاکہ تاریخ مذہب آغا خانی ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اہل اسلام اپنے اسلاف صالحین کی زبانی ان کی کہانی ملاحظہ فرمالیں تا کہ اہل حق کو یقین ہو کہ یہ گروہ کتنا خطرناک ہے۔

اسماعیلی (آغا خانی) فرقے کے کفریات

جس فرقہ کا اعتقاد کفر تک پہنچے تو از روئے شریعت یہ فرقہ مرتد ہے۔ جیسا کہ شیعوں میں ایک فرقہ ہے جسے اسماعیلیہ کہا جاتا ہے۔ جس کا نام قرامطہ اور باطنیہ ہے انکے عقائد یہ ہیں ہمارا اسلام (یا علی مدد) جواب سلام (مولا علی مدد) تو یہ سلام قرآن مقدس کے حکم کے خلاف ہے۔ قرآن مقدس میں سلام اور جواب سلام ثابت ہے اور وہ یہ ہے۔ (واذا حییتم بتحیة فحیو ابا حسن

منھا) جب سلام کیا جائے تو جواب سلام اچھے طریقہ سے دیا جائے،تو اس مشروعیت حکم سے انکار کفر ہے۔(۲)

اسماعیلیہ فرقہ کاکلمہ شہادت۔(اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھدان محمد رسول اللّٰہ واشھدان علی اللہ)اس کلمہ میں علی کوخدا کی نسبت کی گئی اور یہ کفر ہے۔(۳)

اسماعیلیہ فرقہ یہ کہتا ہے کہ وضو کی ضرورت نہیں دل کی صفائی چاہیے۔حالانکہ حکم خداوندی ہے کہ نماز کیلئے وضوفرض ہے۔(یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق و امسحو برؤسکم وارجلکم الی الکعبین) ترجمہ:اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کلائی تک دھولو،اپنے سروں کا مسح کرواور اپنے پاؤں کوٹخنوں تک دھولو،پس قرآن پاک سے ثابت ہوا کہ غسل اعضاء ثلاثہ اور مسح سر فرض ہے۔(۴)اسماعیلیہ فرقہ آغا خانی کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں کہ ہماری نماز میں قبلہ روکھڑا ہونا ضروری نہیں۔حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وحیث ما کنتم فولو او جوھکم شطرہ (ترجمہ)جس جگہ بھی ہوتو تم اپنے کو کعبہ شریف کی جانب کرو۔(۵)فرقہ آغا خانی کہتا ہے کہ ہمارے مذہب میں پانچ وقت نماز نہیں۔اور اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد ہے کہ (ترجمہ)تم نماز قائم کر و اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ،تو فرض نماز سے انکارصراحتاً کفر ہے۔دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔فسبحان اللّٰہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد في السموٰت والارض وعشیا وحین تظھرون (ترجمہ)پاکی بیان کرواللہ تعالیٰ کے لئے جب تم شام کرواور جب صبح کرو۔اور ثناء ہے اللہ تعالیٰ کیلئے آسمانوں اور زمینوں میں نیز پاکی بیان کروجب تم رات کرواور جب دن ڈھلے۔(۶) آغا خانی فرقہ کاعقیدہ ہے کہ روزہ اصل میں کان آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بلکہ روزہ باقی رہتا ہے کہ ہماراروزہ سہ پہر کا ہوتا ہے،جو صبح دس بجے کھولا جاتا ہے وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ ہمارا روزہ فرض نہیں ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام ط

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض ہے۔ اس آیت مبارکہ سے روزہ رکھنا ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔
کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتم الصیام الی اللیل ط
(ترجمہ) کھاؤ اور پیو اس وقت تک حتی کہ تمہیں نظر آجائے دھاری سفید جدا دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک (پارہ دوم قرآن پاک)۔

آغا خانی فرقہ کا ساتواں عقیدہ یہ ہے کہ حج ادا کرنے کی بجائے ہمارے امام کا دیدار کافی ہے۔ حج ہمارے لئے فرض نہیں اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادگرامی ہے۔ وللہ علے الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (ترجمہ) اے لوگو تم پر فرض ہے حج بیت اللہ شریف کا اپنی استطاعت کے مطابق۔ تو حج اللہ تعالیٰ کا فرض ہے۔ حج سے انکار کرنا کفر ہے۔

(۸) عقیدہ آغا خانی فرقہ یہ ہے کہ زکوۃ کی بجائے ہم اپنی آمدنی میں دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے فرض سمجھ کر جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے زکوۃ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ واتو الزکوۃ (زکوۃ دیتے رہو) بقولہ علیہ السلام، ادوز کوۃ امو الکم (وعلیہ الا جماع الا مۃ) ترجمہ: حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ "اپنے مالوں سے زکوۃ ادا کرتے رہو" اور اس بات پر اجماع اُمت ہے۔

(۹) عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے۔ یہ سراسر کفر ہے۔ کیونکہ گناہوں کی معافی خداوند کریم کی طاقت میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ معافی مخلوق کے بس میں نہیں اور نہ ہی گھٹ پاٹ یعنی گندہ پانی چھڑکانے یا پینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس لئے فرائض میں کسی ایک فرض کا انکار بھی کفر ہے۔

عقیدہ : آغا خانی کلمہ: اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد رسول اللہ واشھدان امیر المومنین علی اللہ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں یا (علی اللہ میں سے ہیں)۔

(بحوالہ: شکشھن مالا بال منکہ، منظور شدہ درسی کتاب: مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے ہند بمبئی)

عقیدہ: یاعلی مدد۔ آغا خانیوں کا سلام ہے۔

(بحوالہ: شکشھن مالا سبق نمبر 2، ص 6 درسی کتاب: نائٹ اسکولز، مطبوعہ: اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

عقیدہ: مولا علی مدد۔ آغا خانیوں کے سلام کا جواب ہے۔ سلام کی جگہ یا علی مدد کہنا۔

(بحوالہ: سبق نمبر 2 ص 7، کتاب: شکشھن مالا (درسی کتاب برائے فارسی، نائٹ اسکولز، اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے انڈیا)

عقیدہ: پیر شاہ: پیر شاہ ہمارے گناہ بخش دیتے ہیں۔ پیر شاہ ہم کو اچھی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ پیر شاہ ہماری دعا قبول کرتے ہیں۔ دعا پڑھنے سے حاضر امام خوش ہوتے ہیں۔ حاضر امام کو پیر شاہ کہتے ہیں۔

(بحوالہ: شکشھن مالا، سبق نمبر 17، ص 12، درسی کتاب: ریلیجس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

عقیدہ: پیر شاہ یعنی نبی اور علی: ہمارے پہلے پیر حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ہمارے پہلے امام حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہمارا پچاسواں پیر حضرت شاہ کریم الحسینی ہے۔ ہمارا انچاسواں امام حضرت مولانا شاہ کریم الحسینی ہے۔

(بحوالہ: سبق نمبر 17، سبق نمبر 11 کتاب: شکشھن مالا، درسی کتاب برائے ریلیجس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)۔

یہ تمام کفریہ عقائد مختصر کر کے پیش کئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے موجودہ اسماعیلیہ آغا خانی فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے جس کا اسلام سے دور دور تک کا بھی واسطہ نہیں۔

☆☆☆☆☆

قادیانی فرقے کے عقائد ونظریات

قادیانی فرقے کے بانی کا تعارف

1)......مرزا غلام احمد قادیانی ''قادیانی مذہب'' کا بانی تھا۔

2)......مرزا 1839/40 میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔

3)......1864ء میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں بحیثیت محرّر (منشی / کلرک) ملازمت اختیار کی۔

4)......1868ء میں مختاری کے امتحان میں فیل ہوا اور اسکے ساتھ ہی ملازمت چھوڑ دی۔

5)......بعد میں مرزا نے مذاہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کئے اس طرح مولوی، مبلغ ومناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔

6)......اس دوران میں ولی، ملہم صاحب وحی، محدث، کلیم (اللہ سے ہم کلام ہونے والا) صاحبِ کرامت، امام الزماں، مصلح اُمت، مہدی دوراں، مسیح زماں اور مثیل مسیح بن مریم ہونے کے دعوے کیے۔

7)......1885ء کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعے کھلم کھلا اعلان کردیا کہ وہ اللہ کی طرف سے مجدّد مقرر کردیا گیا ہے تمام اہلِ اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے

8)......1888ء میں باقاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر کے مرید سازی کی گئی۔

9)......1890ء میں پوری اُمت کے متفقہ عقیدہ ''حیاتِ مسیح'' کا کھلا انکار کیا اور ''وفاتِ مسیح'' کے موضوع پر ایک مستقل کتاب ''فتح اسلام'' تصنیف کر ڈالی۔

10)......1891ء کے آغاز میں ''مہدی موعود اور مسیح موعود'' ہونے کا اشتہار کیا۔

11)......ابھی تک مرزا قادیان ''ختم نبوۃ'' کا قائل اور معتقد تھا۔ چنانچہ اس دور تک کی تصانیف میں صراحۃً یہ تحریر اور تسلیم کرتا رہا کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد دعوئے نبوت کرنے والا کافر ہے۔ (بعض قادیانیوں سے جب کوئی جواب نہ بن پڑتا تو منافقت سے کام

لیتے ہوئے مرزا کی اس دور کی لکھی ہوئی کتابیں رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم تو ختم نبوت کو مانتے ہیں)۔

12)......1901ء میں مرزا نے اپنی زبانی کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا۔

13)......1901ء ہی میں ملت اسلامیہ سے جُدا ہو کر ایک علیحدہ نام "فرقہ احمدیہ" رکھا۔

14) 1906ء میں آخر کار مرزا 26 مئی کو صبح ساڑھے دس بجے ممتاز عالمِ دین پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی پیشن گوئی کی مطابق ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہو کر برانڈ رتھ روڈ کی احمدیہ بلڈنگ میں بیت الخلاء کے اندر ہی مرا۔ قادیان میں دفن کر دیا۔

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا۔

(بحوالہ: کتاب البریہ ص78,79، آئینہ کمالات اسلام ص565,564)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا۔ (اے مرزا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (بحوالہ: حقیقۃ الوحی ص95)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں میکائیل کا لفظی معنیٰ "خدا کی مانند" کے ہیں۔ (بحوالہ: اربعین 3 صفحہ نمبر 31)

عقیدہ: قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (بحوالہ: حقیقة الوحی ص84)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ مجھے خدا نے کہا کہ (اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (بحوالہ: کتاب: حقیقة الوحی ص99)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ مجھے اللہ نے وحی کی کہ ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ (حقیقة الوحی ص82)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی پیشن گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابنِ مریم پر دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کی حقیقت بھی ظاہر نہ ہوئی۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا آسمان سے کئی تخت (نبوت کے) اُترے پر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ (بحوالہ حقیقۃ الوحی ص89)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہو جانے کا معجزہ بھی درست نہیں، بلکہ وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالۂ اوہام ص302/6)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو میرے ہاتھ سے جام پیئے گا وہ ہرگز نہیں مریگا۔ (ازالۂ اوہام ص2/1)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ ابنِ مریم کا ذکر چھوڑو اس سے بہتر ذکر ''غلام احمد قادیانی'' ہے۔
(دافع البلاء ص20)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔
(بحوالہ حقیقۃ الوحی ص163)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا، سو سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ نور الاسلام ص30)

قارئین! یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خود اپنی کتابوں سے حوالے جات پیش کئے گئے ہیں اس میں کچھ الفاظ یقیناً آپکی طبیعت پر ناگوار گزرے ہوں گے لیکن قادیانیوں کے گندے خیالات اور عقائد آپ تک پہنچانے کیلئے ان کا لکھنا ضروری تھا ساری کی ساری عبارات کفر سے بھرپور ہیں ایسی کئی عبارات لکھنا باقی ہیں لیکن ہاتھ کانپ رہے ہیں کس طرح لکھوں جو لکھا عوام الناس کی اصلاح کے لئے تھا کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں۔

بالآخر علماء اہلسنت خصوصاً علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب علیہ الرحمۃ، علامہ عبد المصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ، علامہ عبد الستار خاں نیازی صاحب علیہ الرحمۃ، علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری

صاحب مدظلہٗ العالی کی دن رات محنتوں سے حکومتِ پاکستان نے 7 ستمبر 1974ء کے مبارک دن قادیانیوں کو غیر مُسلم اقلیت قرار دیا۔

علماء اہلسنت کی کوششوں سے پاکستان میں قادیانیت نے اتنا فروغ نہیں پایا مگر باہر ممالک میں یہود و نصاریٰ کی سرپرستی سے امریکہ، کینیڈا، بیلجیئم، سری لنکا، افریقہ، لندن، سوئزرلینڈ جیسے ممالک میں ان کے بڑے بڑے مراکز قائم ہیں۔ جو مسلمان کی طرح حلیہ بنا کر، زبان پر کلمہ بھی ہماری طرح پڑھتے ہیں، مسجدیں بھی مسلمانوں کی طرح بناتے ہیں، مال و دولت اور لڑکیوں کی لالچ دے کر مسلمانوں کا ایمان خرید لیتے ہیں۔

قادیانی ''احمدی گروپ'' ''لاھوری گروپ'' ''ظاہری گروپ'' ''فرقہ احمدیہ'' ''احمدی'' یہ سب کے سب قادیانی ہیں ختم نبوت کے منکر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

☆☆☆☆☆

بوہری فرقے کے عقائد ونظریات

بوہری فرقہ شیعہ فرقے سے ملتا جلتا ایک فرقہ ہے۔شیعہ حضرات بارہ امام کو مانتے ہیں جبکہ بوہری فرقے کے لوگ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے بعد کسی بھی امام کو نہیں مانتے وہاں سے ان کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔

بوہری فرقے کے لوگ اپنے وقت کے پیر کو مانتے ہیں اُسی کا حکم مانتے ہیں پیر کا حکم ان کے لئے حجت ہے یہ لوگ تبلیغ نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی کوئی مستند کتاب ہے۔

ایک عرصہ قبل بوہریوں میں چھریوں اور زنجیروں سے ماتم ہوتا تھا مگر بعد میں بوہریوں کے موجودہ پیر برھان الدین نے چھریوں اور زنجیروں سے ماتم کرنے سے منع کر دیا اُس نے اپنے مریدین کو صرف ہاتھ سے ماتم کرنے کا حکم جاری کیا لہٰذا وہ اب ہاتھ سے ماتم کرتے ہیں۔

بوہری فرقہ بھی شیعوں کی طرح حضرت ابوبکر وعمر وعثمان ومعاویہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نہیں مانتا اور گستاخیاں بھی کرتا ہے۔شیعوں کی طرح یہ لوگ بھی فجر، ظہرین اور مغربین پڑھتے ہیں نماز شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر پڑھتے ہیں سجدے میں ٹکلی نہیں رکھتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ لوگ خلیفۃ الرسول مانتے ہیں اس کے علاوہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ سرکار ﷺ کو slow poision یعنی زہر دیا گیا۔بوہریوں کے نزدیک سیاہ لباس پہننے کی ممانعت ہے سفید لباس، داڑھی اور مخصوص ٹوپی پہننے کا شدید حکم ہے۔

بوہریوں کا ایک مخصوص مصری کیلنڈر ہوتا ہے جسکے حساب سے وہ سارا سال گزارتے ہیں دنیا میں ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں یہ مخصوص اور اقلیتی فرقہ ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے بوہرہ پیر برہان الدین کے کچھ کفریہ کلمات پیش کرتے ہیں۔

عبارت نمبر 1: گجراتی زبان میں شائع کردہ اپنے ایک کتابچے میں کہا ہے کہ سورۃ النجم میں" والنجم اذاھوی " کہہ کر اللہ تعالیٰ نے داعی سیدنا نجم الدین کی بزرگی اور عظمت کی قسم کھائی ہے اور انہیں نجم کا لقب دیا ہے واضح رہے کہ نجم الدین موجودہ پیشوا برھان الدین کا دادا تھا۔(معاذ اللہ)

مزید لکھا ہے کہ یہ آیت قدجاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا۔پیر

بُرھان الدین کے لئے ہے۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر 2: مجھے حضرت محمد ﷺ کے اختیارات حاصل ہیں اور میں بھی شارع ہونے کے وہ جملہ اختیارات رکھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھے۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر 3: برھان الدین لکھتا ہے کہ میں اختیار کلّی رکھتا ہوں کہ قرآنِ مجید کے احکام و تعلیمات اور شریعت کے اصول وقوانین میں جب اور جس وقت چاہوں ترمیم کرتا رہوں۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر 4: میرے تمام ماننے والے میرے ادنیٰ غلام ہیں اور اُن کے جان و مال، ان کی پسند ناپسند اور ان کی جملہ مرضیات کا مالک میں اور صرف میں ہوں۔

عبارت نمبر 5: میں خیرات وصدقات کے نام سے وصول ہونیوالی جملہ رقوم کو خود اپنی ذات اور اپنے خاندان پر خرچ کرنے کا بلاشرکت غیر مجاز ہوں اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس سلسلے میں مجھ سے کچھ پوچھے کوئی سوال کرے۔

عبارت نمبر 6: میں کسی بھی ملک میں حکومت کے اندر حکومت ہوں اور میرا حکم ہر ملک میں میرے ماننے والوں کے لئے اس ملک کے مروجہ قانون سے افضل ہے جسکی پابندی ضروری ہے خواہ وہ میرا حکم اس ملک کے آئین وقانون کے منافی ہی کیوں نہ ہو۔

عبارت نمبر 7: میں تمام مساجد، قبرستان خیرات وزکوٰۃ اور بیت المال کا مطلق مالک ہوں بلکہ نیکی بھی میری ملکیت ہے میری طاقت وقدرت عظیم اور مطلق ہے میری اجازت اور میرے آگے سر تسلیم خم کئے بغیر کسی کا بھی کوئی نیک عمل بارگاہِ خداوندی میں قابل قبول نہیں۔

عبارت نمبر 8: جس کسی کو میں مجاز نہیں ہوا اس کی نمازیں بھی فضول ہیں۔ میری اجازت کے بغیر حج درست نہیں۔

یہ تمام عبارات کتاب: ''کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟'' جسے اعیان جماعت کے ارکان نے مرتب کی ہے سے لی گئی ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کو مُسلَہ کہہ کر یاد کرتے اور پکارتے ہیں اور اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔

ہمیں بوہری فرقے سے متعلق مزید معلومات نہ مل سکیں جو کچھ ملی ہیں انہیں تحریر کردیا گیا ہے جسے پڑھ کر آپ باآسانی سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کے عقائد ونظریات کیا ہیں۔

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے؟

2)......غیر مسلم، اسلام بیزار طاقتوں کے خیالات کی ہمنوائی

ا) مولوی (علماء) مدارس اور عربی زبان سے دور رہیں۔

۲) علماء دین کو مشکل بناتے ہیں۔ آپس میں لڑاتے ہیں۔ عوام کو فقہی بحثوں میں الجھاتے ہیں بلکہ ایک موقع پر تو کہا کہ اگر کسی مسئلے میں صحیح حدیث نہ ملے تو ضعیف حدیث لے لیں لیکن علماء کی بات نہ مانیں۔

۳) مدارس میں گرائمر، زبان سکھانے، فقہی نظریات پڑھانے میں بہت وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ قوم کو عربی زبان سیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کو قرآن صرف ترجمے سے پڑھا دیا جائے۔

3)......تلبیس حق و باطل

ا) تقلید کو شرک کہتی ہے۔

4)......فقہی اختلافات کے ذریعہ دین میں شکوک وشبہات پیدا کرنا

ا) اپنا پیغام، مقصد اور متفق علیہ باتوں سے زیادہ دوسرے مدارس اور علماء پر طعن و تشنیع۔

۲) ایمان، روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج کے بنیادی فرائض، سنتیں، مستحبات، مکروہات سکھانے سے زیادہ اختلافی مسائل میں الجھا دیا گیا۔ (پروپیگنڈہ ہے کہ ہم کسی تعصب کا شکار نہیں اور صحیح حدیث کو پھیلا رہے ہیں)

۳) نماز کے اختلافی مسائل رفع یدین، فاتحہ خلف الامام، ایک وتر، عورتوں کو مسجد جانے کی ترغیب، عورتوں کی جماعت ان سب پر زور دیا جاتا ہے۔

۴) زکوٰۃ میں غلط مسائل بتائے جاتے ہیں خواتین کو تملیک کا کچھ علم نہیں۔

5)......آسان دین

ا) روزانہ یٰس شریف پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نوافل میں اصل صرف چاشت اور تہجد ہے۔ اشراق اور اوابین کی کوئی حیثیت نہیں۔

۲) دین آسان ہے۔ بال کٹوانے کی کوئی ممانعت نہیں۔ امہات المومنین میں سے ایک کے بال کٹے ہوئے تھے۔

۳) حدیث میں آتا ہے کہ آسانی پیدا کرو تنگی نہ کرو۔لہٰذا جس امام کی رائے آسان معلوم ہو وہ لے لیں۔

۴) دین کی تعلیم کیساتھ ساتھ پکنک پارٹی،اچھا لباس،زیورات کا شوق اور محبت۔

۵) خواتین دین کو پھیلانے کے لئے گھر سے ضرور نکلیں۔

6)......آداب و مستحبات کی رعایت نہیں

۱)خواتین ناپاکی کی حالت میں بھی قرآن چھو سکتی ہیں اور آیات بھی پڑھ سکتی ہیں،قرآن نیچے ہو یا ہم اُوپر کی طرف ہوں اس میں کوئی حرج نہیں۔

متفرقات

1) قرآن کا ترجمہ پڑھا کر ہر معاملے میں خود اجتہاد کی ترغیب دینا۔

2) قرآن و حدیث کے فہم کے لئے جو اکابر علماء کرام نے علوم سیکھنے کی شرائط رکھی ہیں وہ بے کار، جاہلانہ باتیں ہیں۔

ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے سارے نظریات باطل ہیں وہ ان عقائد کے ذریعہ عورتوں کو بہکا رہی ہیں عورت چھپی ہوئی چیز کا نام ہے اسطرح عورت کی آواز بھی عورت ہے جبکہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی ٹی وی چینلوں پر سرے عام اپنی آواز پوری دنیا کے غیر محرم لوگوں کو سناتی ہے۔

ایک مرتبہ اس عورت نے حضور ﷺ کو (معاذ اللہ) ان پڑھ کہا اور نذر و نیاز کو حرام قرار دیا FM100 پر یہ باتیں ریکارڈ ہیں فرحت ہاشمی درس قرآن کے ذریعہ لوگوں میں فتنہ و فساد پیدا کرتی ہے تاکہ لوگ قرآن کو دیکھ کر اسکے قریب آئیں اور پھر اس کے جال میں پھنس جائیں۔

مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ وہ اس فتنے سے بچیں اس کے عقائد باطل ہیں نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں ہیں۔اس عورت کے پیچھے کن لوگوں کا ہاتھ ہے جو اس عورت پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں اس کو ڈالر اور ریال پال رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆
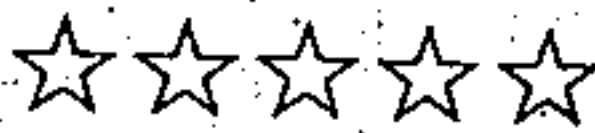
چکڑالوی فرقہ (منکرین حدیث) کے عقائد ونظریات

منکرینِ حدیث کو چکڑالوی فرقہ اور پرویزی فرقہ بھی کہا جاتا ہے چکڑالوی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس فرقے کا بانی عبداللہ چکڑالوی ہے۔

چکڑالوی پہلے غیر مقلّد تھے

سر سید احمد خان، غیر مقلد مولوی چراغ اور عبداللہ چکڑالوی ہم خیال تھے ان تینوں انسانوں نے اسلام میں تحریف کا سلسلہ شروع کیا اور اہلِ تجدّد اور اہل قرآن کے نام سے موسوم ہونے لگے۔ غلام احمد پرویز جس کی وجہ سے پرویزی بھی کہا جاتا ہے پرویز بھی پہلے غیر مقلد تھا۔

بحرالعلوم علامہ محمد زاہد الکوثری الترکی فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ بہت سے چکڑالوی یعنی حدیث کے نہ ماننے والے غیر مقلد تھے پھر کوئی رافضی ہوگیا اور کوئی قادیانی ہوگیا۔

(بحوالہ: ترجمہ: مولانا محمد شہاب الدین نوری)

سب سے پہلے عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا مگر یہ فتنہ چند روز میں اپنی موت خود مر گیا۔ حافظ اسلم جیراج پوری نے دوبارہ اس فتنے کو ہوا دی اور بجھی ہوئی آگ کو دوبارہ سلگایا پھر اس کے بعد غلام احمد پرویز بٹالوی نگران "رسالہ طلوعِ اسلام" نے اس آتش کدہ کی تولیت قبول کر کے رسول دشمنی پر کمر باندھ لی۔

منکرینِ حدیث (اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہلوانے والے)

منکرینِ حدیث فرقے کے چند باطل عقائد

پرویزی فرقے کا پیشوا غلام احمد پرویز اپنے رسالے "طلوع اسلام" میں اپنے باطل نظریات یوں لکھتا ہے۔

۱)......منکرینِ حدیث ایک جدید اسلام کے بانی ہیں۔

(بحوالہ: رسالہ طلوع اسلام ص 16، اگست، ستمبر 1952ء)

2)......مرکز ملّت کو ان میں (جزیات نماز میں) تغیر و تبدل کا حق ہو گا۔

(بحوالہ: طلوع اسلام ص 46 ماہ جون 1950ء)

3)......میرا دعوٰی تو صرف اتنا ہے کہ فرض صرف دو نمازیں ہیں جن کے اوقات بھی دو ہیں باقی سب نوافل۔ (بحوالہ: طلوع اسلام ص 58 ماہ اگست 1950ء)

4)......پھر آج کل مسلمان دو نمازیں پڑھ کر کیوں مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(بحوالہ: لاہوری طلوع اسلام ص 61، اگست 1950ء)

5)......روایات (احادیث نبویہ ﷺ) محض تاریخ ہے۔ (بحوالہ: طلوع اسلام ص 49 ماہ جولائی 1950ء)

6)......پرویز کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنّت اور احادیث مبارکہ دین میں حجت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اقوال کو رواج دیکر جو دین میں حجّت ٹھہرایا گیا ہے یہ دراصل قرآن مجید کے خلاف عجمی سازش ہے۔

7)......حج ایک بین الملّی کانفرنس ہے اور حج کی قربانی کا مقصد بین الملّی کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کیلئے خورد و نوش کا سامان فراہم کرنا ہے۔ مکہ معظمہ میں حج کی قربانی کے سوا اضحیہ (عید کی قربانی) کا کوئی ثبوت نہیں۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: رسالہ قربانی از ادارہ طلوع اسلام)

8)......بقرعید کی صبح بارہ بجے تک قوم کا کس قدر روپیہ نالیوں میں بہہ جاتا ہے۔

(ادارہ طلوع اسلام ص 1 ستمبر 1950ء)

9)......حدیث کا پورا سلسلہ ایک عجمی سازش تھی اور جس کو شریعت کہا جاتا ہے وہ بادشاہوں کی پیدا کردہ ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: طلوع اسلام ص 17 ماہ اکتوبر 1952ء)

قارئین! آپ نے منکرین حدیث جو اپنے آپکو اہلِ قرآن کہتے ہیں اُن کے باطل عقائد ملاحظہ کیے دشمنانِ رسول ﷺ کا مقصد صرف انکار حدیث نہیں بلکہ یہ لوگ درحقیقت اسلام کے سارے نظام کو مخدوش ثابت کر کے ہر حکم سے آزاد رہنا چاہتے ہیں نمازوں کے اوقات خمسہ، تعداد رکعات، فرائض و واجبات کی تفصیل، صوم و صلوٰۃ کے مفصل احکام، مناسک حج و قربانی، ازدواجی معاملات ان تمام امور کی تفصیل حدیث ہی سے ثابت ہے۔

یہ اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہتے ہیں آجکل ٹیلی وژن پر "نجم شیراز گروپ" جو کہ ساری رات کلبوں میں بینڈ باجے بجاتے ہیں گانے گاتے ہیں اور دن میں قرآن کی تفسیریں بیان کرتے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ حدیث کی کیا ضرورت صرف اور صرف قرآن کو تھام لو ان کی ایک ویب سائٹ بھی ہے جو الرحمٰن الرحیم ڈاٹ کام کے نام سے ہے اسکے ذریعہ بھی یہ قوم کو برگشتہ کر رہے ہیں چہرے پر داڑھی ایسی جیسے داڑھی کا مذاق، جسم پر انگریزوں والا لباس پینٹ اور شرٹ، ہاتھوں میں بینڈ باجے، زبان پر گانا اور کہتے ہیں کہ ہم تو قرآن سکھائیں گے پہلے اپنا حلیہ تو بدلو پھر مقدس قرآن کی بات کرنا۔

یہ چکڑالوی بھی کہلاتے ہیں، پرویزی بھی کہلاتے ہیں، منکرین حدیث بھی کہلاتے ہیں، نام نہاد اہلِ قرآن بھی کہلاتے ہیں ان کے وہی عقائد ہیں جو پیچھے بیان کیے گئے لہٰذا قوم اس زہر آلود فتنے سے بچے اور اپنا ایمان خراب نہ کرے۔

☆☆☆☆☆

عوامِ اہلسنّت سے گزارش

عوامِ اہلسنّت سے گزارش ہے کہ وہ نمازوں کی پابندی کریں، علماءِ اہلسنّت کے بیانات پابندی سے سُنیں ورنہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور سُنیں، دین کا کام کریں اپنے محلّے اور علاقے میں اجتماعات منعقد کروائیں، نیاز کی جگہ دینی لٹریچر تقسیم کریں، لوگوں کے ذہن بنائیں، اپنے علاقے کی مسجد میں پابندی سے آئیں اور سنتوں پر سختی سے عمل کریں پھر ان شاءاللہ ہمارا بیڑا پار ہوگا۔

تمنا ہے کہ جاتے جاتے میں کچھ کام کر جاؤں
کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں

نیچری فرقے کے عقائد ونظریات

نیچری وہ فرقہ ہے جس کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسی آدمی کی نیچر ہو ویسا دین ہونا چاہئے مطلب یہ کہ اللہ تعالی اور اس کے حبیب ﷺ کے احکامات وقوانین کا نام دین نہیں ہے بلکہ جو آدمی کی نیچر ہو ویسا دین ہونا چاہئے اس فرقے کو نیچری کہتے ہیں نیچری فرقے کا بانی سرسیّد احمد خان ہے۔ سرسید احمد خان خود نیچری تھا اس کے نظریات باطل تھے۔

سرسیّد کے اسلام کے خلاف جرائم اور اسکے کفریہ عقائد

سرسیّد کے خاص اور چہیتے شاگرد اور پہنچے ہوئے پیروکار خالد نیچری کی خاص پسندیدہ شخصیت ضیاء الدین نیچری کی کتاب "خودنوشت افکار سرسیّد" کی چند عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

عقیدہ: خدا نہ ہندو ہے نہ مسلمان، نہ مقلد نہ لامذہب نہ یہودی نہ عیسائی بلکہ وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 63)

عقیدہ: خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کے لئے ان ہی کی زبان میں قرآن اُتارا یعنی سرسیّد کے خیال میں قرآن انگریزی جو اس کے نزدیک بہتر واعلیٰ زبان ہے اس میں نازل ہونا چاہئے لیکن خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کی زبان عربی میں قرآن نازل کیا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: کتاب: خودنوشت)

عقیدہ: شیطان کے متعلق سرسیّد کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خود ہی انسان میں ایک قوت ہے جو انسان کو سیدھے راستے سے پھیرتی ہے۔ شیطان کے وجود کو انسان کے اندر مانتا ہے انسان سے الگ نہیں مانتا۔ (بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 75)

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام کا جنّت میں رہنا، فرشتوں کا سجدہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور، دجال کی آمد، فرشتے کا صور پھونکنا، روز جزا وسزا، میدان حشر ونشر، پل صراط، حضور ﷺ کی شفاعت، اللہ تعالیٰ کا دیدار ان سب عقائد کا انکار کیا ہے جو کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ (بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 24 تا 132)

عقیدہ: خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ خلافت کا ہر کسی کو

استحقاق تھا جس کی چل گئی وہ خلیفہ ہوگیا۔(بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 233)

عقیدہ :حج میں قربانی کی کوئی مذہبی اصل قرآن سے نہیں پائی جاتی آگے لکھتا ہے کہ اس کا کچھ بھی نشان مذہب اسلام میں نہیں ہے حج کی قربانیاں درحقیقت مذہبی قربانیاں نہیں ہیں۔(معاذ اللہ)

(بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 139)

عقیدہ :الطاف حسین حالی حیاتِ جاوید میں لکھتا ہے کہ جب سہارن پور کی جامع مسجد کے لئے ان سے چندہ طلب کیا گیا تو انہوں نے (سرسید نے) چندہ دینے سے انکار کر دیا اور لکھ بھیجا کہ میں خدا کے زندہ گھروں (کالج) کی تعمیر کی فکر میں ہوں اور آپ لوگوں کو اینٹ مٹی کے گھر کی تعمیر کا خیال ہے۔ ص 101 (معاذ اللہ)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب محدث بریلی علیہ الرحمۃ نے اسکے لٹر یچر وغیرہ کے تجزیئے کے بعد یہ فتویٰ دیا ہے کہ سرسیّد احمد خان نیچری گمراہ آدمی تھا۔

دیوبندی فرقے کے مولوی یوسف بنوری نے اپنے بڑے مولوی انور شاہ کشمیری کی کتاب ''مشکلات القرآن'' کے مقدمے تتمۃ البیان ص 30 پر سرسید کے کفریات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ سرسید زندیق، ملحد اور جاہل گمراہ تھا۔

محترم حضرات! سرسید احمد خان فرقہ وہابیت سے تعلق رکھتا تھا بعد میں اس نے نیچری فرقے کی بنیاد رکھی انگریزوں کا ایجنٹ، نام نہاد لمبی داڑھی والا مسٹر احمد خان بھی کچھ اس قسم کا آدمی تھا جسکی وجہ سے اسکے ایمان میں بگاڑ پیدا ہوا اور آہستہ آہستہ اس نے اسلامی حقائق و عقائد کا مذاق اڑانا شروع کیا اور بے ایمان، مرتد اور گمراہ ہوگیا۔

دینِ اسلام میں نیچری سوچوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے مقرر اور بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے کا نام اسلام ہے۔

سرسید احمد خان ''سید'' نہ تھا بلکہ مسٹر احمد خان تھا اس کو اسلام کا خیر خواہ کہنے والے اس کے باطل عقائد پڑھ کر ہوش کے ناخن لیں اس کو اچھا آدمی کہہ کر یا لکھ کر اپنے ایمان کے دشمن نہ بنیں کیونکہ ہر مکتبہ فکر کا عالم مسٹر احمد خان (سرسید احمد خان) کو نیچری فرقہ کا بانی، گمراہ اور زندیق لکھتا ہے۔

ناصبی فرقے کے باطل عقائد و نظریات

دیگر فتنوں اور فرقوں کی طرح ناصبی فرقہ بھی منظرِ عام پر آیا یہ فرقہ بھی گمراہ ہے اس فرقے کی بیماری یہ ہے کہ یہ اپنے جلسوں اور اپنے لٹریچر کے ذریعہ خباثتیں پھیلاتے ہیں اس فرقے کے کچھ بنیادی نظریات ہے یہ لوگ عوام الناس میں خاموشی سے داخل ہوجاتے ہیں اس فرقے کی کوئی بڑی تعداد نہیں ہے چند بنیاد پرست اور اپنے نام اور اپنی ناک کو اونچا رکھنے کے لئے جاہل مولوی اس فتنے کو فروغ دیتے رہے ہیں۔

ان کے گمراہ کن عقائد یہ ہیں

عقیدہ :اہلبیت اطہار سے حسد رکھنا۔

عقیدہ :اہلبیت اطہار کی شان گھٹانے کی ناکام کوشش میں حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام استعمال کرنا۔

عقیدہ :حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مکمل بغض و عداوت رکھنا جنگِ جمل کو آڑ بنا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر تبرّا کرنا۔

عقیدہ :واقعہ کربلا رونما ہونے کا مکمل انکار کرنا بلکہ یہ کہہ دینا کہ اہلبیت اطہار کا قافلہ جا رہا تھا راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا یعنی واقعہ کربلا کو من گھڑت کہنا۔

عقیدہ :حضرت امامِ حسین رضی اللہ عنہ پر الزام لگانا کہ آپ رضی اللہ عنہ کرسی اور حکومت کے لئے کربلا گئے۔

عقیدہ :حضرت امامِ حسین رضی اللہ عنہ پر الزام لگانا کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینے سے کربلا گئے کیوں نہ وہ جاتے نہ یہ واقعہ ہوتا۔

عقیدہ :حضرت امامِ حسین رضی اللہ عنہ پر یزید کو فوقیت دینا۔

عقیدہ: یزید کو حضرت یزید رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین کہنا۔

عقیدہ: یزید کو جنتی کہنا۔

عقیدہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر طعنہ زنی کرنا۔

عقیدہ: سرکار ﷺ کی کچھ ازواج مطہرات پر بیہودہ الزامات لگانا۔

یہ عقائد رکھ کر قوم میں ایک انتشار پیدا کرنا ناصبی فرقے کا اہم مقصد ہے جس میں مولوی شاہ بلیغ الدین کا اہم کردار ہے موجودہ دور میں اس بلیغ الدین نے اپنی تقریروں کے ذریعہ اھلبیت سے مکمل عداوت کا ثبوت دیا حکومت پاکستان نے اس کی کئی تقاریر پر پابندی بھی عائد کی اور اس پر بھی پابندی لگا دی۔

بلیغ الدین کی کیسٹ ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے یہ جلسے میں موجود عوام سے امیر المومنین یزید کا نعرہ لگواتا تھا۔ ناصبی فرقہ بھی گمراہ فرقہ ہے اس سے بھی بچنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

فتنہ گوہر شاہی کے باطل عقائد و نظریات

فتنہ گوہر یہ بہت خطرناک فتنہ ہے اس فتنے کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ہے گوہر شاہی نے اس فتنے کا آغاز اپنی انجمن سرفروشانِ اسلام کے نام سے کیا فتنہ گوہر یہ دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش دستہ ہے جو عشق و عرفان کی متاع عزیز پر شب خون مارنے اٹھا ہے ان کے مصنوعی تصوف اور بناوٹی روحانیت کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔

اس فرقے کا طریقہ واردات اس لحاظ سے بہت پر اسرار اور خطرناک ہے کہ نہ صرف اہلسنّت ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں بلکہ اعلٰی حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ کی اتباع اور عقیدت کا بھی دم بھرتے ہیں فتنہ گوہر یہ کے پیرو اہلسنت کو بدنام کرنے اور نوجوانوں کو راہِ حق سے بہکانے کیلئے اہلسنت کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

گوہر شاہی نے اپنی گمراہیت ان تینوں کتابوں میں تحریر کی ہیں جنکے نام "روحانی سفر، روشناس اور مینارہ نور" وغیرہ ہیں اب آپکے سامنے ان کتب کی عبارات ثبوت کیساتھ پیش کی جارہی ہیں۔

گوہر شاہی اور اسکے معتقدین کے عقائد و نظریات

عقیدہ: نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو اسلام کے وقتی رکن کہا گیا ہے کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ عوام، پچیس ہزار مرتبہ امام اور بہتر ہزار مرتبہ اولیاء کرام کو ذکر کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے کہ ہر درجہ کے ذکر کے بغیر نماز بے فائدہ ہے اگرچہ سجدوں سے کمر کیوں نہ ٹیڑھی ہو جائے۔ (بحوالہ: کتاب: روشناس صفحہ نمبر 3)

عقیدہ: پیرو مرشد ہونے کے لئے عجیب و غریب شرط قائم کی ہے کہ اگر زیادہ سے زیادہ سات دن میں ذاکر قلبی نہ بنادے تو وہ مرشد ناقص ہے اور اس کی صحبت اپنی عمر عزیز برباد کرنا ہے۔
(بحوالہ: کتاب: روشناس صفحہ نمبر 6)

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی جنت سے نکال کر عالم ناسوت میں جو جنات کا عالم تھا پھینکے گئے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: کتاب: روشناس صفحہ 8)

عقیدہ :حضرت آدم علیہ السلام پر یوں بہتان باندھا ہے کہ آپ نے جب اسم محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد ﷺ کون ہیں۔جواب آیا کہ تمہاری اولاد میں سے ہوں گے۔نفس نے اُکسایا کہ یہ تیری اولاد میں ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے یہ ''بے انصافی'' ہے اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔(معاذ اللہ)(بحوالہ: کتاب: روشناس صفحہ نمبر 9)

عقیدہ :قادیانیوں اور مرزائیوں کو مسلمان کہا ہے البتہ جھوٹے نبی کو مان کر اصلی نبی کی شفاعت سے محروم کہا ہے۔(بحوالہ: کتاب: روشناس صفحہ نمبر 10)

عقیدہ :اللہ تعالیٰ کا خیال ثابت کر کے اس کے علم کی نفی کی ہے ایک دن اللہ تعالیٰ کے دل میں خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی۔(معاذ اللہ)(بحوالہ: کتاب: روشناس صفحہ نمبر 20)

عقیدہ :حضرت آدم علیہ السلام کی شدید ترین گستاخی اور اخیر میں ان پر شیطانی خور ہونے کا الزام لگایا ہے۔(معاذ اللہ)(بحوالہ: کتاب: مینارۂ نور صفحہ نمبر 8)

عقیدہ :ذکر کو نماز پر فضیلت دی۔ذکر کا نیا طریقہ نکالا اور قرآنی آیات کے مفہوم کو بگاڑ کر اپنے باطل نظریہ پر استدلال کیا ہے۔(بحوالہ: کتاب: مینارۂ نور صفحہ نمبر 17)

عقیدہ :جب تک حضور ﷺ کی زیارت کسی کو نصیب نہ ہو اس کا امتی ہونا ثابت نہیں۔
(بحوالہ: کتاب: مینارۂ نور صفحہ نمبر 24)

عقیدہ :قرآن مجید کی آیت کا جھوٹا حوالہ دیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار ''دع نفسک و تعالیٰ'' فرمایا ہے حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا۔(معاذ اللہ)(بحوالہ: کتاب: مینارۂ نور صفحہ نمبر 29)

عقیدہ :علماء کی شان میں شدید ترین گستاخیاں کی گئی ہیں ایک آیت کہ جو کہ یہود سے متعلق ہے اسے علماء و مشائخ پر چسپاں کیا ہے۔(معاذ اللہ)(بحوالہ: کتاب: مینارۂ نور صفحہ نمبر 30,31)

عقیدہ : حضرت خضر علیہ السلام اوران کے علم کی توہین کی گئی ہے۔

(بحوالہ: کتاب: مینارۂ نور صفحہ نمبر 35)

عقیدہ : انبیاءِ کرام علیہم السلام دیدار الٰہی کو ترستے ہیں اور یہ (اولیاءِ امت) دیدار میں رہتے ہیں ولی نبی کا نعم البدل ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: کتاب: مینارۂ نور صفحہ نمبر 39)

گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے صفحہ نمبر 49 تا 50 پر رقم طراز ہے۔

عبارت : اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی ۔رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی یہ شخص (یعنی چرسی) ان ہزاروں عابدوں ،زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر نشے سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل، حسد اور تکبر انکا شعار ہے اور (چرس کا) نشہ اسکی عبادت ہے۔

(معاذ اللہ! بالکل ہی واضح طور پر نشہ کو صرف حلال ہی نہیں بلکہ عبادت ٹھہرایا جا رہا ہے۔)

ریاض احمد گوہر شاہی کے نزدیک نماز اور درود شریف کی کوئی خاص اہمیت معلوم نہیں ہوتی

جیسا کہ روحانی سفر ص 3 پر اپنے بارے مین لکھتا ہے۔

عبارت : اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا انہوں نے نماز کیساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی۔ مین نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے کوئی ایسی عبادت ہو جو میں ہر وقت کر سکوں (یعنی (معاذ اللہ) نماز اور درود شریف سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

گوہر شاہی نے جو روحانی منازل طے کیے ہیں ان میں عورتوں کا بھی بہت زیادہ دخل ہے۔ نہ شرم، نہ حیا۔ اسکے روحانی سفر میں ایک مستانی کا خصوصیت کیساتھ دخل ہے۔

عبارت : میں دن کو کبھی کبھی اس عورت کے پاس چلا جاتا وہ بھی عجیب وغریب فقر کے قصے سناتی اور کبھی کھانا بھی کھلا دیتی۔ (بحوالہ: روحانی سفر ص 34)

Marfat.com
Marfat.com

عبارت: کہنے لگی آج رات کیسے آ گئے۔ میں نے کہا پتہ نہیں اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ (بحوالہ: کتاب: روحانی سفر ص 32)

کیا اس سے زیادہ دلیری کیساتھ کوئی دشمن اسلام دین متین کے چہرے کو مسخ کر سکتا ہے۔ کیا شریعت مطہرہ کی تنقیص کے لئے اس سے بھی زیادہ شرمناک پیرایہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیا اپنے مذہب، اپنے دین، اپنے عقائد کا اسطرح سے خون کرنے والا یہ شخص مذہبی رہنما ہو سکتا ہے؟

آج کل گوہر شاہی کے چیلوں نے ''مہدی فاؤنڈیشن'' کے نام سے کام کرنا شروع کر دیا ہے یہ جماعت دوبارہ سرگرم ہو رہی ہے اس کے کارکنان دنیا بھر میں ای میل اور خطوط کے ذریعہ خباثتیں پھیلا رہے ہیں اس طرح گوہر شاہی کی فتنہ انگیز جماعت دوبارہ سرگرم ہو گئی ہے۔

مسلمانوں کو اس فتنے سے بچنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

فتنہ طاہریہ (طاہرالقادری) کے عقائد ونظریات

موجودہ دور میں جہاں ہزاروں فتنے برپا ہوئے وہاں اہلسنت و جماعت سنّی حنفی بریلوی مسلک کا لبادہ اوڑھ کر ایک نیا فتنہ طاہرالقادری کی شکل میں نمودار ہوا۔ اپنے آپ کو سنّی قادری اور حنفی کہلانے والا طاہرالقادری پس پردہ کیا عقائد رکھتا ہے طاہرالقادری نہ قادری ہے نہ حنفی نہ سنّی ہے بلکہ ایک نیا فتنہ ہے جسے فتنہ طاہریہ کہنا غلط نہ ہوگا۔

اپنے آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مقلّد کہتا ہے مگر امام اعظم کی بات کو نہیں مانتا اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے خلاف بات کرتا ہے

1)......طاہرالقادری کہتا ہے کہ عورت کی دیت (گواہی) مرد کے برابر ہے۔

2)......میں حنفیت یا مسلک اہلسنت و جماعت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا ہوں۔

(نوائے وقت میگزین ص 4 تا 19 ستمبر 1986ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

3)......نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے قیام میں اقتداء کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے، سلام پھیرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے، یہاں یہ ضروری نہیں ہے کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔

(بحوالہ: نوائے وقت میگزین 19 ستمبر 1986ء رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ماہ ذیقعد 1407ھ)

اپنے آپ کو اہلسنّت و جماعت کہتا ہے مگر پسِ پردہ

4)......میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور ﷺ کا نمائندہ ہوں۔

(رسالہ دید شنید لاہور 4 تا 19 اپریل 1986ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

5)......میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔(رسالہ دید شنید لاہور 4 تا 19 اپریل 1986ء، رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

6)......بحمد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جنکی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ محض فروعات و جزئیات میں الجھنا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسالک کو تنقید کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔(بحوالہ: کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ص 65)

اپنے آپ کو اسلام کا خیر خواہ کہتا ہے مگر نظریہ :

7)......روزنامہ جنگ جمعہ میگزین 27 فروری تا 5 مارچ 1987ء ایک انٹرویو میں کہتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی اور دینی مقصد کیلئے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

8)......داڑھی رکھنا میرے نزدیک ضروری نہیں ہے۔

9)......روزنامہ جنگ 19 مئی 1987ء کے شائع کردہ ایک مضمون میں طاہر القادری کہتا ہے کہ تمام صحابہ کرام بھی اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کوئی ثانی نہیں۔

10)......حسام الحرمین جو امام اہلسنّت فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کی کتاب ہے اس کے متعلق کہتا ہے کہ وہ اس زمانے میں قابل قبول نہیں بلکہ اُس وقت تھی۔

اپنے منہ میاں مٹھو بننا :

1)......طاہر القادری لکھتا ہے کہ حضور ﷺ نے (والد صاحب) کو طاہر کے تولد ہونے کی بشارت دی اور نام بھی خود تجویز فرمایا سرکار ﷺ نے خود میرے والد کو خواب میں حکم دیا کہ طاہر کو ہمارے پاس لاؤ۔ پھر محمد طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنیکا حکم فرمایا میں وہ دودھ لیکر تقسیم کرنے لگا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے میری پیشانی پر بوسہ دیکر مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔(کتاب نابغۂ عصر قومی ڈائجسٹ لاہور 1886ء)

Marfat.com
Marfat.com

2)......منہاج القرآن کے حوالے سے احیاء اسلام کیلئے حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا فرمایا میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں تم شروع کرو منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ لاھور میں تمہارے ادارہ منہاج القرآن میں خود آؤنگا۔(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ نومبر 1986ء ص 24/22/20)

3)......حضور ﷺ نے جواب میں مجھ سے پی آئی اے کا ٹکٹ مانگا اور مجھ سے کہا کہ میں سب علماء سے ناراض ہوں صرف تم سے راضی ہوں۔

محترم حضرات! اس کے علاوہ بھی پروفیسر کی باتیں موجود ہیں انہی عقائد کی بناء پر پروفیسر کو اہلسنّت وجماعت سنّی حنفی بریلوی سے خارج کر دیا گیا اسکا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے جو آدمی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے فقہ پر اعتراض کرے۔

امام اہلسنّت امام احمد رضا بریلی علیہ الرحمۃ کی کتاب حسام الحرمین کو تسلیم نہ کرے اور گمراہ کن عقائد رکھتا ہو ایسا شخص گمراہ ہے اور ایسے شخص کی جماعت منہاج القرآن نہیں، منہاج الشیطان ہے۔

☆☆☆☆☆

توحیدی فرقے کے عقائد و نظریات

اللہ تعالیٰ کی توحید کے ماننے کا دعوٰی کرنے والا توحیدی فرقہ جو کئی رنگ میں ہے ان میں سے ایک رنگ اپنے آپکو "حزب اللہ" بھی کہتا ہے جو کیاڑی کراچی کی طرف ہے ایک رنگ اپنے آپکو توحیدی کہتا ہے۔

توحیدیوں کے عقائد و نظریات

عقیدہ :رسول اللہ ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام خلفائے راشدین اور اولیاء کاملین کی شان میں بکواس کرنے اور ان کو نیچا دکھانے سے توحید مضبوط ہوتی ہے۔

عقیدہ :اللہ تعالیٰ کے سوا خواہ وہ نبی ہو یا ولی جن ہو یا فرشتہ کسی اور میں نفع، نقصان، بھلائی و برائی پہنچانے کی قدرت از خود یا خدا کی عطا سے جاننا اور ماننا شرک ہے۔(درس توحید ص 16)

عقیدہ :اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی ولی، پیر، شہید، غوث، قطب کو بھی عالم میں تصرّف کرنے کی قدرت از خود ہے یا اللہ کی طرف سے عطائی ہے وہ شخص از روئے قرآن وحدیث مشرک ہو جاتا ہے۔
(درس توحید، ص 7)

عقیدہ :آپ ﷺ کا گھر سے بے گھر ہونا وطن سے بے وطن ہونا اور دندانِ مبارک شہید ہونا، پیشانی مبارک زخمی ہونا، جسم اطہر کا سنگ باری سے لہولہان ہونا، ساحر، کاہن، کاذب، صابی، مجنون وغیرہ کا لقب پانا، کفار کا سب وشتم، لعن طعن سے پیش آنا، پیٹ پر پتھر باندھنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو کوئی قدرت نہ تھی (یعنی بے بس و عاجز تھے)(معاذ اللہ)۔(درس توحید)

عقیدہ :بتوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو اولیاء اللہ کی ذات پر چسپاں کرنا۔

عقیدہ :صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلبیت اطہار کی شان میں طعنہ زنی کرنا۔

عقیدہ :سادہ لوح مسلمانوں پر مشرک و بدعتی کے فتوے لگانا۔

عقیدہ :مزارات اولیاء کے خلاف کتابچے اور پمفلٹ تقسیم کرنا۔

توحیدیوں کی یہ توحید ابلیسی توحید ہے، ابوجہلی توحید ہے، ابولہبی توحید ہے، عبداللہ ابن ابی

(رئیس المنافقین) والی توحید ہے صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا اور رسالت کا تصور درمیان سے ہٹا دینا کفر ہے اور سراسر گمراہی ہے کفارِ عرب بھی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کو عملی طور پر مانتے تھے لیکن سرکارِ اعظم ﷺ کی ذات اور کمالات کو دل سے نہ مانا تو جہنم کے نچلے اور سخت ترین طبقے میں گرے۔

حقیقی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معبود اور سرکارِ اعظم ﷺ کو اس کا نائب تسلیم کیا جائے۔

لطیفہ: توحیدی بدنظر کو مانتے ہیں بلکہ اس موضوع پر ان کی طویل تصانیف ہیں حال ہی میں ایک کتاب ''النظر حق'' نجدیوں نے شائع کی ہے جس میں دلائل وشواہد سے بدنظر کا اثبات کیا ہے لیکن انہیں کہا جائے کہ انبیاء و اولیاء کی نگاہِ کرم سے ہزاروں بلکہ بے شمار لوگوں کی بگڑی بن گئی تو ان نام نہاد توحیدیوں کو شرک یاد آ جاتا ہے گویا یہ شر کے قائل ہیں خیر کے قائل نہیں، ہیں حالانکہ جہاں نظر شر حق ہے تو نظر خیر کا حق ہونا بطریق اولیٰ حق ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com
Marfat.com

جیلانی چاندپوری کے عقائد ونظریات

آج کل حلقہ قادریہ علویہ کے نام سے ایک جماعت کام کر رہی ہے جسکا بانی اور سرپرست جیلانی چاندپوری ہے یہ اتحاد بین المسلمین کے نام پر لوگوں کو اپنے آپ سے متاثر کرواتا ہے حالانکہ اس کے عقائد ونظریات اسلام اوز اہلسنت کے منافی ہیں اس کا اخبار جو آجکل ''ایمان'' کے نام سے جاری ہے اس کے علاوہ اسکا ہفت روزہ رسالہ ''مخبر العالمین'' کراچی سے شائع ہوتا ہے آئے دن یہ سیمینار اور پروگرام منعقد کرتا ہے جس میں شیعہ اور سنی مولویوں کو دعوت خطاب دیتا ہے اور شیعوں کو ترجیح دیتا ہے۔اس کے عقائد ونظریات ہم اس کے اخبار ''ایمان'' سے اور اسی کے رسالے ہفتِ روزہ ''مخبر العالمین'' سے بیان کریں گے۔

جیلانی چاندپوری اپنے آپکو اشرفی کہتا ہے

چنانچہ وہ اپنے ہفت روزہ رسالے ''مخبر العالمین'' کے 7 تا 14 مارچ 2004ء جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 9 اور 10 پر لکھتا ہے کہ ''میں اشرفی ہوں اور اعلیٰ حضرت سیّد علی حسین شاہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوں۔ میں انہی کی نسبت سے 1937ء میں چاندپور سے اخبار اشرف نکالتا تھا۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ اپنے آپ کو اشرفی کہتا ہے ہم نے اس دور کے اشرفی صوفیائے کرام سے اس کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں انھوں نے بتایا کہ باطل نظریات رکھنے والا آدمی ہم میں سے نہیں ہو سکتا۔

گستاخی: اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں مگر پھر بھی چاندپوری نے اپنے ہفت روزہ رسالے مخبر العالمین شمارہ 4 اپریل 2004ء جلد 4 شمارہ نمبر 13 کے صفحہ نمبر 16 پر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے شان میں بکواس کی ہے۔

گستاخی: چاندپوری اپنے ہفت روزہ رسالے مخبر العالمین شمارہ نمبر 4 اپریل 2004ء جلد 4 شمارہ نمبر 13 کے صفحہ نمبر 19 پر بکواس کرتا ہے ہندہ نے اپنے بیٹے معاویہ کو حکومت کرنے اور فساد کرنے پر اُکسایا۔ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کو عورت اور حضرت امیر معاویہ کو صرف معاویہ لکھا۔

مزید بکواس کرتا ہے کہ معاویہ نے اسلام کو نہیں بلکہ اپنی ماں کے حکم کو فوقیت دی۔
مزید بکواس کرتا ہے کہ ابوسفیان کا پورا خاندان حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض وعداوت رکھتا تھا۔
گستاخی : 4 اپریل کے شمارہ کے صفحہ نمبر 19 پر لکھتا ہے کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے تو معاویہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے اور ان پر الزامات لگانے کا موقع میسر آ گیا۔
گستاخی : چاند پوری اپنے شمارے 11 اپریل تا 18 اپریل 2004ء جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 14 پر بکواس لکھتا ہے سب سے پہلے اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف حضور ﷺ پر بہتان باندھا اور مزید بکواس لکھی کہ معاویہ بزور شمشیر بادشاہ بن گیا۔
اس شمارے کے صفحہ نمبر 15 پر بکواس لکھتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کی سازش تیار کی۔ معاویہ منافق تھا۔ (معاذ اللہ)
گستاخی : چاند پوری نے اپنے رسالے مخبر العالمین کے شمارے 7 مارچ 2004ء جلد نمبر 4 کے صفحہ نمبر 28 پر بکواس لکھتا ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ماتم کی حمایت میں تھے۔
یہ پورا مضمون جسکا کا عنوان "عزاداری حسین پر مباہلہ آسمان پر" کے نام سے اس وقت شائع کیا جب جیوٹی وی کے پروگرام "عالم آن لائن" کے میزبان ڈاکٹر عامر لیاقت نے ماتم کے خلاف بات کی۔
جیلانی چاند پوری سے رہا نہ گیا کیونکہ وہ ماتم کا قائل اور شیعوں کا حمایتی ہے اُس نے فوراً مضمون شائع کیا، ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ اگر جیلانی چاند پوری اپنے آپ کو اہلسنت کہتا ہے تو اس وقت کہاں تھا جب میڈیا پر عقائد اہلسنت کے خلاف بات ہوئی؟
یہ اسی شمارے کے صفحہ نمبر 28 پر مزید بکواس کرتا ہے کہ عزاداری (معاذ اللہ) حضور ﷺ کی سنت ہے اور عزاداری کی مخالفت کرنے والے قرآن وحدیث کے مخالف ہیں دلیل چاند پوری نے یہ دی کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر حضور ﷺ کو ملی تو حضور ﷺ نے گریہ کیا۔
یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ رونے کو کون منع کرتا ہے شیعہ تو چھریوں سے کاٹنے پیٹنے کو عزاداری کہتے ہیں اور کتنی شرم کی بات ہے کہ چاند پوری اس کو سنت کہتا ہے۔

گستاخی : ہفت روزہ مخبر العالمین کے 14 مئی 2004ء کے شمارے کے صفحہ نمبر 4 پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے گستاخِ صحابہ کے خلاف فتوے کو غلط کہا۔

گستاخی : ہفت روزہ مخبر العالمین کے 14 مئی 2004ء کے شمارے کے صفحہ نمبر 4 پر گستاخ صحابہ کی حمایت میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنی اختلاف مولویوں کے پیدا کردہ ہیں۔

جیلانی چاند پوری بتائے کہ اگر شیعہ سنی اختلاف مولویوں کے پیدا کردہ ہیں تو پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اپنی کتابوں میں گالیاں آج تک کیوں لکھی جا رہی ہیں۔

گستاخی : روزنامہ ایمان 3 مئی بروز پیر 2004ء کے اخبار کے صفحہ نمبر 2 پر چاند پوری نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو منافقین سے بدتر لکھا اور سرکار اعظم ﷺ پر بہتان باندھا۔ (معاذ اللہ)

اسی اخبار کے صفحہ نمبر 2 پر ہی چاند پوری نے خاندانِ رسول پر بہتان باندھا کہ حضور ﷺ کا پورا خاندان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو باغی کہتا تھا۔

مزید بکواس کرتا ہے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مولویوں کا بنایا ہوا کاتبِ وحی اور رضی اللہ عنہ بھی مولویوں کا لکھا ہوا ہے۔ (معاذ اللہ)

چاند پوری حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا سخت دشمن ہے اس کے علاوہ شیعوں کو راضی کرنے کے لئے اپنے ہر شمارے میں ہر تقریباً میں صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کئی کئی صفحات پر مضامین لکھتا ہے اتنے صفحات شیخین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں نہیں لکھتا۔

چاند پوری اگر اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا پیروکار کہتا ہے تو وہ سن لے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے ہر گستاخ اور بے ادب کے سائے سے بھی بچنے کا حکم دیا ہے۔

جیلانی چاند پوری اگر اتحاد کی بات کرتا ہے تو وہ شیعہ کتب میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو لکھی گئی گالیاں جواب بھی شائع ہو رہی ہیں اُسے نکلوائے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف جو عقیدہ رکھتا ہے وہ اس سے توبہ کرے۔

حضور ﷺ اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ پر جو بہتان باندھا ہے اس سے توبہ کرے ورنہ یہ گمراہ ہی رہے گا۔ جیلانی چاند پوری کی گستاخیاں جو بھی نقل کی گئی ہیں ثبوت کے ساتھ آپ ناشر سے طلب کر سکتے ہیں۔

ایک فرقہ جو کسی فرقے میں نہیں

آجکل کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں ایسے لوگ نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں ہیں۔

ایسے لوگ سب کے مزے لیتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں اُن لوگوں کا بھی ایک فرقہ ہے وہ تمام افراد جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں وہ مل کر ایک فرقہ معرضِ وجود میں لاتے ہیں۔

لہٰذا حق مسلک اہلسنت و جماعت سنّی حنفی بریلوی میں شامل ہو جائیں جو صحیح العقیدہ ہیں۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا "اتبعو االسوادا لا عظم "سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ سوادِ اعظم سے مراد مسلک حق اھلسنت و جماعت ہیں۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا "لا تجمع امتی علی الضلالة "میری اُمت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا "علیکم بالحماعة" جماعت لازم پکڑو۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا جو جماعت سے الگ ہوا جہنم میں گیا۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا "ایا کم و ایا ھم" بد مذہبوں سے بچو۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا "ید الله علی الجماعة" جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت ہے۔

معلوم ہوا کہ مسلک حق کو لازم پکڑا جائے اور بد مذہبوں اور بُرے لوگوں کی صحبت سے بچا جائے۔

☆☆☆☆☆

عقائد مسلک حق اہلسنّت وجماعت سنّی حنفی بریلوی

عقائد متعلقہ ذات وصفات الٰہی:

عقیدہ: ارشاد باری تعالیٰ ہوا،تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

(سورۃ الاخلاص، کنزالایمان از امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ)

عقیدہ: دوسری جگہ ارشاد ہوا، اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا (ہے)، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اسکے یہاں سفارش کرے۔ بے اسکے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ انکے آگے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اسکے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اسکی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں انکی نگہبانی، اور وہی ہے بلند بڑائی والا"۔

(البقرہ:۲۵۵، کنزالایمان)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ واجب الوجود یعنی اسکا وجود ضروری اور عدم محال ہے اسکو یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا بلکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے وہ اپنے آپ سے موجود ہے اور ازلی وابدی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اسکی تمام صفات اسکی ذات کی طرح ازلی وابدی ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ سب کا خالق ومالک ہے، اسکا کوئی شریک نہیں۔ وہ جسے چاہے زندگی دے، جسے چاہے موت دے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، وہ کسی کا محتاج نہیں سب اسکے محتاج ہیں، وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا، سب اسکے قبضہ قدرت میں ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے مگر کوئی محال اسکی قدرت میں داخل نہیں، محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے، مثال کے طور پر دوسرا خدا ہونا محال یعنی ناممکن ہے تو اگر یہ زیر قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا اور محال نہ رہے گا جبکہ اس کو محال نہ ماننا وحدانیت الٰہی کا انکار ہے۔ اسی طرح اللہ عزوجل کا

فنا ہونا محال ہے اگر فنا ہونے پر قدرت مان لی جائے تو یہ ممکن ہوگا اور جسکا فنا ہونا ممکن ہو وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ پس ثابت ہوا کہ محال وناممکن پر اللہ تعالیٰ کی قدرت ماننا اللہ عزوجل ہی کا انکار کرنا ہے۔

عقیدہ: تمام خوبیاں اور کمالات اللہ تعالیٰ کی ذات میں موجود ہیں اور ہر وہ بات جس میں عیب یا نقص یا نقصان یا کسی دوسرے کا حاجتمند ہونا لازم آئے اللہ عزوجل کے لیے محال وناممکن ہے جیسے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے اس مقدس پاک بے عیب ذات کو عیب والا بتانا در حقیقت اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا ہے۔ خوب یاد رکھئے کہ ہر عیب اللہ تعالیٰ کے لیے محال ہے اور اللہ تعالیٰ ہر محال سے پاک ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی شان کے مطابق ہیں، بیشک وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے، کلام کرتا ہے، ارادہ کرتا ہے، مگر وہ ہماری طرح دیکھنے کے لیے آنکھ، سننے کے لیے کان، کلام کرنے کے لیے زبان اور ارادہ کرنے کے لیے ذہن کا محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ سب اجسام ہیں اور اللہ تعالیٰ اجسام اور زمان ومکان سے پاک ہے نیز اسکا کلام آواز والفاظ سے بھی پاک ہے۔

عقیدہ: قرآن وحدیث میں جہاں ایسے الفاظ آئے ہیں جو بظاہر جسم پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے یَدْ، وجھہ، استواء وغیرہ، انکے ظاہری معنی لینا گمراہی وبدمذہبی ہے۔ ایسے متشابہ الفاظ کی تاویل کی جاتی ہے کیونکہ انکا ظاہری معنی رب تعالیٰ کے حق میں محال ہے مثال کے طور پر یَدْ کی تاویل قدرت ہے، وجھہ کی ذات سے اور استواء کی غلبہ وتوجہ سے کی جاتی ہے بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ بلا ضرورت تاویل کرنے کی بجائے ان کے حق ہونے پر یقین رکھے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ یَدْ حق ہے۔ استوا حق ہے مگر اسکا ید مخلوق کا سا نہیں اور اسکا استواء مخلوق کا سا استواء نہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ جسے چاہے اپنے فضل سے ہدایت دے اور جسے چاہے اپنے عدل سے گمراہ کرے۔ یہ اعتقاد رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا، کسی کو اطاعت یا معصیت کے لیے مجبور نہیں کرتا، کسی کو بغیر گناہ کے عذاب نہیں فرماتا اور نہ ہی کسی کا اجر ضائع کرتا ہے، وہ استطاعت سے زیادہ کسی کو آزمائش میں نہیں ڈالتا اور یہ اسکا فضل وکرم ہے کہ مسلمانوں کو جب کسی تکلیف ومصیبت میں مبتلا کرتا ہے اس پر بھی اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

عقیدہ: اس کے ہر فعل میں کثیر حکمتیں ہوتی ہے خواہ وہ ہماری سمجھ میں آئیں یا نہیں۔ اس کی مشیت اور ارادے کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا مگر وہ نیکی سے خوش ہوتا ہے اور برائی سے ناراض۔ برے کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا بے ادبی ہے اسلیے حکم ہوا، تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے ہو تیری اپنی طرف سے ہے۔ (النساء: ۷۹) پس برا کام کر کے تقدیر یا مشیت الٰہی کی طرف منسوب کرنا بہت بُری بات ہے اس لیے اچھے کام کو اللہ عزوجل کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرنا چاہیئے اور بُرے کام کو شامتِ نفس سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ وعید تبدیل نہیں ہوتے، اس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف کردے گا، مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور کفار کو اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔

عقیدہ: بیشک اللہ تعالیٰ رازق ہے وہی ہر مخلوق کو رزق دیتا ہے حتیٰ کہ کسی کونے میں جالا بنا کر بیٹھی ہوئی مکڑی کے رزق اس کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اسے موت ڈھونڈتی ہے۔ یعنی جب موت کا بر وقت آنا یقینی ہے، تو رزق کا ملنا بھی یقینی ہے۔ اللہ عزوجل جس کا رزق چاہے وسیع فرماتا ہے اور جس کا رزق چاہے تنگ کر دیتا ہے ایسا کرنے میں اس کی بیشمار حکمتیں ہیں، کبھی وہ رزق کی تنگی سے آزماتا ہے اور کبھی رزق کی فراوانی سے، پس بندے کو چاہئے کہ وہ حلال ذرائع اختیار کرے۔

مشکوٰۃ میں ہے کہ ''رزق میں دیر ہونا تمہیں اس پر مت اکسائے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے رزق حاصل کرنے لگو''۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے، ''اور جو ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے، اسکے لیے وہ نجات کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے گا تو اس کے لیے وہ کافی ہے۔ (الطلاق: ۳)

اللہ عزوجل کا علم ہر شے کو محیط ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں، ہماری نیتیں اور خیالات بھی اس سے پوشیدہ نہیں، وہ سب کچھ ازل میں جانتا تھا اب بھی جانتا ہے اور ابد تک جانے گا، اشیاء بدلتی ہیں مگر اسکا علم نہیں بدلتا۔ ہر بھلائی اس نے اپنے ازلی علم کے مطابق تحریر فرمادی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اس نے لکھ لیا۔ یوں سمجھ لیجیے کہ جیسا ہم اپنے ارادے اور اختیار سے کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا یعنی اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا ورنہ جزا و سزا کا فلسفہ

بے معنی ہو کر رہ جاتا، یہی عقیدہ تقدیر ہے۔

قضا و تقدیر کی تین قسمیں ہیں

۱) قضائے مبرم حقیقی: یہ لوح محفوظ میں تحریر ہے اور علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں، اسکا بدلنا ناممکن ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بھی اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرنے لگیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔

۲۔ قضائے معلق: اس کا صحف ملائکہ میں کسی شے پر معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے، اس تک اکثر اولیاء اللہ کی رسائی ہوتی ہے۔ یہ تقدیر ان کی دعا سے یا اپنی دعا سے یا والدین کی خدمت اور بعض نیکیوں سے خیر و برکت کی طرف تبدیل ہو جاتی ہے اور اسی طرح گناہ و ظلم اور والدین کی نافرمانی وغیرہ سے نقصان کی طرف تبدیل ہو جاتی ہے۔

۳۔ قضائے مبرم غیر حقیقی: یہ صحف ملائکہ کے اعتبار سے مبرم ہے مگر علم الٰہی میں معلق ہے اس تک خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے نبی کریم ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ بعض مقرب اولیاء کی توجہ سے اور پر خلوص دعاؤں سے بھی یہ تبدیل ہو جاتی ہے۔ سرکار غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں۔ حدیث پاک میں اسی کے بارے میں ارشاد ہوا، بیشک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

مثال کے طور پر فرشتوں کے صحیفوں میں زید کی عمر 60 برس تھی اس نے سرکشی و نافرمانی کی تو ۱۰ برس پہلے ہی اسکی موت کا حکم آ گیا۔

عقیدہ: قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آ سکتے اس لیے ان میں بحث اور زیادہ غور و فکر کرنا ہلاکت و گمراہی کا سبب ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو ہم اور آپ کس گنتی میں ہیں۔ بس اتنا سمجھ لیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پتھر کی طرح بے اختیار و مجبور نہیں پیدا کیا بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار دیا ہے کہ اپنے بھلے برے اور نفع نقصان کو پہچان سکے اور اس کے لیے ہر قسم کے اسباب بھی مہیا کر دیے ہیں جب بندہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے اسباب اختیار کرتا ہے اسی بنا پر مؤاخذہ اور جزا و سزا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل

مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔

عقیدہ: ہدایت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے حبیب کبریا ﷺ وسیلہ ہیں چنانچہ ارشاد ہوا، ''اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے رہو''۔(الشوریٰ:۵۲) شفا دینے والا وہی ہے مگر اسکی عطا سے قرآنی آیات اور دواؤں میں بھی شفا ہے ارشاد ہوا، ''اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔(بنی اسرائیل:۸۲) شہد کے بارے میں فرمایا گیا، اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے''۔(النحل ۶۹)

بیشک اللہ تعالیٰ ہی اولاد دینے والا ہے مگر اسکی عطا سے مقرب بندے بھی اولاد دیتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے فرمایا، ''میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں''۔(مریم:۱۹، کنزالایمان) اللہ عزوجل ہی موت اور زندگی دینے والا ہے مگر اس کے حکم سے یہ کام مقرب بندے کرتے ہیں ارشاد ہوا، ''تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے''۔(السجدہ:۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے، ''میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے(آل عمران:۴۹) سورۃ النازعات کی ابتدائی آیات میں فرشتوں کا تصرف و اختیار بیان فرمایا گیا۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات بندوں کے لیے صراحۃ بیان ہوئی ہیں جیسے سورۃ الدھر آیت ۲ میں حضور اکرم ﷺ کو شہید فرمایا گیا سورۃ التوبۃ آیت ۱۲۸ میں حضور علیہ السلام کا ''رؤف و رحیم'' ہونا بیان فرمایا گیا اسی طرح حیات، علم، کلام، ارادہ وغیرہ متعدد صفات بندوں کے لیے بیان ہوئی ہیں۔ اس بارے میں یہ حقیقت ذہن نشین رہے کہ جب کوئی صفت اللہ تعالیٰ کے لیے بیان ہوگی تو وہ ذاتی، واجب، ازلی، ابدی، لامحدود اور شان خالقیت کے لائق ہوگی اور جب کسی مخلوق کے لیے ثابت ہوگی تو عطائی، ممکن، حادث، عارضی، محدود اور شان مخلوقیت کے لائق ہوگی پس جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کسی اور ذات کے مشابہ نہیں اسی طرح اس کی صفات بھی مخلوق کی صفات کے مماثل نہیں۔

☆......استعانت کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور مجازی۔ استعانت حقیقی یہ ہے کہ کسی کو قادر بالذات،

Marfat.com
Marfat.com

مالک مستقل اور حقیقی مددگار سمجھ کر اس سے مدد مانگی جائے یعنی اسکے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ وہ عطائے الٰہی کے بغیر خود اپنی ذات سے مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے غیر خدا کے لیے ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے اور کوئی مسلمان بھی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کے متعلق ایسا عقیدہ نہیں رکھتا۔

استعانت مجازی یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا مظہر، حصول فیض کا ذریعہ اور قضائے حاجات کا وسیلہ جان کر اس سے مدد مانگی جائے اور یہ قطعاً حق ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کو مددگار بنانے کی دعا کی جو قبول ہوئی۔ (طٰہٰ: ۳۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے مدد مانگی۔ (آل عمران: ۵۲) ایمان والوں کو صبر اور نماز سے مدد مانگنے کا حکم دیا گیا۔ (البقرہ: ۱۵۳)

• عقائد اہلسنّت متعلقہ رسولِ اعظم ﷺ:

نورِ مصطفیٰ ﷺ:

القرآن: قد جآء کم مّن اللہ نورٌ وّ کتبٌ مبین ۝

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور ایک روشن کتاب۔

(سورۂ مائدہ۔ پارہ نمبر ۶۔ آیت نمبر ۱۵)

مفسر اسلام حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت میں نور سے مراد حضور ﷺ ہیں اور کِتٰبٌ مُبین سے مراد قرآن مجید ہے۔

عقیدہ: اہلسنّت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ نوری بشر ہیں حضور ﷺ کی نورانیت پر بھی ایمان رکھا جائے اور حضور ﷺ کی بشریت پر بھی رکھا جائے ورنہ قرآنی آیت کا انکار ہوگا حضور ﷺ سراپا نور ہو کر بشری لبادے میں اس لئے تشریف لائے کہ بندوں کو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر نور کی طرف لایا جائے یہی عقیدہ صحابی رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہے۔

علمِ غیب رسول ﷺ:

القرآن: وما ھُو علی الغیب بضنین

ترجمہ: یہ نبی ﷺ غیب کی خبریں بتانے میں بخیل نہیں۔ (پارہ 30: آیت نمبر 24 سورہ)

القرآن: علمُ الغیب فلا یُظھرُ علیٰ غیبہ احداً ہ الا من ارتضیٰ من رّسول فانّہٗ یسلُکُ من بین یدیہِ و من خلفہٖ رصدًا (سورۂ جن آیت 26/27، پارہ 29)

ترجمہ: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ ان کے آگے پیچھے پہرہ مقرر ہے۔

عقیدہ: اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے جو کہ عطائی ہے اسی لئے حضور ﷺ نے قیامت تک کے سارے حالات اپنی زبان سے بتادیئے۔

حاضر وناظر رسول ﷺ:

القرآن: النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھمo

ترجمہ: نبی ﷺ مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔ (سورۂ الاحزاب آیت نمبر 6)

القرآن: واعلموا ان فیکم رسول اللہo

ترجمہ: اور جان لو تم میں اللہ کے رسول ہیں۔ (سورۂ حجرات آیت نمبر ۷)

القرآن: انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیراo

ترجمہ: ہم نے تمہیں حاضر وناظر، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا بھیجا۔ (سورۂ فتح آیت نمبر ۸)

عقیدہ: ہم اہلسنّت وجماعت کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے کہ حضور ادھر بھی ہیں، اُدھر بھی ہیں یہاں بھی ہیں وہاں بھی ہیں، بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اپنی روحانی طاقت سے اس دنیا کو بعد وصال بھی ایسے دیکھتے ہیں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی میں رائی کے دانے کو دیکھتے ہیں ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی عطا سے چاہیں تو اپنے غلاموں کی رہنمائی کیلئے پہنچتے ہیں۔

عصمت انبیاء علیہم السلام:

القرآن: ان عبادی لیس لک علیھم سلطنo

ترجمہ: اے ابلیس میرے خاص بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 65، پارہ 15)

القرآن: ولا غوینھم اجمعین الاعبادک منھم المخلصینo

ترجمہ: کہ اے مولیٰ (جل جلالہ) ان سب کو گمراہ کرونگا، سوا تیرے خاص بندوں کے۔

عقیدہ: اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں تک شیطان کی پہنچ نہیں کہ انہیں گمراہ کر سکے شیطان تو انبیاء کرام کو معصوم مان کر ان کے بہکانے سے اپنی معذوری ظاہر کرے مگر اس زمانے کے نام نہاد مسلمان انبیاء کرام علیہم السلام کو مجرم کہتے ہیں یقیناً وہ مردود شیطان سے بھی بدتر ہیں۔

سرکارِ اعظم ﷺ کے اُمّی ہونے کا کیا عقیدہ ہے:

القرآن: الرحمن o علم القرآن o خلق الا نسان علمه البيان o

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان و ما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

القرآن: وانزل الله عليک الكتب والحكمة وعلمک مالم تكن تعلم o

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے۔

(سورۃ النساء، پارہ 5، آیت نمبر 113)

عقیدہ: اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ کے اُمّی لقب کا معنی یہ ہے کہ "نہ پڑھا" کسی سے نہ پڑھا صرف اللہ تعالیٰ سے پڑھا اوپر والی قرآن مجید کی دونوں آیات سے واضح ثبوت ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو سارے علوم سکھا دیئے پھر وہ لکھنے کا کونسا علم ہو سکتا ہے جو سرکارِ اعظم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نہ سکھایا ہو۔

سرکارِ اعظم ﷺ نے ایّامِ علالت میں قلم و دوات منگوایا اس کے علاوہ بادشاہوں کو خطوط لکھے اپنے دستخط بھی فرمائے۔

والدین رسول ﷺ کا مسلمان ہونا:

القرآن: ربنا وابعث فيهم رسولاً o

ترجمہ: (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی) خدایا اسی اُمت مسلمہ میں آخری رسول بھیج۔

القرآن: وتقلبک فی السجدین o

ترجمہ: ہم تمہارا نور پاک سجدہ کرنے والوں میں گردش کرتا دیکھ رہے ہیں۔

عقیدہ: اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لیکر جن جن پشتوں سے منتقل ہو کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں چمکے وہ تمام کے تمام مومن، موحد اور جنتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب شمول الاسلام اور حضرت پیر کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ضیاء النبی میں دس محدثین کے نام تحریر کیے ہیں جنہوں نے والدین رسول ﷺ کے مسلمان ہونے پر کتابیں لکھی ہیں لہٰذا والدین رسول ﷺ پر کفر کا فتویٰ لگانے والے خود کافر ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا مسلمان ہونا:

القرآن: ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب o

ترجمہ: (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی) اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب ہوگا۔ (سورۂ ابراہیم، پارہ ۱۳، آیت نمبر ۴۱)

عقیدہ: اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ مومن، موحد اور جنتی تھے آزر بت پرست آپ کا چچا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کی مغفرت کے لئے دعا کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ مسلمان تھے کیونکہ کافر کے لئے مغفرت کی دعا نہیں کی جاتی۔

غیر اللہ کو لفظ "یا" کیساتھ پکارنا:

القرآن: یا ایھا النبیُّ ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی ﷺ)

القرآن: یا ایھا المزّمّلُ ترجمہ: اے جھرمٹ مارنے والے۔

القرآن: قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ط

ترجمہ: تم فرماؤ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔

(سورۃ الزمر، پارہ 24، آیت 53)

عقیدہ: اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ یارسول اللہ ﷺ، یاعلی اور یاغوث اعظم کہنا جائز ہے۔ قرآن مجید کی تینوں آیتوں میں غیر اللہ کے لئے لفظ "یا" استعمال کیا گیا ہے اگر غیر اللہ کو "یا" کہہ کر پکارنا غلط ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں کبھی اس کا حکم نہ دیتا۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا:

القرآن: فان اللّٰہ ھو مولیه و جبریل و صالح المومنین والملئکة بعد ذلک ظھیر o

ترجمہ: بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد کرتے ہیں۔ (سورۂ تحریم آیت 4، پارہ 28)

القرآن: انما ولیکم اللّٰہ و رسوله والذین امنوا o

ترجمہ: تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اسکا رسول اور ایمان والے۔ (سورۂ مائدہ آیت نمبر 55، پارہ 6)

عقیدہ: اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مدد فرماتے ہیں کہ ان کو مدد کیلئے پکارنا قرآن سے ثابت ہے قرآن مجید نے انہیں مومنوں کا مددگار فرمایا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر "فتح العزیز" میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر جان کر مدد مانگنا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنا ہے۔

وسیلہ پکڑنا:

القرآن: وابتغوا الیه الوسیلة o

ترجمہ: اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (سورۂ مائدہ آیت 35)

القرآن: ترجمہ: بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئیں چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ اٹھائے ہوں گے اس کو فرشتے۔

(سورۂ بقرہ، پارہ نمبر 2، آیت نمبر 24)

عقیدہ: اس آیت کی تفسیر خازن تفسیر روح البیان، تفسیر مدارک اور جلالین شریف وغیرہ میں لکھا ہے کہ تابوت ایک شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا جس میں انبیاء کرام کی تصاویر (یہ تصاویر کسی انسان نے نہ بنائی تھیں) ان کے مکانات کے نقشے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصاء وغیرہ تبرکات تھے۔ بنی اسرائیل جب دشمن سے جنگ کرتے تو برکت کے لئے اس کو سامنے رکھتے تھے جب دعا کرتے تو برکت کیلئے اس کو سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے۔ لہٰذا وسیلہ پکڑنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہی اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

بزرگانِ دین کے تبرکات کے برکات:

القرآن: ترجمہ: بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آئیگا۔ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھائے ہوں گے اس کو فرشتے۔

(سورہ بقرہ، آیت نمبر 248، پارہ 2)

عقیدہ: اس آیت کی تفسیر میں تفسیر خازن، روح البیان، مدارک وغیرہ میں لکھا ہے کہ تابوت ایک شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تصاویر (یہ تصاویر کسی انسان نے نہیں بنائی تھیں بلکہ قدرتی تھیں) ان کے مکانات کے نقشے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصاء وغیرہ تبرکات تھے۔ بنی اسرائیل جب دعا کرتے تو برکت کیلئے اس کو سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے تبرکات میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔

القرآن: ارکعن برجلک ھذا مغتسل بارد وشراب ٥

ترجمہ: گویا حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں سے جو پانی پیدا ہوا وہ شفا بنا۔

سورہ یوسف میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتا جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے لگایا تو ان کی ظاہری آنکھیں روشن ہو گئیں معلوم ہوا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت ہو جائے وہ بابرکت ہو جاتی ہے۔

القرآن: وذکّرھم بایّام اللّٰہِ ط

ترجمہ: اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔ (سورۂ ابراہیم آیت نمبر 5، پارہ 13)

عقیدہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دن یاد دلاؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نعمتیں اُتاریں۔ جیسے غرق فرعون، من وسلویٰ کا نزول وغیرہا۔ معلوم ہوا کہ جن دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو نعمت دے ان کی یادگار منانے کا حکم ہے۔

دن مقرر کر کے ایام اس لئے منائے جاتے ہیں تاکہ لوگ مقررہ وقت دن اور تاریخ میں فلاں جگہ جمع ہو جائیں اس کے علاوہ دن مقرر کرنے کا کوئی مطلب نہیں۔

ہر جگہ ہر وقت درود وسلام پڑھنا چاہیے:

القرآن: ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (سورۂ احزاب آیت نمبر 52، پارہ 22)

مفسرین نے اس آیت کو دلیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ درود وسلام ہر وقت پڑھا جائے اس میں وقت کی قید نہیں ہے لہٰذا ہر وقت درود وسلام پڑھا جائے اذان سے پہلے، اذان کے بعد، نماز سے پہلے، نماز کے بعد، چلتے پھرتے ہر وقت پڑھا جائے۔

حدیث: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ مدینے میں میرا گھر سب سے بلند تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے دعائیہ کلمات کہہ کر اذان دیتے۔ اے اللہ تحقیق میں تیری حمد کرتا ہوں اس بات پر تجھ سے مدد چاہتا ہوں کہ اہلِ قریش تیرے دین کو قائم کریں۔ (بحوالہ: ابوداؤد جلد اوّل ص 84)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے قریش کیلئے دُعا کرتے تھے اور ہم حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھتے ہیں اگر اذان سے پہلے کچھ پڑھنا اذان کو بڑھانا اور بدعت ہوتا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہرگز دُعا نہ کرتے۔ معلوم ہوا کہ اذان سے پہلے کچھ ذکر و درود کرنا بدعت نہیں بلکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

اذان میں اوراذان کے علاوہ انگوٹھے چومنا:

حدیث شریف: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اذان دیتے ہوئے جب اشھد ان محمداً پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا یہ دیکھ کر سرکار ﷺ نے فرمایا جو میرے صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح کرے تو میں (ﷺ) کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کرونگا۔ (بحوالہ: موضوعاتِ کبیر، مقاصدِ حسنہ ص 384)

اُمت کے امام ملاعلی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف نہیں ہے۔ فقہ حنفی کی معتبر کتب شرح وقایہ، ردالمحتار شرح درمختار، طحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہ میں انگوٹھے چومنے کو جائز و مستحب لکھا ہے۔

میلادالنبی ﷺ منانا:

القرآن: قل بفضل اللّٰہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحواؕ ھو خیر مما یجمعون٥

(سورۂ یونس، آیت نمبر 58، پارہ 11)

ترجمہ: فرمادیجئے یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے ان پر خوشی منائیں وہ انکے دھن دولت سے بہتر ہے۔

عقیدہ: معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ رحمت پر خوشی مناؤ تو اے مسلمانو! جو ما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین یعنی سارے عالمین کیلئے رحمت ہیں اُن کی آمد کے دن جشنِ ولادت پر کیوں خوشی نہ منائی جائے۔

القرآن: (ترجمہ): (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی) ہم پر آسمان سے خوان نعمت اتاروہ ہمارے لئے عید ہوجائے اگلوں اور پچھلوں کی۔ (سورۂ مائدہ، آیت نمبر 114، پارہ 6)

عقیدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ خوانِ نعمت اُترنے والا دن عید ہو تو جس دن نعمتوں کے سردار ﷺ اس دنیائے فانی میں تشریف لائیں وہ دن عید کیسے نہ ہو۔

میلاد کے اصطلاحی معنیٰ حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں آپ ﷺ کے معجزات و

کمالات بیان کرنا۔ حدیث شریف کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف میں صاحبِ مشکوٰۃ رضی اللہ عنہ نے ایک باب باندھا جسکا نام بابِ میلاد النبی ﷺ رکھا۔

عرب شریف میں آپ جائیں تو وہاں کے اسلامی کیلنڈر میں ماہِ ربیع الاول کے مہینے پر لکھا ہوا ہے۔ ''میلادی'' یہ اب بھی موجود ہے آپ دیکھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تذکرہ میلاد بیان فرما کر میلاد منایا۔ سرکارِ اعظم ﷺ نے ہر پیر کو روزہ رکھ کر میلاد منایا، اولیاء کرام میں امام شامی، محدث ابنِ جوزی، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی میلاد منایا اور ان کی کتب میں بھی ثبوت موجود ہیں۔

حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان قرآن مجید پڑھتے تھے مگر بغیر اعراب کا، قرآن مجید بالکل سادہ ہوتے تھے آجکل عمدہ سے عمدہ چھپائی ہوتی ہے، اُس وقت مسجدیں بالکل سادہ اور بغیر محراب کی ہوتی تھیں، مگر آج عالیشان اور محراب والی ہوتی ہیں، اُس وقت ہاتھوں کی انگلیوں پر ذکر اللہ ہوتا تھا، آجکل خوبصورت تسبیحوں کو استعمال کیا جاتا ہے الغرض کہ اسی طرح میلاد میں بھی آہستہ آہستہ رنگ آمیزیاں کر کے اسکو عالیشان کر کے منایا گیا، جب وہ سب کام بدعت نہیں ہیں تو پھر میلاد منانا کیسے بدعت ہو سکتا ہے۔

مزارات پر حاضری:

القرآن: سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الا قصیٰ الذی برکنا حولہ لنریہ من ایتنا o

ترجمہ: پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 1)

مفسرین نے الذی برکنا حولہٗ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے اردگرد برکتوں سے مُراد مزارات انبیاء علیہم السلام ہیں۔

اشرفعلی تھانوی صاحب نے اپنی تفسیر میں الذی بٰرکنا حولهٗ (الآیة) کے تحت مسجد اقصیٰ کے اردگرد برکتوں سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات بتایا ہے۔ یعنی ان کے مزارات کا بابرکت ہونا قرآن سے ثابت ہے۔

حضور ﷺ ان کے مزارات پر بھی گئے یعنی اللہ تعالیٰ انہیں لے گیا اس سے معلوم ہوا کہ مزارات پر جانا اور ان کا بابرکت ہونا قرآن سے ثابت ہے اس کے علاوہ حضرت ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ والی روایت جسے مقدمہ شامی جلد اول میں بیان کیا گیا ہے جس میں ہے کہ حضور ﷺ شہداء کے مزارات پر جایا کرتے تھے اسی مقدمہ شامی میں یہ بات بھی موجود ہے کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے دُعا فرماتے تھے۔

معلوم ہوا کہ مزارات پر حاضری دینا اور اس کے برکات قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔

بدمذہبوں کے دلائل کے جواب:

القرآن: (ترجمہ) اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے جو قیامت تک اسکی نہ سنیں اور انہیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان سے منکر ہو جائیں گے۔ (سورۂ احقاف، پارہ:۲۶، آیت نمبر ۵،۶)

بدمذہب اس آیت کو اہل اللہ کے چاہنے والوں پر چسپاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اولیاء اللہ قیامت کے دن ماننے والوں کے دشمن بن جائیں گے۔

حالانکہ اس آیت میں بت پرستوں کا ذکر ہے مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ بتوں کو کہا گیا ہے کیونکہ وہ جماد اور بے جان ہیں قیامت کے دن بت اپنے پجاریوں سے کہیں گے جو ان کی عبادت کرتے تھے ہم نے ان کو عبادت کی دعوت نہیں دی اور حقیقتاً یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

القرآن: (ترجمہ) ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لئے کہتے

ہیں ہم تو انہیں صرف اتنی بات کیلئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے نزدیک کردیں اللہ ان پر فیصلہ کردیگا۔(سورۃ الزمر، پارہ:۲۳، آیت نمبر ۳ کا کچھ حصہ)

اس آیت کے متعلق مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں معبود اور والی سے مراد بت پرست ہیں۔

الحمدللہ ہم اہلسنّت و جماعت اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جان کر صرف اور صرف ان سے فیض حاصل کرنے کے لئے ان کی محبت میں ان کے مزارات پر حاضری دیتے ہیں ان کے دربار میں حاضر ہو کر اُن کی پوجا نہیں کرتے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ جان کر جاتے ہیں یہ کہنا کہ ہم خدا جان کر اُن کے پاس جاتے ہیں یہ سراسر الزام ہے اور مسلمانوں کے فعل کو بت پرستوں سے ملانا جاہلوں کا طریقہ ہے۔

مزارات پر گنبد اور عمارت بنانا قرآن مجید سے ثابت ہے

القرآن: اذیتنازعون بینهم امر هم فقالوا ابنوا علیهم بنیانا ط ربهم اعلم بهم ط قال الذین غلبوا علی امرهم لنتخذن علیهم مسجداO

ترجمہ: جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔(سورۂ کہف، پارہ:۱۵ آیت نمبر ۲۱ کا کچھ حصہ)

مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ واقعہ اصحاب کہف کا ہے حکم ہوا کہ ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنائیں میں جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں (مدارک)۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجد بنانا اہلِ ایمان کا قدیم ترین طریقہ ہے قرآن مجید میں اس کا ذکر فرمانا اور اسکو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی دلیل ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قرب میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے

مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔

تفسیر روح البیان میں ہے اس آیت میں بنیا نا کی تفسیر میں فرمایا کہ دیوارے کہ از چشم مردم پوشیدہ شوند یعنی لا یعلم احد تربتھم وتکون محفوظة من تطرق الناس کما حفظت تربت رسول اللہ ﷺ بالحظیرة یعنی انہوں نے کہا کہ اصحاب کہف پر ایسی دیوار بناؤ جوان کو گھیرے اوران کے مزارات لوگوں کے جانے سے محفوظ ہو جائیں جیسے کہ حضور ﷺ کی قبر شریف چار دیواری سے گھیر دی گئی ہے مگر یہ بات نا منظور ہوئی تب مسجد بنائی گئی۔

روح البیان جلد تیسری پارہ 1 زیر آیت: انما یعمر مسجد اللہ من امن باللہ میں ہے کہ علماء اور اولیاء صالحین کی قبروں پر عمارات بنانا جائز ہے جبکہ اس سے مقصود لوگوں کی نگاہوں میں عظمت پیدا کرنا ہوتا ہے کہ لوگ اس قبر والے کو حقیر نہ جانیں۔

نجدی حدیث لاتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ تصویر کو مٹا دو اور اونچی قبر کو برابر کر دو؟

جن قبروں کو گرا دینے کا حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا گیا وہ کفار کی قبریں تھیں مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں کیونکہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ کے دفن میں حضور ﷺ شرکت فرماتے تھے نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کوئی کام حضور ﷺ کے مشورے کے بغیر نہ کرتے تھے لہٰذا اُس وقت جس قدر مسلمانوں کی قبریں بنیں وہ یا تو حضور ﷺ کی موجودگی میں یا آپ ﷺ کی اجازت سے تو وہ کون سے مسلمان کی قبریں تھیں جو کہ ناجائز بن گئیں اور ان کو مٹانا پڑا ہاں عیسائیوں کی قبریں اونچی ہوتی تھیں۔ جنہیں مٹانے کا حکم سرکار ﷺ نے دیا۔

نذر و نیاز کی کیا حقیقت ہے؟:

القرآن: حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ به.

ترجمہ: تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر اللہ کا نام پکارا گیا۔
(سورۂ مائدہ، پارہ:۶، آیت نمبر۶)

القرآن: انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللّٰہ بہ ٥

ترجمہ: تم پر یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ (سورۂ نحل، پارہ ۱۴، آیت نمبر ۱۱۵)

عقیدہ: اہلسنّت کے نزدیک معنی یہ ہیں کہ بوقت ذبح کسی جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے جیسا کہ معتبر تفاسیر میں ہے بیضاوی، مدارک، ابن عباس، خازن وغیرہ ان تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ بوقت ذبح کسی غیر کا نام جانور پر پکارا تو وہ حرام ہے ورنہ حرام نہیں بلکہ حلال ہے جیسا کہ آجکل اولیاء کی روح کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے یہ صحیح ہے۔

اب ہمارے مؤقف کی تائید میں معتبر تفاسیر کے حوالے ملاحظہ ہوں۔

۱)......تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے:

وما اھل بہ لغیر اللّٰہ ای ذبح لغیر اسم اللّٰہ عند الاصنام ٥

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کے نام کے بغیر بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۲)......تفسیر جلالین میں ہے:

ترجمہ: ذبح کرتے وقت جس غیر خدا کا نام لیں وہ بھی حرام ہے اور ہلال کے معنی پکارنے اور نام لینے کے ہیں جب کفار ذبح کرتے وقت اپنے بتوں کے نام لے کر ذبح کرتے تھے اور چھری پھراتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ جس کے ذبح کرتے وقت بتوں کا نام لیا جائے وہ حرام ہے۔

ان تمام تفاسیر سے ثابت ہوا کہ بوقت ذبح جس جانور پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے اس کا کھانا حرام ہے، مشرکینِ عرب بتوں کی قربانی کے جانور پر وقت ذبح غیر اللہ کا نام لیتے تھے اور جس جانور پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ حلال ہے اگرچہ عمر بھر اس کو غیر اللہ کے نام سے پکارا ہو مثلاً یہ کہا زید کی گائے، عبدالرحمٰن کا دنبہ، عقیقے کا بکرا اگر بوقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہا گیا ہو وہ جانور حلال ہے۔

ہندوؤں کا بت پر چڑھاوے چڑھانا:

ہندوؤں نے بتوں کے الگ الگ نام رکھے ہوئے ہیں، وہ مندر، پر جاکر بتوں کا نام لیکر جانوروں اور دیگر چیزوں کی بلی چڑھاتے ہین جو کہ حرام ہے۔

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا:

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا خالقِ حقیقی مانتے ہیں اولیاء کرام کو مراتب اور القاب اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں نذر و نیاز اولیاء اللہ کے ایصالِ ثواب کے لئے کی جاتی ہے مسلمان جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں پھر اس کا ثواب اولیاء اللہ کو ایصال کرتے ہیں۔

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے عید الاضحیٰ پر ایک مینڈھا ذبح کر کے فرمایا یہ قربانی میری اور میری اُمت کے ان اشخاص کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ (بحوالہ ابوداؤد، کتاب الاضاحی)

جس طرح سرکارِ اعظم ﷺ جانور ذبح کر کے اُمت کو ثواب دیتے تھے ہم اسی طرح جانور ذبح کر کے اولیاء اللہ کو ثواب ایصال کرتے ہیں جو کہ جائز ہے۔

ولایت کی حقیقت قرآن مجید سے

القرآن: الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ○ الذین امنوا و کانوا یتقون ○ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ○

ترجمہ: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

(سورۂ یونس، پارہ ۱۱، آیت نمبر ۶۲، ۶۳، ۶۴)

اس آیت میں تمام اولیاء اللہ جو قیامت تک آئیں گے ان سب کی ولایت کا تذکرہ موجود ہے ولایت قرآن کی صریح آیت سے ثابت ہے لہٰذا اس کا انکار قرآن کا انکار ہے جو کفر ہے۔

عقیدہ: اس آیت میں ولایت کے علاوہ اولیاء اللہ کو دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی کے لئے

خوشخبری بھی دی۔ تمام اولیاء اللہ مثلاً غوث اعظم، حضرت خواجہ اجمیری، حضرت داتا علی ہجویری وغیرہا جب اپنی ظاہری زندگی میں تھے جب بھی لوگ انہیں اللہ تعالیٰ کا ولی مانتے تھے اور اب وصال کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں دنیا انہیں ولی اللہ کہہ کر آج بھی یاد کرتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا ولی بناتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں بھی ڈال دیتا ہے کہ ان سے محبت کرو۔

خاصان خدا کا اپنے رب تعالیٰ کی عطا سے مردوں کو زندہ کرنا:

قرآن سے ثبوت:

القرآن: انی قد جئتکم بایة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن اللّٰه و ابرئ الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن اللّٰه o

ترجمہ: میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ (سورۂ آل عمران: پارہ: ۳ آیت نمبر ۴۹)

عقیدہ: اس آیت میں واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی عطا سے شفا دیتے ہیں اور مردوں کو زندہ بھی کرتے ہیں۔

القرآن: و اذ قال موسی لفته لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا o فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما فاتخذ سبیله فی البحر سربا o فلما جا وزا قال لفته اتنا غدائنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا o قال ارئیت اذا اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسنیه الا الشیطن ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا o قال ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اثارھما قصصا o فوجدا عبدا من عبادنا اتینه رحمة من عندنا و علمنه من لدنا علما o

ترجمہ: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں (مدتوں تک) چلا جاؤں گا پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں ایک راہ لی سرنگ بناتی پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ نے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلایا کہ میں اسکا ذکر کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی۔ اچنبھا ہے موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔ (سورۃ الکھف، پارہ: ۱۵، آیت نمبر ۶۰ تا ۶۵)

عقیدہ: مفسرین اس آیت کی تفسیر میں مکمل واقعہ یوں بیان کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم جن کا نام یوشع بن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت وصحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپکے ولی عہد ہیں بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ کیا گیا تھا اس لئے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں نہ پہنچوں پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لیکر روانہ ہوئے۔ ایک جگہ پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا وہاں دونوں حضرات نے آرام کیا اور مصروف خواب ہو گئے بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہو گئی جس کو پکا کر لائے تھے زندہ ہو کر دریا میں گر گئی۔ اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور محراب سی بن گئی۔ حضرت یوشع بن نون کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا۔ یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تو منزل مقصود سے آگے پہنچ کر تکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمانے پر خادم نے معذرت کی مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول
زندہ ہو

Marfat.com
Marfat.com

مقصود کی علامت ہے جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی جو چادر اوڑھے آرام فرماتے تھے وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

دلیل: حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں یا ولی۔ اس واقعہ کو مفسرین بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس جگہ خضر جلوہ افروز تھے اسی جگہ اس مچھلی کو حیات مل گئی پھر جب اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ اپنی زبان سے یہ کہہ دے کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو مردہ انسان میں حیات کیسے نہ آجائے۔ الغرض کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کی عطا سے مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں انہیں یہ طاقت اللہ تعالیٰ کے طرف سے عطا کردہ ہے اور یہ قرآن سے ثابت ہے۔

سرکارِ اعظم ﷺ کا ادب رکن ایمان

القرآن: یاایها الذین امنوا استجیبوا للّٰه واللرسول اذ دعا کم لما یحییکم واعلموا ان اللّٰه یحول بین المراء وقلبه وانه الیه تحشرون o

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اسکے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔ (سورۂ انفال، پارہ: ۹، آیت نمبر ۲۴)

القرآن: فالذین امنوا به وعززوه ونصروه واتبعو االنور الذی انزل معه۔

ترجمہ: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا۔ (سورۂ اعراف، پارہ: ۹ آیت نمبر ۱۵۷ کا کچھ حصہ)

عقیدہ: مفسرین نے اس آیت سے ثابت کیا ہے کہ سرکار اعظم ﷺ کی تعظیم ایمان کا رکن ہے اور نور سے مراد قرآن ہے جس نبی ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن نور ہے تو پھر نورِ مصطفیٰ ﷺ کا کیا عالم ہوگا۔

القرآن: یاایھا الذین امنو الا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون○

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور چلاّ کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (سورۂ حجرات، پارہ:۲۶، آیت نمبر۲)

عقیدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب بارگاہِ رسالت ﷺ میں کچھ عرض کرو تو نیچی آواز میں عرض کرو یہی دربارِ رسالت ﷺ کا ادب واحترام ہے کہیں اگر تمہاری آواز اونچی ہوگئی تو عمر بھر کے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی جس کے دربار کا یہ ادب ہو خود اس ذات پاک مصطفیٰ ﷺ کا کتنا ادب ہوگا۔

القرآن: ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون ○ولو انھم صبروا حتی تخرج الیھم لکان خیرا لھم ط

ترجمہ: بے شک وہ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔

(سورۂ حجرات، پارہ۲۶، آیت نمبر۴،۵)

شانِ نزول: یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی خدمت اقدس میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ آپ ﷺ آرام فرمارہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے سرکارِ اعظم ﷺ کو پکارنا شروع کیا سرکار اعظم ﷺ تشریف لائے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور سرکارِ اعظم ﷺ کی بارگاہ کا ادب سکھایا اور فرمایا گیا کہ اس طرح بے ادبی سے پکارنے والے جاہل اور بے عقل ہیں اور یہ بھی فرمایا گیا کہ ادب سے بارگاہ میں کھڑے رہو اور صبر کرو کب تک! جب تک ہمارا محبوب ﷺ خود حجرے سے باہر تشریف نہ لائے۔

معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم کا ادب قرآن سے ثابت ہے اور اسکا منکر کافر ہے۔

گستاخ رسول ﷺ کافر ہے

القرآن: یاایھا الذین امنوالا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیمo

ترجمہ: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (سورۂ بقرہ، پارہ:۲، آیت نمبر۱۰۴)

شانِ نزول: جب سرکار اعظم ﷺ اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے ''راعنا یا رسول اللہ'' ﷺ یعنی اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے حال کی رعایت فرمایئے، یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقعہ دیجئے۔ یہودی لغت میں یہ کلمہ سوءادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردونگا۔

القرآن: النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم۔

ترجمہ: یہ نبی (ﷺ) مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔ (سورۂ احزاب، پارہ:۲۱، آیت نمبر۶)

اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ انسانوں کی شہہ رگ سے زیادہ قریب ہے اسی طرح حضور ﷺ مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں اب جو مومن ہوگا اس کے رسول ﷺ قریب ہوں گے اور جو مومن نہ ہو وہ چاہے انکار کرتا رہے اور قریب وہی ہوگا جو حیات اور حاضروناظر ہوگا اور اس کا انکار قرآنِ مجید کا انکار ہے۔

ہم سرکارِ اعظم ﷺ کو ہرگز اس طرح حاضروناظر نہیں مانتے کہ ادھر بھی ہیں، ادھر بھی ہیں، یہاں بھی ہیں، وہاں بھی ہیں بلکہ اپنی قبرِ انور میں حیات ہیں اور اپنے رب کی عطا سے جب چاہیں جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں۔ یہ اصل اسلامی اور ایمانی عقیدہ ہے۔

سرکارِ اعظم ﷺ پر نبوت ختم

القرآن: ماکان محمدا ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؕ وکان اللہ بکل شئ علیماo

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے (یعنی خاتم النبیین) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورۂ احزاب، پارہ:۲۲، آیت نمبر۴۰)

القرآن: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ؕ

ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (سورۂ مائدہ، پارہ:۶ آیت نمبر۳ کا کچھ حصہ)

ان دونوں آیتوں میں ختم نبوت کا ذکر ہے پہلی آیت میں واضح لفظ خاتم النبیین استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی آخری نبی ہیں دوسری آیت میں دین کا مکمل ہونا بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ جب دین اسلام پر مکمل ہوگیا تو اب کوئی نیا نبی نہیں آئیگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قُربِ قیامت میں آئیں گے نبی بن کر نہیں بلکہ اُمتی بن کر آئیں گے لہٰذا انکارِ ختم نبوت کفر ہے کیونکہ قرآن مجید سے حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ثابت ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام پیدائشی نبی ہوتے ہیں بقول قرآن

القرآن: واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ ؕ

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ (سورۂ آل عمران، پارہ:۳، آیت نمبر۸۱)

اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ازل میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام جو

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک آنے والے تھے تمام سے سرکار اعظم ﷺ کی نسبت عہد لیا۔ اسی آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کو نبوت دنیا میں بھیجنے کے بعد نہیں دیتا بلکہ نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے نبوت کے ملنے اور اعلان میں بہت فرق ہے۔

القرآن: قال انی عبداللہ ط اتنی الکتب وجعلنی نبیاo

ترجمہ: (بچہ نے) فرمایا میں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ (سورۂ مریم، پارہ:۱۶، آیت نمبر۳۰)

اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں تو آپ نے سب سے پہلے اپنے بندے ہونے کا اقرار کیا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ سمجھیں۔ کتاب سے انجیل مراد ہے آپ نے نبوت اور کتاب ملنے کی خبر دی یہ خبر آپ نے پیدا ہوتے ہی دی۔ معلوم ہوا کہ نبی کو نبوت اللہ تعالیٰ نے ازل میں ہی عطا فرمادی تھی مگر کسی نے اعلان پیدا ہوتے ہی کیا، کسی نے اعلان چالیس سال کی عمر میں کیا یہ سب اللہ تعالیٰ کا حکم تھا لہٰذا نبوت ملنے میں اور اعلانِ نبوت میں بہت فرق ہے۔

اولیاءاللہ کی کرامت کا ثبوت قرآن مجید سے

القرآن: قال یایھا الملؤا ایکم یاتینی بعرشھا قبل ان یاتونی مسلمین o قال عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی علیہ لقوی امین o قال الذی عندہ علم من الکتب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک فلما راہ مستقرا عندہ قال ھذا من فضل ربی وقف

ترجمہ: (سلیمان نے) فرمایا اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قادر اور امانتدار ہوں اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پلک

کے جھپکنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔(سورۂ نمل، پارہ ۱۹، آیت نمبر ۳۸، ۳۹، ۴۰)

مفسرین اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ ملکہ سبا بلقیس کا بہت وسیع و عریض تخت تھا حضرت سلیمان علیہ السلام اس وسیع و عریض تخت کو جس کا طول اسی گز عرض چالیس گز سونے چاندی کا جواہرات کیساتھ مرصع تھا اس کو اتنا دور سے منگوانا چاہتے تھے تا کہ ملکہ بلقیس کو اللہ تعالٰی کی قدرت سے اپنا معجزہ دکھادیں چنانچہ آپ نے اپنے درباریوں سے کہا تو جواب میں ایک خبیث جن کھڑا ہوا اس نے اجلاس ختم ہونے تک لانے کا جواب دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا مجھے اس سے بھی جلد چاہئے چنانچہ آپ کا وزیر جسکا نام آصف بنؒ برخیا تھا، نے عرض کی میں وہ تخت پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤنگا اس نے ایسا ہی کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آصف بن برخیا جو صرف سلیمان علیہ السلام کی اُمت کا ولی اللہ تھا اور کتاب کا کچھ علم جانتا تھا اس نے لاکھوں میل کا سفر اور پھر اتنا بڑا تخت پلک جھپکنے میں حاضر کیا یہ کرامت ہے اور کرامت وہی ہوتی ہے امر خارق (یعنی جو عادتاً سمجھ سے بالاتر ہو)۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی اُمّت کے ولی اللہ کی یہ شان ہے تو پھر امام الانبیاء ﷺ کے امت کے اولیاء کرام کی کیا شان ہوگی پھر اگر غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ اور ہر ولی اللہ کرامات دکھائیں تو اسکا انکار کیسے کیا جاسکتا ہے کہ یہ قرآن سے ثابت ہے۔

حدیث کی اہمیت

حدیث شریف سرکارِ اعظم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریر (یعنی کسی فعل کو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملاحظہ فرمایا اور اس سے منع نہ فرمایا) کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر سرکارِ اعظم ﷺ کے قول یعنی حدیث کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

القرآن: اطیعوا اللّٰہ والرسول ج فان تولوا فان اللّٰہ لا یحب الکفرین ○

ترجمہ: تم حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔
(سورۂ آل عمران پارہ ۳، آیت نمبر ۳۲)

القرآن: من یطع الرسول فقدا طاع اللہ ج
ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (سورۃ النساء، پارہ: ۵ آیت نمبر ۸۰)

القرآن: وما ینطق عن الھوی o ان ھوالا وحی یوحی o
ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔
(سورۂ نجم، آیت نمبر ۳،۴)

ان تینوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ سرکار اعظم ﷺ کے دہن مبارک سے نکلا ہوا لفظ شریعت ہے اور حدیث ہے اس پر عمل کرنے کا حکم قرآن مجید سے ثابت ہے لہٰذا بات واضح ہوگئی کہ حدیث رسول ﷺ کی بہت اہمیت ہے۔

اسی طرح (معاذ اللہ) قرآن مجید حدیث کا محتاج نہیں بلکہ قرآن کو سمجھنے کے لئے ہم حدیث کے محتاج ہیں۔ قرآن مجید میں ہے نماز قائم کرو، روزہ رکھو، زکوۃ دو، حج کرو وغیرہ وغیرہ اب یہ سمجھنا کہ کیسے نماز پڑھیں، کتنے وقت کی پڑھیں، روزہ کب رکھیں، کب افطار کریں، زکوۃ کتنی دیں، حج کیسے ادا کریں، یہ سب حدیث شریف میں موجود ہے قرآن مجید میں ظاہری طور پر موجود نہیں ہے۔

قرآن مجید شفا اور رحمت ہے

القرآن: وننزل من القران ماھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین لا ولا یزید الظلمین الا خسارا o
ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، پارہ: ۱۵، آیت نمبر ۸۲)

القرآن: یایھا الناس قد جاء تکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور لا وھدی ورحمۃ للمؤمنین o

ترجمہ: اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔ (سورۂ یونس، پارہ: ۱۱، آیت نمبر ۵۷)

ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید شفا اور رحمت ہے لہٰذا اس کو پڑھ کر کسی بیمار یا مریض پر دم کر کے بیمار یا مریض کو کھلایا جا سکتا ہے۔

دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ قرآن مجید رحمت بھی ہے کوئی شخص کلام مجید کی آیتِ مبارکہ کو گھروں پر یا مکانات پر لکھ کر لٹکائے تو اس گھر میں یا دوکان میں رحمت نازل ہوگی، اسی طرح اگر کوئی شخص مرجائے تو اسکے کفن پر شہادت کی انگلیوں سے کلام الٰہی لکھ دیا جائے یا قبر میں میت کے ساتھ رکھ دیا جائے تو اس کی وجہ سے بھی میت پر رحمت الٰہی کی بارش ہوگی۔

مگر ایک چیز کی احتیاط کریں کہ میت کے جسم کے اوپر قرآنی آیات کو نہ رکھا جائے کیونکہ میت کا پھولنا اور پھٹنا اس کے جسم کے عوارضات سے ہے تو ایسی صورت میں ان برکت والے الفاظ کا وہاں ہونا بے ادبی ہوگی ان لئے کوشش کریں کہ قبر کے ایک طرف محراب نما جگہ بنالی جائے وہاں ان تبرکات کو رکھ دیا جائے تا کہ بے ادبی نہ ہو، اور ادب ملحوظ رہے۔

تقلید آئمہ کا ثبوت قرآن سے

القرآن: یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ اطیعو الرسول واولی الامر منکم ج

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں صاحب امر ہیں۔

(سورۂ نساء، پارہ: ۵، آیت نمبر ۵۹)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور صاحب امر کی اطاعت کا حکم دے گیا ہے صاحبِ امر سے مُراد علمائے حق ہیں ان کی بھی اطاعت کا حکم ہے اطاعت سے مراد تقلید ہے صاحب امر میں تمام آئمہ مجتہدین اور علمائے حقہ شامل ہیں۔

القرآن: واتبع سبیل من اناب الی ج

ترجمہ: اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔ (سورۂ لقمٰن، پارہ: ۲۱، آیت نمبر ۱۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دے رہا ہے کہ ہر اس نیک شخص کی پیروی یعنی اطاعت کر جو تیرا رابطہ مجھ سے کرادے معلوم ہوا تقلید یعنی پیروی کرنا اللہ کا حکم ہے اور منع کرنے والے نادان لوگ ہیں۔

امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھنا چاہیے

جب امام قرأت کرے (سورۂ فاتحہ ہو یا دیگر قرأت) تو مقتدی پر لازم ہے کہ وہ خاموش رہے اکیلے نماز پڑھتے وقت سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے مگر جب امام کے پیچھے ہوں تو خاموش رہیں امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

امام کے پیچھے بھی سورۂ فاتحہ پڑھنے سے متعلق جو حدیثیں ہیں وہ اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد منسوخ ہو گئیں۔

القرآن: و اذا قرئ القران فاستمعوا له و انصتوا لعلکم ترحمون o

ترجمہ: جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(سورۂ اعراف، پارہ: ۹، آیت نمبر ۲۰۴)

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد امام کے پیچھے مطلقاً قرأت منع کر دی گئی اور فرمایا گیا خاموش رہا کرو۔

مرشد ورہنما ضروری ہے

القرآن: یوم ندعوا کل اناس بامامهم ج

ترجمہ: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

(سورۂ بنی اسرائیل، پارہ: ۱۵، آیت نمبر ۷۱)

اس آیت مبارکہ کے متعلق مفسرین فرماتے ہیں کہ آدمی جسکی پیروی کرتا تھا جسکا حکم مانتا تھا انہیں اسی نیک لوگوں کے نام سے پکارا جائیگا کہ اے فلاں کے ماننے والے۔

اگر ہم کسی نیک پرہیز گار شخص کے دامن سے وابستہ ہوں گے تو انہیں نیک لوگوں کے ساتھ قیامت کے دن اٹھایا جائیگا۔

القرآن: ومن یُضلل فلن تجد لهٗ ولیًا مرشدًا o

ترجمہ: اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے۔

(سورۂ کہف، پارہ:۱۵ آیت نمبر۱۷)

قرآن نے بھی مُرشد سے مراد راہ دکھانے والا بتایا ہے اس سے مرشد حقیقی کی حقیقت قرآن سے ثابت ہوئی لہٰذا نمازی، متقی، پرہیز گار اور کامل شخص کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کے حکم پر چلنا چاہئے۔

شانِ خلفائے راشدین وصحابہ کرام علیہم الرضوان

القرآن: محمد رسول اللّٰه ط والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجداo

ترجمہ: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے۔ (سورۂ الفتح، پارہ:۲۶، آیت نمبر۲۹)

مفسرین فرماتے ہیں کہ اس آیت میں چاروں خلفاء کے فضائل بیان کئے گئے ہیں "ان کے ساتھ والے" سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات ہے۔ "کافروں پر سخت ہیں" سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات ہے۔ "آپس میں نرم دل" سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ذات ہے۔ رکوع کرتے، سجدے کرتے سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات ہے۔

القرآن: رضی اللّٰه عنهم ورضوا عنه ط ذلک لمن خشی ربه o

ترجمہ: اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

(سورۃ البینہ، پارہ:۳۰، آیت نمبر۸)

مفسرین اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ اس آیت میں تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان

بیان کی گئی ہے جنہوں نے ایک نظر بھی حالتِ ایمان میں سرکارِ اعظم ﷺ کا دیدار کیا یا ان کی صحبت میں بیٹھا ان تمام حضرات کے لئے یہ بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر اتنے کرم کئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

القرآن: و الذی جاء بالصدق و صدق به اولئک هم المتقون ٥

ترجمہ: اور وہ یہ سچ لیکر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔
(سورۃ الزمر، پارہ: ۲۴، آیت نمبر ۳۳)

مفسرین نے اس آیت میں تصدیق کرنے والے سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات لی ہے شیعہ حضرات کی معتبر کتاب "تفسیر مجمع البیان" آٹھویں جلد ص ۴۹۸ میں علامہ طبرسی نے بھی اس آیت کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہونا لکھا ہے۔

فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ

القرآن: یایها النبی حسبک الله و من اتبعک من المؤمنین٥

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہیں۔ (سورۂ انفال، پارہ: ۱۰، آیت نمبر ۶۴)

شانِ نزول: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی۔ دولت ایمان سے صرف تینتیس (۳۳) مرد اور چھ (۶) عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

القرآن: الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله.

ترجمہ: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (سورۂ بقرہ، پارہ: ۲ آیت: ۲۶۲)

شانِ نزول: یہ آیت حضرت عثمان غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کیلئے ایک ہزار اونٹ بمعہ سامان پیش کئے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر کئے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے آدھے میں نے اپنے اور اپنے اہل وعیال کیلئے رکھ لئے اور آدھے راہ خدا میں حاضر ہیں سرکارِ اعظم نے فرمایا جو تم نے دیئے اور جو تم نے رکھ لئے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے۔

شانِ حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما

القرآن: ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا ٥

ترجمہ: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔ (سورۃ الدھر، آیت نمبر ۸)

شانِ نزول: یہ آیت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہما اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر فرمائی اللہ تعالیٰ نے صحت دی۔

نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے جو دورِ حاضر میں تقریباً ۴ کلو اور ۹۵ گرام کے برابر ہے) جو لائے حضرتِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں ان لوگوں کو دے دیں صرف پانی سے روزہ افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔

سرکارِ اعظم ﷺ کی کئی ازواجِ مطہرات اور کئی صاحبزادیاں تھیں

القرآن: یایها النبی قل لا زواجک وبنا تک ونسآء المؤمنین.

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو۔

(سورۃ احزاب، پارہ:۲۲، آیت نمبر ۵۹)

ازواج جمع ہے زوج اور زوجہ کی اور بنات جمع ہے بنت یعنی بیٹی کی۔ اس آیت سے معلوم ہوا

کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی کئی ازواجِ مطہرات اور کئی صاحبزادیاں تھیں صرف حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کی زوجہ اور صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کی صاحبزادی کہنے والوں کے عقیدے کی اس آیت نے نفی کردی۔

فضائل اہلِ بیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

القرآن: انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا٥

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔ (سورۂ احزاب، پارہ:۲۱، آیت نمبر۳۳)

اس سے معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات اور تمام اہلبیت پاک دامن اور ان کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ دیتا ہے اب اہلِ بیت میں کسی کی بھی مخالفت قرآن مجید سے اختلاف ہے (العیاذ باللہ)

عقائد متعلقہ موت و آخرت

موت پر عقیدہ:

عقیدہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے، ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے، اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے، جانچنے کو، اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ (الانبیاء:۳۵، کنزالایمان)

روح کے جسم سے جدا ہو جانے کا نام موت ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ جسکا دنیا میں کوئی منکر نہیں، ہر شخص کی زندگی مقرر ہے نہ اس میں کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی (یونس:۴۹)، موت کے وقت کا ایمان معتبر نہیں، مسلمان کے انتقال کے وقت وہاں رحمت کے فرشتے آتے ہیں جبکہ کافر کی موت کے وقت عذاب کے فرشتے اترتے ہیں۔

روح کا جسم کیساتھ تعلق:

عقیدہ: مسلمانوں کی روحیں اپنے مرتبہ کے مطابق مختلف مقامات میں رہتی ہیں بعض کی قبر میں، بعض کی چاہِ زمزم میں، بعض کی زمین و آسمان کے درمیان، بعض کی پہلے سے ساتویں آسمان تک،

بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، بعض کی زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں، مگر روحیں کہیں بھی ہوں انکا اپنے جسم سے تعلق بدستور قائم رہتا ہے جوانکی قبر پر آئے وہ اسے دیکھتے، پہچانتے اور اسکا کلام سنتے ہیں بلکہ روح کا دیکھنا قبر ہی سے مخصوص نہیں، اسکی مثال حدیث شریف میں یوں بیان کی ہوئی ہے کہ ایک پرندہ پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔ائمہ کرام فرماتے ہیں، بیشک جب پاک جانیں بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں تو عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں۔ جیسے یہاں حاضر ہیں۔حدیث پاک میں ارشاد ہوا، جب مسلمان مرتا ہے تو اسکی راہ کھول دی جاتی ہے وہ جہاں چاہے جائے۔

کافروں کی بعض روحیں مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض چاہ برہوت میں، بعض زمین کے نچلے طبقوں میں، بعض اس سے بھی نیچے سجین میں، مگر وہ کہیں بھی ہوں اپنے مرگھٹ یا قبر پر گزرنے والوں کو دیکھتے، پہچانتے اور انکی بات سنتے ہیں، انہیں کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں ہوتا بلکہ یہ قید رہتی ہیں، یہ خیال کہ روح مرنے کے بعد کسی اور بدن میں چلی جاتی ہے، اسکا ماننا کفر ہے۔

دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے اگر وہ مسلمان ہو تو یہ دبانا ایسا ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو آغوش میں لیکر پیار سے دبائے اور اگر وہ کافر ہو تو زمین اس زور سے دباتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف ہو جاتی ہیں۔مردہ کلام بھی کرتا ہے مگر اس کے کلام کو جنوں اور انسانوں کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے۔

عقیدہ: جب لوگ مردے کو دفن کر کے وہاں سے واپس ہوتے ہیں تو وہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں انکی صورتیں نہایت ڈراونی، آنکھیں بہت بڑی اور کالی و نیلی، اور سر سے پاؤں تک ہیبت ناک بال ہوتے ہیں ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نکیر ہے وہ مردے کو جھڑک کر اٹھاتے اور کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا سوال: من ربک تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال: ما دینک تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال: حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں ما کنت تقول فی ھٰذا الرجل ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

مسلمان جواب دیتا ہے، میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، فرشتے کہتے ہیں، ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر آسمان سے ندا ہوگی، میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لیے جنتی بچھونا بچھاؤ، اسے جنتی لباس پہناؤ اور اسکے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو، پھر دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو اس کے پاس آتی رہتی ہے اور تا حد نظر اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے، تو سو جا جیسے دولہا سوتا ہے یہ مقام عموماً خواص کے لیے ہے اور عوام میں انکے کے لیے ہے جنہیں رب تعالیٰ دینا چاہے، اسی طرح وسعت قبر بھی حسب مراتب مختلف ہوتی ہے۔

اگر مردہ کافر و منافق ہے تو وہ ان سوالوں کے جواب میں کہتا ہے، افسوس مجھے کچھ معلوم نہیں، میں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا وہی کہتا تھا، اس پر آسمان سے منادی ہوتی ہے، یہ جھوٹا ہے اسکے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ، اسے آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو، پھر اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور لپٹ آتی رہتی ہے اور اس پر عذاب کے لیے دو فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے بہت بڑے گرزوں سے مارتے ہیں نیز عذاب کے لیے اس پر سانپ اور بچھو بھی مسلط کر دیے جاتے ہیں۔

عذاب قبر حق ہے:

عقیدہ: قبر میں عذاب یا نعمتیں ملنا حق ہے اور یہ روح و جسم دونوں کے لیے ہے، اگر جسم جل جائے یا گل جائے یا خاک ہو جائے تب بھی اسکے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہتے ہیں ان اجزاء اور روح کا باہمی تعلق ہمیشہ قائم رہتا ہے اور یہ دونوں عذاب و ثواب سے آگاہ و متاثر ہوتے ہیں۔ اجزائے اصلیہ ریڑھ کی ہڈی میں ایسے باریک اجزاء ہوتے ہیں جو نہ کسی خوردبین سے دیکھے جا سکتے ہیں نہ آگ انہیں جلا سکتی ہے اور نہ ہی زمین انہیں گلا سکتی ہے۔ اگر مردہ دفن نہ کیا گیا یا اسے درندہ کھا گیا ایسی صورتوں میں بھی اس سے وہیں سوال و جواب اور ثواب و عذاب ہوگا۔

قیامت کا بیان:

عقیدہ: بیشک ایک دن زمین و آسمان، جن و انسان اور فرشتے اور دیگر تمام مخلوق فنا ہو جائے گی اس کا نام قیامت ہے۔ اس کا واقع ہونا حق ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (قیامت آنے سے قبل چند نشانیاں ظاہر ہونگی:)

قیامت آنے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی:

دنیا سے علم اٹھ جائے گا یعنی علماء باقی نہ رہیں گے، جہالت پھیل جائے گی، بے حیائی اور بد کاری عام ہو جائے گی، عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو جائے گی، بڑے دجال کے سوا تیس دجال اور ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، مال کی کثرت ہوگی، عرب میں کھیتی، باغ اور نہریں جاری ہو جائیں گی، دین پر قائم رہنا بہت دشوار ہوگا، وقت بہت جلد گزرے گا، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا، لوگ دنیا کے لیے دین پڑھیں گے، مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے، والدین کی نافرمانی زیادہ ہوگی، دوست کو قریب اور والد کو دور کریں گے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہونگی، بدکار عورتوں اور گانے بجانے کے آلات کی کثرت ہوگی، شراب نوشی عام ہو جائے گی، فاسق اور بدکار سردار و حاکم ہونگے، پہلے بزرگوں پر لوگ لعن طعن کریں گے، درندے، کوڑے کی نوک اور جوتے کے تسمے باتیں کریں گے۔ (ماخوذ از بخاری، مسلم، ترمذی)

دجال کا آنا

کانا دجال ظاہر ہوگا جسکی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا، وہ حرمین طیبین کے سوا تمام زمین میں پھرے گا، اس کے پاس ایک باغ اور ایک آگ ہوگی جس کا نام وہ جنت و دوزخ رکھے گا، جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا جو کہ درحقیقت آگ ہوگی اور اپنے منکر کو دوزخ میں ڈالے گا جو کہ دراصل آرام و آسائش کی جگہ ہوگی۔ دجال کئی شعبدے دکھائے گا، وہ مردے زندہ کرے گا، سبزہ اگائے گا، بارش برسائے گا، یہ سب جادو کے کرشمے ہونگے۔

نزولِ عیسیٰ و آمدِ امام مہدی

عقیدہ: جب ساری دنیا میں کفر کا تسلط ہوگا تو تمام ابدال و اولیاء حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے اسوقت صرف وہیں اسلام ہوگا۔ ابدال طواف کعبہ کے دوران امام مہدی رضی اللہ عنہ کو پہچان لیں گے اور ان سے بیعت کی درخواست کریں گے وہ انکار کر دیں گے، پھر غیب سے ندا آئے گی: "یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں انکا حکم سنو اور اطاعت کرو"۔ سب لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے، آپ مسلمانوں کو لیکر ملک شام تشریف لے جائیں گے۔

جب دجال ساری دنیا گھوم کر ملک شام پہنچے گا اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے، اس وقت نماز فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی، آپ امام مہدی رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیں گے اور وہ نماز پڑھائیں دجال ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہاں تک آپ کی خوشبو پہنچے گی، دجال بھاگے گا آپ اس کا تعاقب فرمائیں گے اور اسے بیت المقدس کے قریب مقام لد میں قتل کر دیں گے۔

صور پھونکی جائے گی

عقیدہ: پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی پھر سے سب کچھ موجود ہو جائے گا، سب سے پہلے حضور ﷺ اپنے روضہء اطہر سے یوں باہر تشریف لائیں گے کہ دائیں ہاتھ میں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہونگے پھر مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ میں مدفون مسلمانوں کے ہمراہ میدان حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

دوبارہ اٹھایا جائے گا

عقیدہ: دنیا میں جو روح جس جسم کے ساتھ تھی اس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا، جسم کے اجزاء اگرچہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں یا مختلف جانوروں کی غذا بن چکے ہوں پھر بھی اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع

فرما کر قیامت میں زندہ کرے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں؟ تم فرماؤ، انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے''۔ (یٰس: ۷۸، ۷۹، کنزالایمان)

قیامت کا بیان

عقیدہ: میدانِ حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا اور زمین بالکل ہموار ہوگی۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلے پر ہوگا، گرمی کی شدت سے دماغ کھولتے ہونگے، پسینہ کثرت سے آئے گا، کسی کے ٹخنوں تک، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے گلے تک اور کسی کے منہ تک لگام کی مثل ہوگا یعنی ہر شخص کے اعمال کے مطابق ہوگا۔ یہ پسینہ نہایت بدبودار ہوگا، گرمی کی شدت سے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعض کی زبانیں منہ سے باہر آئیں گی اور بعض کے دل گلے تک آجائیں گے، خوف کی شدت سے دل پھٹے جاتے ہونگے، ہر کوئی بقدر گناہ تکلیف میں ہوگا، جس نے زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے مال کو خوب گرم کر کے اس کی کروٹ، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ وہ طویل دن خدا کے فضل سے اسکے بندوں کے لیے ایک فرض نماز سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔

شفاعت کا بیان

عقیدہ: قیامت کا دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا اور آدھا دن تو انہی مصائب و تکالیف میں گزرے گا پھر اہل ایمان مشورہ کر کے کوئی سفارشی تلاش کریں گے جو ان کو مصائب سے نجات دلائے۔ پہلے لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے آپ فرمائیں گے، میں اس کام کے لائق نہیں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، پس لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے آپ فرمائیں گے، میں اس کام کے لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ وہاں جائیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے وہ فرمائیں گے، تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ ان کے سبب اللہ تعالیٰ نے انکے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے پھر

سب لوگ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہونگے اور شفاعت کی درخواست کریں گے آقا علیہ السلام فرمائیں گے، میں اس کام کے لیے ہوں، پھر آپ بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، اے محمد ﷺ! سجدہ سے سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی"۔ (از بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

آقا مولیٰ ﷺ مقام محمود پر فائز کیے جائیں گے قرآن کریم میں ہے "قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں"۔ (بنی اسرائیل:۷۹) مقام محمود مقام شفاعت ہے آپ کو ایک جھنڈا عطا ہوگا جسے لواء الحمد کہتے ہیں، تمام اہل ایمان اسی جھنڈے کے نیچے جمع ہونگے اور حضور علیہ السلام کی حمد و ستائش کریں گے۔

شافع محشر ﷺ کی ایک شفاعت تو تمام اہل محشر کے لیے ہے جو میدان حشر میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے نجات اور حساب و کتاب شروع کرنے کے لیے ہوگی۔ آپ کی ایک شفاعت ایسی ہوگی جس سے بہت سے لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہونگے جبکہ آپکی شفاعت سے جہنم کے مستحق بہت سے لوگ جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے۔ آقا علیہ السلام کی شفاعت سے بہت سے گناہگار جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردیے جائیں گے نیز آپکی شفاعت سے اہل جنت بھی فیض پائیں گے اور انکے درجات بلند کیے جائیں گے۔ حضور علیہ السلام کے بعد دیگر انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کی شفاعت فرمائیں گے پھر اولیائے کرام، شہدا، علماء، حفاظ، حجاج بلکہ ہر وہ شخص جو کوئی دینی منصب رکھتا ہو اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا، فوت شدہ نابالغ بچے اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے اگر کسی نے علماء حق میں سے کسی کو دنیا میں وضو کے لیے پانی دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کی درخواست کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

حساب و کتاب کا بیان

عقیدہ: حساب حق ہے اسکا منکر کافر ہے۔ "پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی"۔ (التکاثر:۸، کنزالایمان)

حضور علیہ السلام کے طفیل بعض اہل ایمان بلا حساب جنت میں داخل ہونگے، کسی سے خفیہ

حساب کیا جائے گا، کسی سے علانیہ، کسی سے سختی سے اور بعض کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور انکے ہاتھ پاؤں و دیگر اعضاء انکے خلاف گواہی دیں گے۔ قیامت کے دن نیکوں کو دائیں ہاتھ میں اور بروں کو بائیں ہاتھ میں انکا نامہ اعمال دیا جائے گا، کافر کا بایاں ہاتھ اسکی پیٹھ کے پیچھے کر کے اسمیں نامہ اعمال دیا جائے۔

میزان کا بیان

عقیدہ: میزان حق ہے یہ ایک ترازو ہے جس پر لوگوں کے نیک و بد اعمال تولے جائیں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے، "اور اس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پلے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے، اور جن کے پلے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی"۔ (الاعراف: ۸، ۹، کنزالایمان) نیکی کا پلہ بھاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پلہ اوپر کو اٹھے جبکہ دنیا میں بھاری پلہ نیچے کو جھکتا ہے۔

حوض کوثر کا بیان

عقیدہ: حوضِ کوثر حق ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمایا گیا، ایک حوض میدان حشر میں اور دوسرا جنت میں ہے اور دونوں کا نام کوثر ہے کیونکہ دونوں کا منبع ایک ہی ہے۔ حوض کوثر کی مسافت ایک ماہ کی راہ ہے، اسکے چاروں کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں، اسکی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، جو اس کا پانی پئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔ (مسلم، بخاری)

پلِ صراط کا بیان

یہ ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اور جہنم پر نصب کیا جائے گا۔ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہوگا، سب سے پہلے حضور ﷺ اسے عبور فرمائیں گے پھر دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام پھر یہ اُمت اور پھر دوسری امتیں پل پر سے گزریں گی۔ پل صراط سے لوگ اپنے

اعمال کے مطابق مختلف احوال میں گزریں گے بعض ایسی تیزی سے گزریں گے جیسے بجلی چمکتی ہے، بعض تیز ہوائی مانند بعض پرندہ اڑنے کی طرح بعض گھوڑا دوڑنے کی مثل اور بعض چیونٹی کی چال چلتے ہوئے گزریں گے۔ پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے لٹکتے ہونگے جو حکم الٰہی سے بعض کو زخمی کردیں گے اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے۔ (بخاری، مسلم، مشکوۃ)

سب اہل محشر تو پل صراط پر سے گزرنے کی فکر میں ہونگے اور ہمارے معصوم آقا شفیع محشر ﷺ پل کے کنارے کھڑے ہوکر اپنی عاصی اُمت کی نجات کے لیے رب تعالیٰ سے دعا فرمارہے ہونگے رَبِّ سَلِّم رَبِّ سَلِّم الٰہی! ان گناہگاروں کو بچالے بچالے، آپ صرف اسی جگہ نہیں گنہگاروں کا سہارا بنیں گے بلکہ کبھی میزان پر گناہگاروں کا پلہ بھاری بناتے ہونگے اور کبھی حوض کوثر پر پیاسوں کو سیراب فرمائیں گے، ہر شخص انہی کو پکارے گا اور انہی سے فریاد کرے گا کیونکہ باقی سب تو اپنی اپنی فکر میں ہونگے اور آقا علیہ السلام کو دوسروں کی فکر ہوگی۔

اللھم نجنا من احوال الحشر بجاہ ھذاالنبی الکریم علیه وعلیٰ اله واصحابه افضل الصلاۃ والتسلیم . آمین

جنت کا بیان

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے جنت بنائی ہے اور اسمیں وہ نعمتیں رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں انکا خیال آیا۔ (بخاری، مسلم)

جنت کے آٹھ طبقے ہیں: جنت الفردوس، جنت عدن، جنت ماویٰ، دارالخلد، دارالسلام، دارالمقامہ علیین، جنت نعیم۔ (تفسیر عزیزی) جنت میں ہر مومن اپنے اعمال کے لحاظ سے مرتبہ پائیگا۔

جہنم کا بیان

عقیدہ: جہنم اللہ عزوجل کے قہر وجلال کا مظہر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار رکھی ہے کافروں کے لیے''۔ (البقرۃ: ۲۴) قرآن کریم میں اسکے

مختلف طبقات کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱)۔ جہنم (البقرۃ:۲۰۶)　۲)۔ جحیم (المائدہ:۱۰)　۳)۔ سعیر (فاطر:۶)

۴)۔ لظیٰ (المعارج:۱۵)　۵)۔ سقر (المدثر:۲۶)　۶)۔ حاویہ (القارعہ:۹)

۷)۔ حطمہ (الھمزۃ:۵)

جہنم میں مختلف وادیاں اور کنوئیں بھی ہیں اور بعض وادیاں تو ایسی ہیں کہ ان سے جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ یا اس سے زیادہ بار پناہ مانگتا ہے۔ دنیا کی آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ (بخاری)

دنیا کی آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ اسے پھر جہنم میں نہ لے جائے، تعجب ہے کہ انسان جہنم میں جانے کے کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی پناہ مانگتی ہے۔

جہنم کی چنگاریاں اونچے اونچے محلوں کے برابر اُڑتی ہیں۔ جیسے بہت سارے زرد اونٹ ایک قطار کی صورت میں آرہے ہوں۔

موت کو ذبح کر دیا جائیگا

عقیدہ: جب سب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جنہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو دنبے کی صورت میں لایا جائے گا اور اہل جنت واہل جہنم کو پکار کر پوچھا جائے گا، کیا اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے، ہاں یہ موت ہے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور اعلان ہوگا، اے اہل جنت! تم یہاں ہمیشہ رہو گے، اب موت نہ آئے گی اور اے اہل دوزخ! تم بھی یہاں ہمیشہ رہو گے اب کسی کو موت نہ آئے گی۔ اس سے اہل جنت کی خوشی اور اہل جہنم کے غم میں شدید اضافہ ہو جائے گا۔

وہ عقائد جن کا مسلک اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں

سب سے پہلے مولوی طالب الرحمٰن کی کتاب ''بریلوی، دیوبندی اصل میں دونوں ایک ہیں'' اس کتاب میں عقائد اہلسنّت پر اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

الزامی اعتراض

اٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ
کہ نور باری حجاب میں ہے

عقیدہ: وحدت الوجود یعنی اللہ خود نبی ﷺ کی شکل میں دنیا میں آیا۔

جواب: یہ اعتراض بالکل بے وقوفوں جیسا ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمۃ نے اس شعر میں حضور ﷺ سے عرض کی ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! رخ مبارک سے پردہ اٹھادو کہ اللہ تعالیٰ کا نور (کیونکہ محبوب ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے فیض سے پیدا فرمایا ہے) پردہ میں ہے۔

الزامی اعتراض

احمد رضا بریلوی نے اپنا نام عبدالمصطفیٰ رکھ لیا۔

جواب: عبدالمصطفیٰ کا مطلب غلام مصطفیٰ ﷺ ہے اور بندہ کے بھی ہے جیسا کہ آجکل لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا بندہ تمہارے پاس فلاں چیز لینے آئے گا تو کیا وہ بندہ سیٹھ کا ہو گیا۔ نہیں بلکہ بندہ خدا تعالیٰ کا ہی ہے سیٹھ کا آدمی اور نوکر ہے اسی طرح عبدالمصطفیٰ یا عبدالعلی نام رکھنا اس معنیٰ میں ہے کہ غلام مصطفیٰ، غلام علی جو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

الزامی اعتراض

خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں کہ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور چشتی اللہ کا رسول ہے"۔ (معاذ اللہ)۔ (فوائد فریدیہ ص 83)

جواب: سب سے پہلے یہ کتاب جسکا نام فوائد فریدیہ ہے اسے کسی سُنّی ادارے نے شائع نہیں کیا ہے لہٰذا یہ کتاب بھی من گھڑت ہے اور یہ عبارت بھی من گھڑت ہے کوئی بھی اس کتاب کو مستند ثابت نہیں کر سکتا۔

الزامی اعتراض

احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں کہ درد سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ہوتے تھے۔ (آگے چل کر احمد رضا لکھتے ہیں) الحمد للہ کہ مجھے حرارت اور درد سر رہتا ہے۔ (ملفوظات)

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فخر فرماتے ہیں کہ درد سر اور بخار انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی ہوتے تھے پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے بھی سر درد رہتا ہے اور حرارت رہتی ہے جس سے انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت مبارکہ ادا ہو جاتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔

یہ اعتراضات طالب الرحمٰن (غیر مقلد) کے تھے جن کے جوابات دیئے گئے۔

ان عقائد کا تذکرہ جنکا مسلک اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے

1)..... مزارات پر سجدہ کرنے والے اور طواف کرنے والوں کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چنانچہ ہمارے امام احمد رضا خانصاحب فاضل بریلی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ''الزبدۃ الزکیہ فی التحریم السجو دالتحیہ'' میں متعدد آیات اور چالیس احادیث سے غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر مبین اور سجدہ تعظیم حرام و گناہ لکھتے ہیں۔

2)..... مزارات پر الٹی سیدھی حرکتیں، ناچ گانا، چرس پینا، جگہ جگہ عاملوں اور جعلی پیروں کے بورڈ ہوتے ہیں ان کاموں کو اہلسنّت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرتے ہیں ان سب کام کا مسلک اہلسنّت سنی حنفی بریلوی سے کوئی تعلق نہیں۔

3)..... عوام میں رائج غلط رسم ورواج تعزیہ بنانا، ناریل توڑنا، ڈھول بجانا، دس محرم کو ڈھول بجا کر گلیوں میں گھومنا ان سب غلط کاموں مسلک اہلسنّت و جماعت سنی حنفی بریلوی سے کوئی تعلق نہیں۔

ہمارے امام احمد رضا خانصاحب فاضل بریلی علیہ الرحمۃ نے اس پر پورا رسالہ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ تعزیہ بنانا حرام ہے۔

4)..... ربیع الاول شریف میں بعض لوگ بینڈ باجے بجاتے ہوئے جلوس نکالتے ہیں یہ گناہ ہے اہلسنّت کا عقیدہ یہ نہیں ہے کہ بلکہ اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ نعت شریف پڑھتے ہوئے ادب سے جلوس

نکالا جائے۔

5)......عورتوں کو بے پردہ مزارات پر جانے کی اہلسنت و جماعت میں بالکل اجازت نہیں ہے۔

6)......سوئم میں دعوتیں کرنا بھی مسلک اہلسنت و جماعت میں منع ہے ہمارے امام احمد رضا خانصاحب فاضل بریلی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب دعوتِ میت میں لکھتے ہیں کہ سوئم کا کھانا غریبوں اور محتاجوں کا حق ہے ان کو کھلانا چاہیئے۔

7)......محرم الحرام میں اماموں کا فقیر بنانا، ہرے کپڑے باندھنا منع ہے اس کے علاوہ الٹی سیدھی ناجائز منتیں ماننا بھی منع ہیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے خلیفہ حضرت امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''بہارِ شریعت'' میں ان تمام کاموں کو گناہ لکھا ہے۔

8)......ڈف اور میوزک کیساتھ نعتیں پڑھنا اور سننا بھی علمائے اہلسنت نے منع لکھا ہے یہ کام نعت کو بدنام کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔

9)......صفر کے مہینے کو منحوس کہنا، تیرہ تیجی کو چنے اور گندم پکانا اور آخری بدھ کو سیر کیلئے نکلنا یہ بھی عقائد اہلسنت کے خلاف ہے علمائے اہلسنت اس کا مکمل رد فرماتے ہیں۔

10)......لفظ ''بریلوی'' کیا ہے؟

ہندوستان کے ایک شہر کا نام بریلی ہے۔ چودہ سو سالہ عقائد جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل رہا ان اسلامی عقائد کا تحفظ بریلی کی سرزمین سے ہوا۔ اسی لئے اہلِ حق کو اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد

1)......صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم غیب ہے اسی لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان غیب کی باتیں پوچھ کر ایمان لے آتے تھے۔

2)......صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ کے نام پر انگوٹھے چومنا جائز ہے۔ اسی لئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومتے تھے۔

3)......صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا مالک بنایا ہے اسی لئے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان جنت اور دوسری نعمتیں حضور ﷺ سے مانگتے تھے۔

4)......صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ وصال کے بعد بھی زندہ ہیں اسی لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ بعد وصال میرے جنازہ کو مزار مصطفیٰ ﷺ کے باہر رکھ دینا اور عرض کرنا آقا ﷺ! آپکا ابو بکر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہے۔ اگر آقا ﷺ اجازت دیں تو دفنا دینا ورنہ جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

5)......حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ تھا کہ اذان سے پہلے کچھ پڑھنے سے اذان میں اضافہ نہیں ہوتا اسلئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے قریش کیلئے دعا کرتے تھے۔

6)......حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مزار مصطفیٰ ﷺ سے چمٹنا اور حضور ﷺ اور چاروں خلفائے راشدین کا شہداء بدر و اُحد کے مزارات پر حاضری دینا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرسوان کا یہ عقیدہ تھا کہ مزارات پر حاضری دینا جائز ہے۔

7)......صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ملائکہ کا حضور ﷺ کے مزار پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز ہے۔

8)......حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیماری کے وقت بچوں کو حضور ﷺ کے بال مبارک پانی میں گھما کر پلانا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ تبرکات رسول ﷺ شفا کا باعث ہیں۔

9)......حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، کا جنگ کے موقع پر "یا محمداہ" پکارنا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ تھا کہ مصیبت کے وقت سرکار ﷺ کو پکارنا جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک پاؤں سن ہو گیا کسی نے مشورہ دیا کہ آپکو جس سے سب سے زیادہ محبت ہے اس کا نام پکاریں تو پاؤں درست ہو جائیگا تو آپ نے فوراً یا محمداہ پکارا تو اسی وقت آپکا پاؤں صحیح ہو گیا پتہ چلا کہ مشکل کے وقت المدد یا رسول اللہ کہنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا

طریقہ رہا ہے۔

10)......نماز استسقاء کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا وسیلہ جائز ہے۔

یہی وہ اسلامی عقائد ہیں جن پر چودہ سو سال سے صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہل بیت اطہار اولیاء کرام اور علمائے حقہ کا عمل رہا ہے انہی اسلامی عقائد پر جب الزامات کی بوچھاڑ ہوئی تو بریلی کی سرزمین پر امام اہلسنت امام احمد رضا خانصاحب فاضل بریلی علیہ الرحمۃ نے الزامات لگانے والوں کا قرآن وحدیث کی روشنی میں مقابلہ ومحاسبہ کیا اور یہی مسلک، مسلک حق ہے۔

الحمدللہ اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک وہ مسلک ہے جو اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہے، سرکار اعظم ﷺ سے سچا عشق اور سرکار اعظم ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا بھی ادب کرتا ہے، صحابہ کرام علیہم الرضوان اہلبیت اطہار اور اولیاء کرام سے سچی محبت رکھتا ہے۔

باقی سارے فرقے کہیں نہ کہیں مار کھاتے ہیں کوئی سرکار اعظم ﷺ کی شان میں بکواس کرتا ہے، کوئی صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں دیتا ہے، کوئی اہل بیت سے عداوت رکھتا ہے، کوئی منکر حدیث ہے، کوئی ختم نبوت کا انکار کرتا ہے، کوئی دین میں ملاوٹ کرتا ہے، کوئی اولیاء اللہ اور ان کے مزارات کو گالیاں دیتا ہے۔

الحمدللہ وہ تمام عقائد جو اہلسنت میں رائج ہیں ہم نے سب کو قرآن وحدیث اور فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت کیں ہیں اور باطل فرقوں کے کفریہ عقائد کو انہی کی مستند کتابوں سے واضح کیا جسے کوئی نہیں جھٹلا سکتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہمیں مسلک اہلسنت سنی حنفی (بریلوی) پر قائم رکھے اور اسی مسلک پر ایمان وعافیت کیساتھ موت عطا فرمائے تمام فتنوں اور کفریات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆☆☆☆☆

کالج اور لڑکی

استاذ العلماء فخر اہلسنت حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی کی تصنیف ہے۔ حضرت کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں تین ہزار سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں زیر نظر کتاب کے موضوع پر اس سے پہلے ہماری نظر سے کوئی کتاب نہیں گزری چونکہ دینی ماحول سے دور ہونے کی وجہ سے آج کل کی لڑکیاں جس بے پردگی کا شکار ہیں وہ ڈھکی چھپی بات نہیں یہ کتاب خصوصا کالج کی لڑکیوں کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوگی لہذا مخیر حضرات سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو ہدیہ کر کے کالج اور یونیورسٹی میں تقسیم کریں۔

ناشر:۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵

فون نمبر:۔ 4926110-4910584

موبائل:۔ 0300-2196801

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com